جمیع برادران اسلام خصوصاً تاجران رنگون سے گزارش

خدا کے لئے غور سے پڑھو!

اے برادران اسلام! اے ہمدردان ملت! کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں کہ دنیا میں کس قدر مذاہب ہیں اور وہ کیا کر رہے ہیں۔ یقیناً آپ کو یہ سب کچھ معلوم ہے خود آپ کے شہر رنگون میں قریب سو مذہب کے، موجود ہیں! اور ان مذہبوں کے ماننے والے اپنے اپنے مذہب کی اشاعت وحمایت میں سرگرم ہیں اور کوئی طریقہ کوشش کا ایسا نہیں جو ان سے چھوٹ جاتا ہو۔ روئے زمین پر فقط ایک ہم مسلمانان اہلسنت وجماعت ہیں جو خواب خرگوش میں سو رہے ہیں۔

خروس اور شہباز سب اوج پر ہیں
فقط ایک ہم ہیں کہ بے بال و پر ہیں

جن مسلمانوں کو اپنے دین پاک کی خدمت کا شوق بھی ہے ان میں اکثر کی حالت یہ ہے کہ روپیہ سے خالی ہیں اور بعض کے پاس روپیہ ہے تو ان کو کام اور بے کام کی پہچان نہیں ہے۔ خواجہ کمال الدین کو کہتے سنا کہ میں لندن میں جا کر تبلیغ اسلام کروں گا۔ ان کو ہزاروں لاکھوں روپیہ دے دیا، پھر کسی نے تحقیق بھی نہ کی کہ انھوں نے لندن میں جا کر کیا کیا، اسلام کی اشاعت کی یا مرزائیت پھیلائی؟ کسی نے ان سے یہ بھی نہ کہا کہ حضرت آپ لندن میں مسلمان بنانے کے لئے جا رہے ہیں کیا اب ہندستان میں کوئی غیر مسلم باقی نہیں؟ سب کو مسلمان کر چکے بہر حال مسلمانوں کی حالت رنج کے قابل ہے کسی کو توجہ نہیں اور کسی کو سلیقہ نہیں۔ طبقہ علماء میں امراء کی شکایت ہے کہ وہ لوگ روپیہ کو دین وایمان سے بھی عزیز سمجھتے ہیں۔ اور طبقہ امراء میں علماء کا شکوہ ہے کہ وہ دین کی خدمت نہیں کرتے نہ کر سکتے

ہیں، وہ صرف چند کتابوں کا پڑھا دینا یا فتوی لکھ دینا جانتے ہیں اور جو ضرورتیں اس وقت درپیش ہیں ان سے بالکل بے خبر ہیں۔

برادران من! ان دونوں طبقوں کی شکایتیں ایک حد تک درست ہیں۔ ابھی تازہ واقعہ ہے جب عالیجناب حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب ''مدیر النجم'' لکھنؤ سے رنگون تشریف لے گئے تو آپ نے وہاں ایک انجمن کی بنیا ڈالی اور اسکی خدمات کو دو شعبوں پر منقسم کیا۔

اوّل یہ کہ مسلمانوں کو مسلمان بنانے، اپنے مذہب سے واقف کرنے کی کوشش کی جائے۔

دوم یہ کہ غیر مسلموں کے سامنے اسلام پیش کیا جائے، اور یہ بھی فرمایا کہ پہلا کام بہ نسبت دوسرے کے سہل بھی ہے اور مفید اور ضروری ہونے میں بھی دوسرے کام پر فوقیت رکھتا ہے اور جناب ممدوح نے ان دونوں خدمات کے نہایت سہل اور نتیجہ خیز طریقے بھی متعین کئے، جن میں تقریری اور تحریری دونوں قسم کی خدمات کا مفصل تذکرہ تھا۔ اگر ان تجویزوں پر عمل ہوتا تو تھوڑے ہی دنوں میں کیا سے کیا ہو جاتا۔

اُس جلسہ میں تمام رنگون کے ائمہ مساجد اور بعض تاجرانِ عالی ہمت بھی موجود تھے۔ سب نے اس تجویز پر لبیک کہی اور اس کے مفید اور نتیجہ بخش ہونے کا یقین ظاہر کیا۔ بعض ذی رتبہ تاجروں نے سچے جوش میں بڑی بڑی رقموں کے دینے کا وعدہ کیا جن میں عارف معلم صاحب اور حاجی یوسف صاحب، داؤد صاحب خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں عارف معلم صاحب نے اپنا مکان دو سو روپیہ ماہوار کرایہ کا دفتر انجمن کے لئے اور پچاس روپیہ ماہوار، مصارف کے لئے پیش کیا وعلی ھذا القیاس مگر مولانا صاحب ممدوح کے تشریف لے جانے کے بعد یہ سب باتیں افسانۂ خواب ثابت ہوئیں۔ معلوم نہیں یہ کوتاہی کس کی طرف سے ہوئی۔ علماء کی طرف سے یا امراء کی طرف سے۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت مولانا صاحب موصوف سے سورتی تاجروں کی درخواست تھی کہ آپ رنگون میں قیام کریں، مگر انھوں نے منظور نہ کیا۔ اگر وہ وہاں رہتے، تو بلاشک

زبانی اور کتابی، تقریری وتحریری دونوں طرح کا درس وتبلیغ اُس پیمانہ پر جاری ہوجاتا جو تجویز ہوا تھا اور اس کام میں جس قدر روپیہ کی ضرورت ہوتی تاجران رنگون کی ادنی توجہ سے بآسانی فراہم ہوجاتا اور اس کا نفع نہ صرف ملک برما، بلکہ سارے ہندوستان بلکہ تمام دنیا کو پہنچتا۔ مگر یہ خیال دل کے سمجھانے کے لئے چنداں مفید نہیں۔ اچھا اگر حضرت مولانا صاحب ممدوح دوسری مہمات وضروریات کے باعث ترک وطن کر کے رنگون میں مقیم نہ ہوسکے تو دوسرے علماء رنگون میں موجود تھے اور ہیں اُن سے یہ کام کیوں نہ لیا گیا؟ یا اب کیوں نہیں لیا جاتا؟۔

اے مسلمانوں خدا کے لئے جاگو اور دین الٰہی کی حمایت کرو جس پر آج چاروں طرف سے حملے ہورہے ہیں۔ اور کچھ نہیں ہوسکتا تو کیا مسلمانوں کو مسلمان بنانے اور اسلام پر قائم رکھنے کی کوشش بھی تم سے نہیں ہوسکتی؟۔

دین کا دعویٰ اور امت کی خبر لیتے نہیں
چاہتے ہو تم سند اور امتحان دیتے نہیں

اے مردان بکوشید و جامہ زناں نپوشید۔ وما علینا الا البلاغ.

راقم

ایک جگر سوختہ مسلمان اور مسلمانوں کا ادنی خادم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیّہ الّذي لانبیّ بعدہ وعلیٰ الہ وصحبہ الّذین بھم تکامل جندہ .

امابعد! برادران ایمانی کی خدمت میں گزارش ہے کہ گزشتہ ایام میں مرزا قادیانی مدعی نبوت کے بعض متبعین نے ارادہ کیا کہ ملک برما میں مرزائیت کی تخم ریزی کریں۔ شہر رنگون میں دو چار مرزائی ہیں مگر وہ بالکل گمنامی اور کس مپرسی کی حالت میں ہیں۔ لہٰذا تجویز ہوئی کہ خواجہ کمال الدین جو بوجہ اشتہارات تبلیغ اسلام کے سادہ لوح مسلمانوں کی نظر میں کچھ مقبولیت حاصل کرچکے ہیں، رنگون قدم رنجہ فرمائیں۔ چنانچہ صاحب ممدوح تشریف لائے۔

حق تعالیٰ جزائے خیر دے مسلمانان رنگون کو بالخصوص سورتی تاجروں کو کہ وہ عین وقت پر متوجہ ہوگئے اور انھوں نے اس فتنہ کا آغاز ہی میں مقابلہ کر کے تمام ملک برما کو اس مہلکہ عظیمہ سے بچا لیا۔ ان صاحبوں نے یہاں تک کوشش کی کہ ہندوستان سے عالی جناب (امام اہلسنت) مولانا محمد عبدالشکور فاروقی صاحب ''مدیر النجم'' لکھنوی کو تکلیف دی اور خوب خوب کام کیا۔ **بارک اللہ علیہم فی الدنیا والاخرۃ** ۔

یہ اُسی معرکہ خیز واقعہ کی روئیداد ہے۔ نام اِس کا ''صیحۂ رنگون بر پیروانِ دجالِ زبوں'' رکھا گیا اور اس کو ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا گیا۔

مقدمہ میں مرزا قادیانی اور مرزائیت کی مختصر دلچسپ تاریخ بیان کی گئی ہے اور پہلے باب میں خواجہ قادیانی کے رنگون آنے کا اور حضرت مولانا صاحب مدیر النجم عم فیضہ کے تشریف لانے کے بعد خواجہ قادیانی کے مقابلہ میں اتمام حق کی جس قدر کارروائیاں ہوئیں ان کا مفصل بیان ہے۔

دوسرے باب میں مرزا قادیانی اور مرزائیت کے باطل اور خارج از اسلام ہونے کے دلائل بیان کیے گئے ہیں اور اس سلسلہ میں حسب ذیل امور بیان ہوئے ہیں۔

(۱) مرزا قادیانی کا کذاب ہونا، اس کے بکثرت جھوٹ خود اسی کی کتابوں سے۔

(۲) مرزا قادیانی کے اقوال متعلق توہینِ انبیاء علیہم السلام۔

(۳) مرزا قادیانی کا دعوی نبوت۔

(۴) مرزا کا قادیانی منکرِ ضروریاتِ دین ہونا۔

(۵) ختم نبوت کی بحث۔

(۶) حیات مسیح علیہ السلام کی بحث۔

(۷) قادیانیوں کے انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا نمونہ۔

(۸) خاتمہ میں علماء اسلام کے فتوے، مرزا قادیانی اور قادیانیوں کے کفر پر نقل کئے گئے ہیں اور یہ کہ نہ اُن سے مناکحت جائز ہے نہ اُن کو ہماری مساجد وقبرستانوں میں کوئی حق ہے۔

(۹) اُس کے بعد حکومتِ وقت کا ایک فیصلہ ہے جس میں مرزائیوں کا خارج از اسلام ہونا اور مسلمانوں کے قبرستان سے اُن کا بے دخل ہونا دکھایا ہے۔

الحمدللہ یہ کتاب ایسی جامع ومکمل تیار ہوگئی کہ جو شخص اس کو اول سے آخر تک دیکھ لے مرزائیت کی پوری حقیقت سے واقف ہونے کے علاوہ بڑے سے بڑے مرزائی کو بحث میں مغلوب ومبہوت کرسکتا ہے۔ خواہ وہ قادیانی پارٹی کا ہو یا لاہوری پارٹی کا۔

جو لوگ اس کتاب سے فائدہ اُٹھائیں اُن سے التجا ہے کہ اِس کتاب کے مؤلف اور نیز اُن تمام مسلمانان رنگون کے لئے بارگاہ الٰہی میں دعائے خیر کریں جن کے مساعی جمیلہ سے یہ کام ہوا اور جن کے مصارف سے یہ کتاب چھپی۔ واللہ ولینا فی الدارینِ وھو حسبنا ربُ المشرقین وربُّ المغربین وصلی اللہ تعالیٰ عَلی رسُولِ الثقلینِ سیدنا ومولانا محمد وعلی اٰلہ وصَحْبِہ اِلی وجودِ الملوین وطلوع القمرین۔

راقم خاکسار: احمد بزرگ عفی عنہ سورتی سیملکی، مفتی جامع سورتی، شہر رنگون۔

مقدمہ

مرزا قادیانی اور مرزائیت کی مختصر تاریخ

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میرے بعد تیس دجّال، کذاب، ہونگے جو نبوت کا دعوی کریں گے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ (مسلم، ترمذی، ابوداود)

اس ارشاد نبوی کے مطابق بہت سے دجال مدعی نبوت دنیا میں پیدا ہو چکے۔ اُسی سلسلہ کا ایک شخص ہمارے زمانہ میں سرزمین پنجاب سے ظاہر ہوا جس کا نام مرزا غلام احمد تھا۔

پنجاب (ہندوستان) میں ضلع گورداسپور کے متعلق ایک چھوٹا سا قصبہ قادیان ہے۔ امرتسر سے شمال مشرق کو جو ریلوے لائن جاتی ہے اُس میں ایک بڑا اسٹیشن بٹالہ ہے جو ایک پرانا اور مشہور قصبہ ہے بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ''کادیان'' ہے۔ مرزا غلام احمد اُسی مقام ''کادیان[1]'' کا رہنے والا تھا۔ جس کو اُس نے قادیان مشہور کیا۔

مرزا غلام احمد (مرزائیوں کے بقول) ۱۲۶۱ھ مطابق ۱۸۴۵ء (اور بقول خود ۱۸۳۹ یا ۱۸۴۰ء) میں پیدا ہوا اور ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۰ھ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرگیا۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن، ج ۱۳، ص ۱۷۷، حاشیہ)

مرزا قادیانی کا والد مرزا غلام مرتضی پیشۂ طبابت کرتا تھا اور کچھ مختصر سی زمینداری بھی تھی۔ مرزا قادیانی نے ابتداء عمر میں فارسی اور کچھ عربی پڑھی۔ کتبِ درسیہ تمام نہیں ہونے

(۱) صحیح نام اس مقام کا یہی ہے اہل پنجاب اس کو اب بھی کادیان کہتے ہیں پنجابی زبان میں کادی کیوڑہ کو کہتے ہیں اس بستی میں کیوڑا فروش لوگ رہتے تھے، مرزا قادیانی نے بہت روپیہ صرف کر کے سرکاری کاغذات میں اس کو قادیان لکھوایا اور لکھا کہ یہ لفظ دراصل قاضیان تھا حالانکہ یہ سب جھوٹ اور گناہ بے لذت ہے۔

پائیں کہ (اوباش دوستوں اور اپنی آوارہ گردی کی بدولت) فکر معاش نے پریشان کر دیا۔ تحصیل علم چھوڑ کر نوکری کی تلاش شروع کی۔ مرزا قادیانی کا ابتدائی زمانہ نہایت گمنامی اور عسرت میں گزرا جیسا کہ خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''استفتاء'' (ملحقہ حقیقۃ الوحی) میں بڑی تفصیل کے ساتھ اپنی مفلسی اور تنگدستی کو بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ میرے باپ دادا اُنہیں سختیوں میں مرگئے۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ ص۷۰۴)

المختصر مرزا غلام احمد قادیانی بہت سرگردانی و پریشانی کے بعد کسی طرح سیالکوٹ کی کچہری میں (۱۸۶۴ء میں منشی گیری کیلئے) پندرہ روپیہ ماہوار کا ملازم ہوگیا مگر اس قلیل رقم میں فراغت کے ساتھ زندگی بسر نہ ہوسکی تو یہ سوچا کہ مختاری (وکالت) کا قانون پاس کر کے مختاری شروع کریں۔ چنانچہ بڑی محنت سے قانون یاد کرنا شروع کیا لیکن امتحان دیا تو کامیاب نہ ہوا۔ آدمی تھا چلتا ہوا، لہٰذا (۱۸۶۸ء میں منشی گیری چھوڑ کر) ایک دوسرا راستہ اپنے لئے تجویز کیا، اشتہار بازی اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ سے شہرت حاصل کرنے کے درپے ہوا۔ سب سے پہلے آریوں کے مقابلہ میں اُس نے اشتہار بازی شروع کی۔ بڑے بڑے اشتہار نہایت آب و تاب سے ہزاروں شائع کئے۔ راقم کی نظر سے مرزا قادیانی کے کئی ابتدائی اشتہارات گزر چکے ہیں ایک اشتہار پر ۲؍مارچ ۱۸۷۸ء کی تاریخ ہے۔

جب اس طریقہ سے ایک حد تک شہرت حاصل کر چکا تو (۱۸۸۰ء میں) ایک کتاب ''براہین احمدیہ'' آریوں کے مقابلہ میں تصنیف کی اور اسکے لیے (۲۰ صفحہ کی کتاب پر ۶۰ ہزار سے زائد) بڑے بڑے اشتہارات نکالے اور مسلمانوں سے چندہ لیا اور خوب لیا۔ ہزاروں روپیہ اس بہانہ سے مرزا قادیانی نے وصول کیا اور اب کچھ فراغت و اطمینان سے بسر ہونے لگی۔

غالباً مرزا قادیانی نے اُسی وقت سے اپنے دماغ میں یہ خیالات قائم کر لیا تھا کہ بتدریج مجددیت و مسیحیت و نبوت و رسالت کے دعوے کرنا چاہیے۔ اگر یہ دعوے چل گئے تو

پھر کیا ہے، اچھی خاصی بادشاہت کا لطف آجائے گا اور اگر نہ چلے تو اب کونسی عزت حاصل ہے جس کے جانے کا خوف ہو۔ بنیاد ان دعووں کی، اُس کے ابتدائی اشتہارات میں بھی کچھ کچھ موجود ہے۔ خوش قسمتی سے مرزا قادیانی کو اسی ابتدائی زمانہ میں کچھ دنوں سرسیّد احمد خان علیگڑھی کی صحبت بھی نصیب ہوگئی اور ان کے روشن خیالات نے مرزا قادیانی کیلئے اُن کے مجوزہ راستہ کو کچھ سہل کر دیا۔ سرسید نے اُس زمانہ میں یہ مسئلہ اختراع کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے، کوئی انسان اتنے دنوں تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ بس مرزا قادیانی نے بھی اپنے آغاز کیلئے اُسی مسئلہ کو پسند کیا اور اس پر بڑا زور دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے۔ بڑے بڑے اشتہار بھی شائع کیے۔ علاوہ عقلی استبعادات اور خانہ ساز الہامات کے کئی آیاتِ قرآنیہ اور کئی حدیثوں کو بھی دوراز کار تاویلات کر کے اپنے استدلال میں پیش کیا۔ علماء اسلام کو مباحثہ کے چیلنج دیئے اور کئی مقام پر مباحثہ بھی کیا۔ سب سے زیادہ مشہور مباحثہ جو اس مسئلہ میں ہوا وہ ہے جو بمقام دہلی جناب مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی مرحوم سے (۱۹ ربیع الاول ۱۳۰۹ھ بروز جمعہ دھلی بعد نماز جمعہ بر مکان خسر مرزا قادیانی) ہوا جس میں مرزا قادیانی نے بالآخر اپنی عاجزی و مغلوبیت دیکھ کر یہ بہانہ کیا کہ میرے گھر (قادیان) سے تار آیا میرے خسر صاحب بیمار ہیں اب میں نہیں ٹھہر سکتا اور راہ فرار اختیار کی۔ کارروائی اس مباحثہ کی چھپ گئی ہے جس کا نام **الحق الصریح فی اثبات حیاۃ المسیح** ہے۔

یہ مسئلہ چونکہ انگریزی دانوں کے مذاق کے مطابق تھا اس لئے انگریزی داں طبقہ کی توجہ بھی اُس کی طرف مائل ہوئی اور مقصود بھی یہی تھا کہ دولتمند طبقہ کو متوجہ کیا جائے۔

موقع پا کر مرزا قادیانی نے پہلے تو اپنے کو ایک روشن ضمیر صوفی ظاہر کیا اور خفیہ طور پر دلاّل مقرر کئے کہ لوگوں کو ترغیب دے کر مرزا قادیانی سے مرید کرائیں ریاست مینڈھو، ضلع علی گڈھ کے ایک واقعہ نے اس راز کو ظاہر کر دیا۔ پھر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا، پھر مثیلِ مسیح

ہونے کا، پھر مہدی ہونے کا ادعا کیا، مریم بھی بنا اور ابن مریم بھی بنا اور اس کے بعد ختم نبوت کا انکار کر کے اپنے نبی و رسول صاحبِ وحی و صاحبِ شریعت ہونے کا اعلان کیا اور اپنے کو تمام انبیائے سابقین سے اعلیٰ و افضل قرار دیا۔ آخر میں کرشن ہونے کا شرف بھی حاصل کرلیا۔ (تذکرہ ۴۲۰، طبع سوم)

ان مختلف و متناقض دعووں میں عجیب عجیب رنگ مرزا قادیانی نے بدلے۔ کبھی تو یہ کہا کہ میں نہ نبی ہوں اور نہ رسول، ہر قسم کی نبوت حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر ختم ہو چکی۔ کبھی یہ کہا کہ میں نبی ہوں رسول ہوں، صاحبِ شریعت ہوں، تمام نبیوں سے افضل ہوں، حتیٰ کہ جو مجھے نہ مانے وہ کافر ہے۔ بلکہ انصاف یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے دعویٰ اُلوہیت کا بھی کیا ہے۔ غرض کوئی رتبہ مرزا قادیانی سے چھوٹنے نہیں پایا جیسا کہ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ خود اُن کے اقوال بلفظہٖ نقل کئے جائیں گے۔

الحاصل: مرزا قادیانی نے خوب نام پیدا کیا اور خوب عیش کیا۔ عمدہ عمدہ غذائیں نفیس نفیس لباس جو کبھی ان کے باپ دادا کو نصیب نہ ہوئے تھے استعمال کرتا رہا۔ اتنی دولت کمائی کہ اپنی اولاد کے لئے بڑا ذخیرہ چھوڑ گیا۔ یہ سب کچھ تو ہو چکا مگر اب وہ ہے اور دارالجزاء ہے جہاں نہ اشتہار بازی کام آسکتی ہے نہ دلفریب دعوے۔

مرزا قادیانی کے بعد اُس کے دوست حکیم نورالدین(۱) خلیفہ ہوا اور وہ بھی چل بسا۔ اب آج کل مرزا محمود قادیانی جماعت کا خلیفہ دوم ہے۔

(۱) حکیم نورالدین ۱۹۱۴ء میں مرا اس کے بعد مرزا محمود خلیفہ قادیان ہوا جو علماء اسلام بالخصوص حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ اُسے بار بار مباہلہ کا چیلنج دیتے رہے بالآخر ۱۹۶۵ء میں وہ مر گیا۔ اس کے بعد مرزا محمود ہی کا بڑا بیٹا مرزا ناصر خلیفہ بنا، اُس کو بھی مولانا چنیوٹیؒ نے مباہلہ کا چیلنج دیا وہ بھی ۹/جون ۱۹۸۲ء میں اس طرح ہلاک ہوا کہ آخری عمر میں ایک نوجوان لڑکی سے بڑھاپے میں شادی کی اور بالآخر وہ بھی ہلاک ہوگیا۔ ناصر کے بعد اُس کے چھوٹے بھائی مرزا طاہر نے خلافت کی کمان سنبھالی اس نے بھی مباہلوں کا خوب ڈھونگ رچایا مگر الحمدللہ ۱۹/اپریل ۲۰۰۳ میں خدا نے اُس سے بھی دنیا کو پاک کر کے تیسری بار قادیانیوں کے لئے عبرت کا سامان فراہم کیا اور اس کے کٹر حریف مولانا چنیوٹی صاحب☆ کو آج بھی زندہ سلامت بہ کرامت رکھا ہے۔

☆ حضرت مولانا چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ اب فوت ہو چکے ہیں۔ (عبدالرحمٰن باوا) ۲۷/فروری ۲۰۱۰ء

خلیفہ دوم کے زمانہ میں مرزا قادیانی کے متبعین میں باہم افتراق پڑا اور اس وقت تک پانچ گروہ اُن میں ہو چکے ہیں۔

قادیانی پارٹیوں کا اجمالی تعارف:

۱۔ لاہوری پارٹی: جس کے امام مسٹر محمد علی اور رکن اعظم خواجہ کمال الدین ہے۔ (یہ دونوں مرزا قادیانی کے قدیم اور قریبی مرید ہیں)

۲۔ محمودی پارٹی: جس کا امام مرزا محمود (پسر مرزا قادیانی) ہے۔

۳۔ ظہیری پارٹی: جس کا پیشوا ظہیرالدین اروپی (مرید مرزا قادیانی) ساکن گوجرانوالہ (حال پاکستان) ہے۔

۴۔ تیماپوری پارٹی: جس کا سرگروہ (مرید مرزا قادیانی) عبداللہ تیماپوری ہے۔

۵۔ سمبریالی پارٹی: جس کا مقتدا محمد سعید ہے سمبریال ایک گاؤں (پاکستان میں) ضلع وزیرآباد کے پاس ہے یہ شخص اسی گاؤں کا باشندہ ہے۔

لاہوری پارٹی اور محمودی پارٹی میں بظاہر تو اختلاف ضرور ہے اور اس اختلاف کی بنیاد یوں پڑی کہ مسٹر محمد علی یہ چاہتا تھا کہ حکیم نورالدین کے بعد (۱۹۱۴ء میں) میں خلیفہ بنایا جاؤں مرزا محمود کے سامنے اُس کی نہ چلی، لہٰذا دونوں میں رنجش ہوگئی۔ مگر عقائد کے اعتبار سے دونوں میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہے جو کچھ فرق ہے وہ ایک عقلمند کی نظر میں جنگِ زرگری سے زیادہ نہیں ہے۔

بہرکیف جو کچھ اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ لاہوری پارٹی مرزا قادیانی کو مقتدا، پیشوا، مسیح موعود، مجدد دِوقت، سب کچھ مانتی ہے۔ مگر اُس کی نبوت کے متعلق اپنا یہ عقیدہ ظاہر

بقیہ حاشیہ: **فما ذا بعد الحق الا الضلال.** اب مرزا مسرور پانچواں خلیفہ بنا ہے اگر اس نے اپنے پچھلوں کے انجام سے سبق حاصل نہ کیا تو انشاء اللہ وہ بھی اپنے انجام کو جلد ہی پہنچے گا۔

شاہ عالم گورکھپوری (دیوبند)

کرتی ہے کہ وہ مجازی طور پر نبی کہا گیا ہے، حقیقی نبی نہ تھا اور مرزا قادیانی نے جن جن الفاظ میں دعوی نبوت کا کیا ہے اُن الفاظ کی دُور از کار تاویلات کر کے چاہتی ہے کہ حقیقتِ حال پر پردہ ڈالے۔

محمودی پارٹی کہتی ہے کہ مرزا قادیانی حقیقی طور پر نبی تھا جیسے اور انبیاء ہو چکے ہیں۔ مرزا قادیانی کا نہ ماننے والا بھی کافر ہے جیسے کہ حضرت محمد رسول ﷺ کا نہ ماننے والا۔ یہ پارٹی مرزا قادیانی کے کلمات کی تاویل نہیں کرتی اور اُس کے دعوی نبوت کو چھپانا پسند نہیں کرتی بلکہ (اپنی من گھڑت تاویلات کے پردہ میں) ختم نبوت کا انکار کرتی ہے۔

لاہوری پارٹی دراصل بڑی (نفاق کی) پالیسی سے کام لے رہی ہے۔ اُس نے دیکھا کہ مسلمان دعوی نبوت سے بھڑکتے ہیں اور ایسے متوحش ہوتے ہیں کہ پھر اُن کے جال میں پھنسنے کی امید نہیں کی جاسکتی اور چندہ وغیرہ جو کچھ وصول ہوتے ہیں وہ مسلمانوں ہی سے وصول ہوتے ہیں اس لئے اُس نے یہ روش اختیار کی ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے اور مرزا قادیانی کے نہ ماننے والوں کو کافر نہیں کہتے۔ چنانچہ اس پالیسی سے بہت کچھ فائدے اٹھا رہی ہے اور مسلمان جس قدر اُس کے فریب میں آجاتے ہیں محمودی پارٹی کے فریب میں نہیں آتے۔

محمودی پارٹی اس کی پروا نہیں کرتی کیونکہ اُس کے سربراہ مرزا محمود کو اپنے باپ کے ترکہ نے پورے طور پر مستغنی کر دیا ہے نیز وہ دیکھتی ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٔ نبوت کسی تاویل سے چھپ نہیں سکتا۔

مرزائیوں کی یہی دونوں پارٹیاں بڑی ہیں اور اِس کتاب میں اِنھیں دونوں کی حقیقت انشاء اللہ تعالی دکھائی جائیگی۔ باقی تین پارٹیاں بہت مختصر مختصر ہیں اور انہیں دونوں کے رد سے وہ بھی مردود ہو جاتی ہیں لہذا محض بغرض علم کچھ اجمالی تذکرہ اُن کا اس مقام پر لکھا جاتا ہے اور بس۔

ظہیری پارٹی مرزا قادیانی کو نبی ورسول سے بالاتر خدا کا مظہر قرار دیتی ہے اور اپنے اس اعتقاد کے ثبوت میں مرزا قادیانی کے وہ کلمات پیش کرتی ہے جن میں اُلوہیت کا دعوی ہے۔ اس پارٹی کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ ظہیر الدین اروپی جو اس گروہ کا سربراہ ہے وہ ''یوسفِ موعود'' ہے۔ مرزا قادیانی نے ایک پیشین گوئی یہ بھی کی تھی کہ:

''میرے بعد یوسف آئے گا بس اُسے یوں سمجھ لو کہ خدا ہی اترا ہے''۔

ظہیر الدین کہتا ہے کہ وہ یوسف میں ہوں اور میں بھی خدا کا مظہر ہوں **نعوذُ باللہِ من ھذاہ الکفریاتِ الصریحۃِ**۔

ظہیری پارٹی کا ایک قول یہ بھی ہے کہ: نماز قادیان کی طرف منہ کر کے پڑھنا چاہیئے کیونکہ قادیان مکہ ہے وہاں خدا کے ایک رسول نے جنم لیا تھا۔ (نعوذ باللہ)

تیماپوری پارٹی بھی مرزا قادیانی کو نبی ورسول مانتی ہے مگر اُس کا پیشوا عبد اللہ تیماپوری مرزا قادیانی سے سبقت لے گیا۔ وہ کہتا ہے مجھے خود اپنے بازو سے الہام ہوتا ہے۔ اُس شخص نے اپنی کتاب ''تفسیر آسمانی'' میں حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت حوا کے ساتھ خلاف وضع فطرت ملوث ہونے کا الزام لگایا ہے۔ (نعوذ باللہ منہ)

سمبریالی پارٹی سب سے سابق القدم ہے۔ محمد سعید جو اس کا پیشوا ہے کہتا ہے: خدا نے مجھے قمر الانبیاء فرمایا اور کہتا ہے کہ: مرزا قادیانی کو نئی شریعت ملی تھی وہ شریعت محمدیہ کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا تھا مگر اس کا موقع پورے طور پر اُن کو نہیں ملا۔ یہ شخص جو اصلاحات شریعت محمدیہ کی (مرزا قادیانی کی اصلاحات کے علاوہ) اب تک پیش کر چکا ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) شراب حلال ہے۔

(۲) اپنی رشتہ داری میں مثلاً خالہ پھوپھی چچا ماموں کی لڑکی سے نکاح حرام ہے۔

(۳) ختنہ حرام ہے **وغیرہ ذلک من الخرافات نعوذ باللہ منہا.**

یہ پانچوں پارٹیاں آپس میں اس قدر اختلاف ظاہر کرتی ہیں کہ ایک دوسرے کو کافر کہتی ہیں مگر دین اسلام کے تباہ کرنے اور مسلمانوں کے لوٹنے میں سب مشترکہ سعی کررہی ہیں۔ سب کی یہ متفقہ کوشش ہے کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کے دامن رحمت سے نکال کر مرزا قادیانی کی امت بنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس بلا سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے ورنہ ان کے مکروفریب سے بچنا ہر ایک کا کام نہیں۔

تنبیہ ضروری

مرزا قادیانی کے پیرو کس لقب یاد کئے جائیں اس میں بھی بعض ناواقف سخت غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں

عرف عام اور کافہ اہل اسلام نے اس گروہ کو قادیانی کا لقب دیا ہے اِس لقب کا رواج بھی کافی ہو چکا ہے۔ بعض لوگ اس گروہ کو قادیانی بھی کہتے ہیں۔ یہ لقب بھی پوری شہرت حاصل کر چکا ہے، سمجھنے میں تامل نہیں ہوتا۔ اور خانقاہ رحمانیہ مونگیر (بہار) سے اس طائفہ کو ''جدید عیسائی'' کا خطاب ملا ہے جو واقعی بہت موزوں اور بامعنی ہے۔ عالیجناب (امام اہلسنت) حضرت مولانا صاحب مدیر ''النجم'' عم فیضہ نے بمقام بھاگلپور مولوی عبدالماجد قادیانی کے اِس اصرار پر کہ ہمیں غلام احمد کے نام کی طرف نسبت دیجیے، اُن کو ''غلمدی'' کا لقب دیا تھا یہ لقب بھی بعض اہل علم کی مطبوعہ تحریرات میں آچکا ہے۔ پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس گروہ کو انہیں چار ناموں میں سے کسی کے ساتھ یاد کیا کریں۔

(۱) مرزائی (۲) قادیانی (۳) جدید عیسائی (۴) غلمدی۔

اس گروہ کی خواہش ہے کہ ان کو ''احمدی'' کہا جائے اور اپنی تحریرات میں وہ اپنے کو ''احمدی'' لکھتے ہیں مگر مسلمان اس خواہش کو ہرگز پورا نہیں کرسکتے، بدو وجہ۔

اول: یہ کہ اس لفظ میں شبہ ہوتا ہے کہ شاید رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت مراد ہو۔

دوم: اس وجہ سے کہ آج کئی سو برس سے لفظ ''احمدی'' حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کے متبعین کے نام کے ساتھ استعمال ہو رہا ہے۔ ان حضرات کی مہروں میں یہ لفظ کندہ ہے حضرت مولانا شاہ غلام علی صاحب کی مہر ہے۔ (غلام علی احمدی) حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مہر ہے (احمد سعید احمدی) لہٰذا قادیانیوں کے لئے اس لفظ کا استعمال ایک طرح کا غصب ہوگا۔ کسی مسلمان نے کبھی اس گروہ کو ''احمدی'' لکھا ہو تو یا اس کی ناواقفیت ہے یا سبقت قلم۔

عافانا اللہ من جمیع ما یکرہ۔

پہلا باب

رنگون میں مسلمانوں اور مرزائیوں کے مقابلہ کے واقعات

خواجہ کمال الدین جو مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کا سرگرم مبلّغ بلکہ اس پارٹی کا وزیر اعظم ہے، پہلے لاہور میں وکالت کرتا تھا۔ مگر اس میں چنداں کامیابی نہ تھی لہٰذا اس کو ترک کر کے اس نے سارے ہندوستان میں اعلان کر دیا کہ میں تبلیغ اسلام کے لئے لندن جاؤں گا ۔ مسلمان اس دلفریب لفظ کو سن کر گرویدہ ہو گئے اور خوب خوب چندہ دیا۔ خواجہ کمال الدین قادیانی لندن گیا اور وہاں خوب عیش سے ہوٹلوں میں قیام کرتے ہوئے مرزائیت کی ترویج میں مشغول ہوا ۔ مسلمانوں کی برابر سادہ لوح قوم شاید ہی دوسری ہو، غالباً آج کوئی عیسائی اُن سے کہے کہ میں تبلیغ اسلام کا کام کروں گا مجھے چندہ دو تو وہ اس کو بھی چندہ دینے کے لئے آمادہ ہو جائیں۔

خواجہ کمال الدین قادیانی کی جماعت نے ایک انگریزی ترجمہ قرآن مجید تیار کیا اور اس کے لئے مسلمانوں سے چندہ مانگا۔ دوسرے مقامات سے جس قدر رقمیں ملی ہوں اُن کا تو حساب نہیں، صرف رنگون سے تقریباً سولہ ہزار روپیہ دیا گیا۔ وہ ترجمہ لندن میں چھپوایا گیا اور اب معقول قیمت پر فروخت کیا جا رہا ہے۔ اس ترجمہ میں شروع سے لے کر آخر تک تمام خرافات مرزائیت کے بھرے ہوئے ہیں جو دین اسلام کے بالکل خلاف ہیں جیسا کہ عنقریب نمونہ اُس کا پیش کیا جائے گا۔

خواجہ کمال الدین کی نظر ملکِ برما پر:

اِسی سلسلہ میں خواجہ کمال الدین قادیانی کو رنگون کی طرف توجہ ہوئی اور اس نے بعض اہل رنگون سے خط کتابت کر کے (ماہ ستمبر ۱۹۲۰ء کی ابتدائی تاریخوں میں) رنگون آنے کا ارادہ کیا۔ رنگون ماہ ستمبر میں آنے دو مقاصد تھے۔

اوّل: یہ کہ ملک برما میں قادیانیت کی اشاعت کی جائے۔

دوم: یہ کہ مسلمانوں سے جن کے دین کی بیخ کنی کرتا تھا، چندہ بھی لے۔ سنا ہے کہ بعض تاجران رنگون نے اُس سے وعدہ کر لیا تھا کہ کم از کم ایک لاکھ روپیہ چندہ کر کے فراہم کر دیا جائے گا۔ مگر خوش قسمتی سے رنگون میں جمعیت علماء قائم ہے اور کئی مدارس اسلامیہ ہیں جن کی وجہ سے علمائے کرام کی ایک جماعت رنگون میں مقیم ہے۔ جماعت علماء کو جب خواجہ کمال الدین قادیانی کی آمد کی خبر ملی تو ان حضرات کو محض بوجہ حمیت دینی اِس کا خیال پیدا ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اِس بات کے لئے مستعد ہوئے کہ خواجہ کمال الدین قادیانی کو قادیانیت کی اشاعت میں کامیابی نہ ہونے پائے۔ چندہ چاہے ایک لاکھ کی جگہ دو لاکھ لے جائے اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین قادیانی کے آتے ہی کئی اشتہارات جن میں مرزا قادیانی کے حالات اور قادیانیت کی حقیقت پورے طور پر ظاہر کی گئی تھی، معززین شہر اور جمعیت علماء کی طرف سے تمام شہر میں تقسیم اور چسپاں کئے گئے۔

حضرت مولانا عبدالشکور صاحبؒ کی رنگون تشریف آوری:

اِن اشتہارات سے فی الجملہ واقفیت ''مرزائی مذہب'' سے مسلمانان رنگون کو حاصل ہو چکی تھی ۔ مگر اس کے بعد جمعیت علماء نے یہ رائے طے کی کہ عالیجناب (امام اہلسنت) حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب (فاروقی مدظلہ) ''مدیر النجم لکھنؤ'' کو رنگون آنے کی تکلیف دی جائے تا کہ اس فتنہ کا پورے طور پر قلع قمع ہو جائے۔

چنانچہ ایک تار آپ کی خدمت میں بھیجا گیا اور آپ نے بمقتضائے حمیتِ دینی اس طویل سفر کو گوارا فرمایا۔ ۷؍محرم الحرام ۱۳۳۸ھ (بمطابق اگست ۱۹۲۰ء) کو آپ رونق افروز رنگون ہوئے اور آپ نے سعی بلیغ، اِس فتنہ کے قلع قمع میں مبذول فرمائی۔ حق تعالیٰ نے آپ کی سعی جمیل کو مشکور کیا اور نتیجہ حسب مراد نکلا۔

جو جو کوششیں جناب ممدوح نے کیں اُن سب کا علی التفصیل ذکر کرنا تو بہت طول

چاہتا ہے لہذا جو بڑی بڑی باتیں ہیں اور جنکا ذکر کرنا مسلمانون کیلئے مفید ہے حوالۂ قلم کی جاتی ہیں اور انکو تین عنوان پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

اول: خواجہ کمال الدین قادیانی کو آپ نے جو تحریرات بھیجیں مع جواب وجواب الجواب۔

دوم: جواشتہارات آپ نے شائع کرائے یا خواجہ کمال الدین قادیانی کی طرف سے شائع ہوئے

سوم: جو مواعظ آپ نے بیان فرمائے۔

سلسلۂ تحریرات

جناب ممدوح نے تشریف لاتے ہی ایک تحریر خواجہ کمال الدین قادیانی کو لکھی جو جمعیت علماء کی طرف سے خواجہ کمال الدین قادیانی کو بھیجی گئی وھو ھذا ۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا و مصلیاً اما بعد:

بخدمت شریف جناب خواجہ کمال الدین صاحب! بالقابہ

بعد ماھوالمسنون واضح ہو۔ جناب کو معلوم ہو چکا ہے کہ باستدعائے مسلمانان رنگون جناب مولانا محمد عبدالشکور صاحب لکھنوی وارد رنگون ہوئے ہیں **فالحمد للہ علی ذلک** ۔

لہٰذا یہ بہترین موقع اس امر کا ہے کہ جناب ممدوح کے سامنے جلسۂ عام میں آپ اُن شکوک کو دور کریں جو آپ کے مذہب کے متعلق مسلمانوں کو ہیں اور درحالیکہ آپ اُنہیں مسلمانوں کے نائب بن کر اُنھیں سے روپیہ لے کر تبلیغ کا کام کرنا چاہتے ہیں ایسا کرنا بہت ضروری ہے۔

اگر یہ ثابت ہو جائے کہ درحقیقت آپ مذہباً سنی حنفی ہیں اور بقول آپ کے مرزا غلام احمد صاحب بھی مسلمان بلکہ سنی حنفی تھے اور اُنھوں نے نبوت ورسالت کا دعوی نہیں کیا اور یہ کہ شریعت اسلامیہ ان جیسے شخص کو رجل صالح سمجھنے سے منع نہیں کرتی۔ تو پھر مسلمانوں کو

آپ کی طرف سے کوئی شک نہ رہے گا اور سب آپ کے ساتھ ہوں گے۔ ورنہ حقیقت حال کا انکشاف ایک عمدہ نتیجہ ہوگا۔ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد :

جمعیت علماء کی طرف سے جناب خواجہ کمال الدین صاحب کو واضح ہو کہ جو تحریر ملفوف، عامۂ اہل اسلام کی طرف سے آپ کی خدمت میں کل بھیجی گئی تھی مگر آپ نہ ملے، آج پھر بھیجی جاتی ہے۔ قوی امید ہے کہ آپ اس تحریر کی استدعا کو قبول فرما کر اپنے کو ایک اہم فریضہ سے سبکدوش فرمائیں گے۔ ایسا کرنے سے آپ کا مذہب جو اکثر عوام کے نزدیک مشتبہ و نامعلوم ہے بالکل آشکارا ہو جائیگا اور اس کے بعد آپ پر دھوکہ دینے اور فریب کرنے کا الزام عائد نہ ہو سکے گا۔

آپ کی طرف سے نوید قبول ملنے کے بعد جمعیۃ ہذا، وقت و مقام سے آپ کو اطلاع دے گی۔ آخر میں اس قدر عرض اور ہے کہ اِس علمی اور مہذب گفتگو سے آپ اگر کوئی عذر یا انکار فرمائیں گے تو بہت ہی نامناسب ہوگا اور اس کے صاف معنی یہ ہوں گے کہ آپ اپنا مذہب پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں اور اس کا نتیجہ جو کچھ آپ کی مشن پر پڑے گا اس کو خود سمجھ سکتے ہیں۔

فقط

نوٹس

مسٹر کمال الدین صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

واضح ہو کہ بہت کچھ تحقیق و تفتیش کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچ گئے اور ہمیں اس وقت اس میں کچھ بھی شک وشبہ نہیں ہے کہ آپ کے عقائد، اسلام کے بالکل خلاف ہیں اور آپ اسلام سے خارج ہیں۔ اِس لئے آپ کو مسلمانوں کی طرف سے تبلیغ اسلام کا کوئی حق حاصل نہیں ہے نہ آپ مسلمانوں کے جائز سفیر کہلا سکتے ہیں۔ اصولِ اسلام مسلمانوں کو یہ اجازت نہیں دیتے کہ آپ کی مالی یا جانی کسی قسم کی امداد کریں۔ اگر آپ کو اِس نتیجہ میں کچھ کلام ہے اور اپنے آپ کو اہل اسلام کا جائز سفیر ثابت کر سکتے ہیں تو باقاعدہ تقریری مناظرہ کے لئے بتاریخ ۱۹، ستمبر ۱۹۲۰ء بروز اتوار مدرسہ راندیریہ نمبر ۱۴ مغل اسٹریٹ رنگون میں بوقت ۹ بجے صبح تشریف لا کر مناظرہ کر لیں۔ فقط

جمعیت علماء برما، نمبر ۳۶ مغل اسٹریٹ، رنگون

اس کے بعد ۱۹، ستمبر کو ایک جلسہ مدرسہ محمدیہ راندیریہ ہال میں ہوا اور اس جلسہ کی طرف سے حسب ذیل تحریر بنام جناب سر جمال صاحب (جن کے گھر خواجہ کمال الدین قادیانی مقیم تھا) بھیجی گئی۔

خط بنام سر جمال صاحب رئیس رنگون

مہربان عالی شاہ جناب آنریبل سر عبدالکریم بن حاجی عبدالشکور جمال صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ رنگون۔

آپ کی خدمت میں ہم حسب ذیل صاحبان کی عرض ہے کہ عالیجناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ رنگون میں تشریف لائے ہیں اور آپ کے

مہمان ہیں۔ اُنھوں نے (لاہوری گروہ کا سرغنہ اور مرزا قادیانی کا مرید خاص ہونے کے باوجود) اپنے لیکچروں میں کہا کہ میں سنی حنفی ہوں اس وجہ سے یہاں کے لوگوں میں وسوسہ ہو گیا ہے۔

ہم نے سنی جماعت کے علماء سے دریافت کیا اور باہر یعنی ہندوستان کے سنی علماء کرام سے بھی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگوں کو جو وسوسہ ہوا تھا اس میں کمی نہیں ہوئی اس لئے اور زیادہ گڑبڑی ہوئی ہے۔

آپ دانا و بینا ہو اور سب باتوں کو سمجھنے والے ہو۔ قوم میں اتفاق کرانے میں آپ کا کمال ہے اور عام طور سے سب کو معلوم ہے کہ ایسے کاموں میں آپ کی بہت کوششیں ہیں۔ مگر اب اپنی ہی قوم میں یہ مرض پھیل گیا ہے اس کو دور کرنا چاہیے۔ اس لئے اپنی قوم کے لیڈروں کا فرض ہے کہ اس بات کو طے کریں اور سب مسلمانوں کو جمع کر کے سنی جماعت کے علماء کرام کو اور خواجہ کمال الدین کو بھی بلایا جائے اور سب جماعت کے روبرو اُن کی بحث ہونی چاہئے کہ جس سے عوام کا وہم دور ہو جائے اور یہ سب باقاعدہ تقریریں خلاصہ ہونا چاہیے۔ اور اپنی قوم کا بھی اتفاق جیسا کہ اِس کے قبل تھا ہم کو امید ہے ویسا ہو جائے گا اور یہ سب بلا دور ہو جائے گی۔ اس لئے ہماری اِس عرض کو آپ ضرور قبول فرماوینگے اور اِس کار خیر میں ضرور ہماری امداد کریں گے اور اس کام کو اچھے طور سے انجام دیں گے۔ آپ مسلمان قوم کے بڑے لیڈر ہیں تو لیڈرانہ فرض ضرور بجالاویں گے۔ ایسی ہم کو امید ہے۔ اور جو وقت آپ مناسب سمجھو وہ ہم کو اطلاع دیں ہم ضرور اس کا انتظام کریں گے اور آپ کو بھی ہم اس کام میں مدد کریں گے۔

یوسف ہاشم ودبلی پریسیڈینٹ جلسہ

اس تحریر پر علاوہ پریسیڈنٹ کے پچیس معزز تاجران رنگون کے دستخط تھے۔ ان تمام پے در پے کوششوں کے بعد خواجہ کمال الدین قادیانی کی مہر سکوت ٹوٹی اور بہزار مشکل حسب ذیل تحریر آئی۔

نقل خط خواجہ کمال الدین قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی جناب محمد حاجی احمد باوا۔موسیٰ جی قاسم۔ابراہیم ماجو۔ابراہیم اسماعیل پٹیل۔ احمد اسماعیل وئید۔سلیمان موسیٰ ملا۔غلام حسین ابراہیم ماجوا۔موسیٰ محمد وغیرہ صاحبان:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا عنایت نامہ مجھے ملا۔میرے نزدیک آپ کا مطالبہ یہاں تک تو صحیح ہے کہ آپ کو میرے معتقدات کے متعلق صاف طور پر علم ہو جائے کہ وہ کیا ہیں۔سو وہ دنیا سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔نہ میں نے انھیں کبھی پوشیدہ رکھا۔یہاں آ کر بھی قریباً ہر ایک لیکچر میں ہزار ہا آدمیوں کے سامنے بیان کیا۔اس کے علاوہ ان آٹھ سوالوں کا جواب بھی میں نے آپ میں سے بعض کو پرائیوٹ طور اور پھر عام پبلک میں بصدارت جناب سر جمال صاحب جوبلی ہال میں دے دیا۔ایک خدا ترس مسلمان کا فرض تھا کہ وہ اس کے بعد خاموش ہو جاتا اور میرے اسلام پر شبہ نہ لاتا۔ہاں ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض کو میرے معتقدات کا علم نہ ہو اس لئے میں انھیں یہاں لکھ دیتا ہوں۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمّدً عبدہ ورسولہ آمنت باللہ وملائکتہ و کتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی والبعث بعد الموت.

میں خدا کو ایک جانتا ہوں۔حضرت محمد ﷺ کو نبی برحق اور اُن پر سلسلہ رُسالت ونبوت کو ختم شدہ مانتا ہوں۔یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور آپ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ میرے نزدیک کافر، کاذب اور خارج از اسلام ہے۔میں قرآن کریم کو آخری کتاب اور شریعت محمدیہ کو آخری شریعت مانتا ہوں۔

میں اپنی ہدایت کے لئے اول قرآن کو اس کے بعد حدیث اور ان دونوں کے بعد امام اعظم ابوحنیفہ صاحب کے اجتہاد کو اوروں پر ترجیح دیتا ہوں۔میں اہل قبلہ ہوں اور میں مسلمانوں کا ذبیحہ کھاتا ہوں اور لا الہ اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہوں۔

میں آنحضرت ﷺ کے معجزات پر اور آپ کی معراج پر ایمان رکھتا ہوں جو ایک شخص کے مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہیں۔اگر آپکے نزدیک یہ باتیں کسی کو مسلمان نہیں بناتیں تو مجھے آپ سے پرخاش نہیں۔ایسا ہی اگر یہ میری تحریر میرے اسلام کے لئے آپ کے نزدیک کافی نہیں تو اس کی بھی مجھے ذرہ بھر پرواہ نہیں۔میں نے اپنا فرض پورا کر دیا اب آپ خدا کے آگے ذمہ دار ہیں۔میں مولویانہ اکھاڑوں کا دشمن اور فرقی مباحثات کو اسلام کی تباہی کا موجب سمجھتا ہوں۔اس میرے مسلک سے دنیا واقف ہے اور میں اس پر بفضلہٖ قائم ہوں اور کسی قسم کے لالچ سے اپنے اس اصول کو توڑ نہیں سکتا۔

آپ نے حضرت مرزا صاحب مغفور کے دعوائے رسالت ونبوت کی طرف اشارہ کیا ہے میں نہ اُن کی طرف سے مبلّغ ہوں نہ اُن کے دعاوی کا معلم بن کر یہاں آیا ہوں اور نہ اس تعلیم وتبلیغ کے لئے ولایت گیا ہوں۔انکے دعاوی کے جو اس وقت مبلغ اور معلم ہیں ان سے آپ ان کے متعلق فیصلہ کر لیں وہ یہاں آ سکتے ہیں اگر آپ کو اس قدر شوق ہے۔

رہا میں اُن کی نبوت ورسالت کے متعلق کیا عقیدہ رکھتا ہوں۔میں کسی شخص کو خواہ وہ مرزا صاحب ہوں یا کوئی اور، آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نبی نہیں مانتا اور ہرگز نہیں مانتا ہوں۔اور مدعی نبوت کو آنحضرت کے بعد کافر کاذب جانتا ہوں۔ہاں میری اپنی تحقیق میں اور میرے علم ویقین میں یہی ہے کہ مرزا صاحب مدعی نبوت نہ تھے۔بروئے حدیث شریف۔**لم یبق من النبوۃ الا المبشرات.** نبوت کے کل اجزا تو ختم ہو چکے ہیں صرف ایک جزو یعنی مبشرات امت محمدیہ میں جاری ہے۔یعنی آنحضرت کے بعض غلام، خدا

سے مبشرات پائیں گے۔ ایسا ہی قرآن میں۔ لَھُمُ البُشْریٰ فِی الحَیٰوۃِالد نیا۔ اِسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس سے مراد خدا کا انسان سے ہم کلام ہونا ہے اِسی کا نام الہامِ ولایت ہے۔ یہ امت محمدیہ میں جاری ہے اور میرے علم ویقین میں مرزا صاحب اسی کے مدعی تھے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور رسالت کو منقطع سمجھتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے ۱۹۰۵ء میں علماءِ دین سے ایک استفتاء کیا اس میں ذیل کی عبارت درج ہے۔

والنبوۃ قد انقطعت بعد نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم ولا کتاب بعد الفرقان الذی ھو خیر الصحف السابقۃ۔ ولاشریعۃ بعد الشریعۃ المحمّدیّۃ. بید انی سُمّیتُ نبیاً علی لسان خیرالبریۃ. وذلک امر ظلّی منْ برکات المتابعۃ وما اری فی نفسی خیراً ووجدتُ کلّما وجدتُ من ھذہ النفس المقدّسۃ وما عنی اللہ من نبوتی الا کثرۃ المکالمۃ و المخاطبۃ و لعنۃ اللہ علی من اراد فوق ذلک وحسب نفسہ شیئاً او اخرج عنقہ من الربقۃ النبویّۃ. وان رسُولنا خاتم النبیین علیہ انقطعت سلسلۃ المرسلین فلیس حقّ احدٍ انْ یدّعی النبوَّۃ بعد رسُولنا المصطفی علی الطریقۃ المستقلۃ. وما بقی بعدہ الا کثرۃ المکالمۃ. وھو بشرط الا تباع لا بغیر متابعہ خیرالبریۃ. وو اللہ ما حصل لی ھذا المقام الا من انوار اتباع الا شعّۃ المصطفویۃ. وسُمّیتُ نبیّنا من اللہ علی طریق المجاز لاعلی وجہ الحقیقۃ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۶۸۹)

یہاں نہ صرف صفائی سے یہ کہا ہے کہ رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی ہے بلکہ یہ بھی اقرار کیا ہے کہ مجھے جو کچھ ملا اطاعت رسول میں ملا اور جس نبوت کو میں اپنی طرف منسوب کرتا ہوں وہ مجازی ہے نہ حقیقی۔ اور اپنا ایمان وہ اس طرح لکھتے ہیں:

وبعزۃ اللّٰہ وجلا لہ انی مؤمن مسلم وأومن باللّٰہ وکتبہ ورسلہ ملائکتہ والبعث بعد الموت وبان رسولنا محمد االمصطفی ﷺ افضل الرسل وخا تم النبیین۔ (حمامۃ البشری، روحانی خزائن، ج ۷، ص ۱۸۴)

اپنے دعوی کے متعلق جہاں تک مجھے علم ہے جناب مرزا صاحب کی یہ آخری تحریر ہے[۱]۔ مجھے مرزا صاحب اس تحریر میں رسالت اور نبوت کا دعوی کرتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ ممکن ہے اس تحریر سے پہلے ان کی کسی تصنیف میں کوئی ایسا امر ہو جس سے ان کے دعوی کے متعلق کوئی شک پیدا ہو سکے۔ لیکن جس صورت میں اس مضمون پر یہ اُن کی آخری تحریر ہے اور اسکے بعد اسکے خلاف میرے علم میں آپ کی کوئی تحریر نہیں تو اس تحریر کے ہوتے ہوئے وہ میرے نزدیک مدعی نبوت نہیں ہیں۔ اگر اس تحریر پر بھی کوئی شخص انہیں رسالت کا دعویدار سمجھتا ہے تو اسکا جواب یہ کہ اُنھوں نے بیشک مجازی طور اپنے متعلق لفظ نبوت یا نبی کا استعمال کیا ہے لیکن اس طرح مجازی طور پر لفظ نبی یا مرسل کا استعمال جناب مرزا صاحب سے پہلے بھی سلف صالحین میں موجود ہے آپ چاہیں گے تو میں حوالے لکھ بھیجوں گا[۲]۔

آپ کی تشفی کیلئے میں نے یہ باتیں لکھدی ہیں اور میرے نزدیک کافی ہیں۔

میں ایک کارخیر میں آپ لوگوں کو بلاتا ہوں جس کی خاطر میں نے اپنی ہزاروں

[۱] مرزا قادیانی کی یہ تحریر ۱۸۹۳ء کی ہے خواجہ کمال الدین اسے ''آخری تحریر'' بتا کر جھوٹ سے کام لے رہا ہے۔ مرزا قادیانی نے ۱۹۰۰ء میں کھل کر نبوت کا دعویٰ کیا اُس کے بعد دعویٔ نبوت سے متعلق مرزا قادیانی کی بے شمار تحریریں ہیں۔ ش ع

[۲] آج تک سلف صالحین میں سے کسی نے اپنے متعلق نبی یا رسول کا لفظ استعمال نہیں کیا نہ حقیقتاً نہ مجازاً۔ مرزائی دھوکہ بازوں کا یہ صریح جھوٹ اور فریب ہے۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ، ج ۲، ص ۶۴ میں لکھا ہے: اسم النبی زال بعد رسول اللہ ﷺ۔ حضور ﷺ کے بعد نبی کا اسم ہی زائل ہوگیا یعنی اپنی ذات سے متعلق کوئی شخص نبی یا مرسل کا لفظ استعمال کرے یہ جائز نہیں۔ دوسری جگہ شیخ اکبر لکھتے ہیں:

فاخبر رسول اللہ ﷺ ان الرؤیا جزء من اجزاء النبوۃ فقد بقی للناس فی النبوۃ ھذا وغیرہ ومع ھذا لا یطلق اسم النبوۃ ولا النبی اِلا علی المشرع خاصۃ ۔ فحجر ھذا الاسم لخصوص وصف معین فی النبوۃ۔ (فتوحات مکیہ، ج ۲، ص ۴۹۵)

یعنی نبوت کے اجزاء میں سے رؤیا وغیرہ باقی ہے لیکن باوجود اس کے نبی اور رسول کا لفظ اپنی ذات پر اطلاق کرنے سے روک دیا گیا لہٰذا سلف صالحین میں سے کسی نے اپنی ذات پر مرزا کی طرح نبوت کا لفظ استعمال کیا ہو اس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ حوالہ لکھ بھیجنے کی بات کرنا یہ خواجہ کمال الدین کی صرف بندر بھبکی ہے اور بس! ش ع

روپیہ کی آمدنی چھوڑ دی اور ابتک خود بھی اس کام میں اپنی گرہ سے خرچ کرتا ہوں ۔ ابھی گزشتہ دسمبر میں میں نے تین ہزار روپیہ اپنی جیب سے دیا ہے ۔ یہ کام بروئے تعلیم قرآن بہترین کار خیر ہے اسکی طرف آپ کو بھی بلاتا ہوں اگر آپ شریک ہوتے ہیں تو بسم اللہ ۔ اور اگر آپ اس کار خیر میں ایسے شخص کے ذریعہ روپیہ خرچ کرانا چاہتے ہیں کہ جس نے اپنے عقائد اس خط میں آپ کو لکھ دیئے ہیں جس نے جب سے یہ کام شروع کیا ہے اپنے آپ کو فرقی بحثوں سے الگ کر دیا ہے ۔ اس معاملہ میں یہاں بھی معتبر سے معتبر شہادت آپ کو مل سکتی ہے کہ میں نے جب سے انگلستان میں اشاعت اسلام کا کام شروع کیا ہے تب سے کسی سے خاص فرقہ کی اشاعت میں نے نہیں کی ۔ میں نے اس دن سے کوئی لفظ ایسا نہیں کہا جو کسی فرقہ کی تعلیم سے تعلق رکھتا ہو میں نے صرف قرآن اور حدیث کو پیش کیا ہے اور آئندہ بھی میں اپنا مشن کسی فرقہ کی تعلیم سے وابستہ نہیں کروں گا ۔ اگر آپ کا ایمان اور ضمیر آپ کو اجازت دیتا ہے تو آپ اپنا روپیہ مجھے دیں اور اشاعت اسلام کے لئے آپ اپنا وکیل مجھے کریں ۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ میں حق وکالت نہیں لیتا ہوں جو کرتا ہوں بلا مزد او رعند اللہ کرتا ہوں ۔ ان حالات پر بھی اگر آپ کی تشفی نہیں تو آپ پر حرام ہے کہ ایک پیسہ بھی اس راہ خدا میں مجھے دیں ۔

میں ایک نصیحت آپ کو کرتا ہوں کہ اسلام نے جو نقصان اٹھایا وہ ان اندرونی تنازعات اور باہمی فرقی مباحثات سے اٹھایا ۔ آج اسلامی سلطنتیں زیادہ تر انھیں جھگڑوں سے تباہ ہوگئی ہیں ۔ ایران اور ترکی میں تنازعۂ فرقہ کے باعث جو دشمنان اسلام نے فائدہ اٹھایا اور اس کا نتیجہ جو ہوا وہ آپ پر بھی ظاہر ہے ۔ اگر آپ نے ابھی یہ نہیں سمجھا تو آج مجھ سے سمجھ لیں کہ ہماری تباہی کا ایک بڑا موجب یہی فرقی مباحثات ہیں ۔ میں گذشتہ آٹھ سال سے ہر جگہ یہی واعظ کرتا ہوں ۔ یہی میری تحریریں بھی ہیں کہ مسلمانو ! خدا کے واسطے ان آپس کے تنازعات سے بچو ان اختلاف فرقی کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں ۔ یہ بقول پیغمبر

رحمت ہیں لیکن تاجران مذہب اور پیشہ ور مناظرین نے انہیں ہمارے لئے مصیبت بنا دیا ہے ۔ بہرحال میرا یہ اصول ہے کہ مسلمانوں کو مباحث فرقیہ سے روکوں اور ان کو متفقہ اصول اسلام کی اشاعت پر بلاؤں اور یہ میں نے کیا ہے اور کامیاب ہوا ہوں ۔ جو میرا اعلان شدہ اصول ہو اس اصول کے خلاف مجھے آج بلانا عقلمندوں کے شایان نہیں جس صاحب کو کسی نے لکھنؤ سے یہاں فرقی تنازعات کے میدان گرم کرنے کے لئے بلوایا ہے ان کو بھی میرے اس اصول کا علم ہے ۔ آپ جیسے چند شرفا کے نام پر یہ صاحب میرے پاس لکھنؤ میں آئے اور میں نے ان کو اس وقت بھی مباحثہ یا مناظرہ کی اجازت نہیں دی صرف میں نے اسی قدر ان کو اجازت دی کہ میں ان کو لکھا دوں کہ میں کیا مانتا ہوں اور کیا نہیں مانتا ہوں ۔ میں نے اس کے علاوہ برنگ مناظرہ کچھ بولنے کی اجازت ان کو نہیں دی ۔

اس چٹھی میں میں نے بالتفصیل اپنے عقائد لکھ دیئے اگر آپ یہ باتیں میرے منہ سے سننا چاہتے ہیں تو کسی لیکچر کے بعد میں اس چٹھی کو پڑھ دوں گا اور اسی لئے یہ چٹھی میں نے خود پڑھ کر سنا دی ہے ۔ خدا سے ڈرو اسلام کی رہی سہی حیثیت کو ان فرقہ بندیوں کے باعث تباہ نہ کرو ۔ اب ہمارے پاس کیا رہ گیا ہے سلطنت ، طاقت ، شوکت ، سب چلی گئی صرف علمی طور سے اور دلائل کے ساتھ ہم آج اسلام کی حقانیت دوسروں پر ظاہر کر سکتے ہیں سوائے اس کے ہمارے پلّے اور کیا رہ گیا ۔ کیا آپ لوگ اس کام سے بھی ہمیں روکنا چاہتے ہیں ۔ چاہیئے تھا کہ آپ لوگ اور ایسے ہی یہ مولوی صاحبان مجھے غیر مسلموں کے مقابل میں اصول اسلام پیش کرنے میں امداد دیتے ۔ کیا آپ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ میرے یہاں کے لیکچروں نے یہاں کے بعض انگریزی خواں مسلمانوں کو بے دینی سے بچایا اور ایک طرح انھیں از سر نو مسلمان کیا ۔ بدھ مذہب والوں اور ہندوؤں کو اسلام کے قریب کیا ۔ ان کے دلوں میں اسلام کی عظمت پیدا کی ۔ یہی کام علماء کا ہونا چاہیئے تھا جو انھوں نے چھوڑ دیا اور فرقی مباحثات میں پڑ گئے ۔ میں جس دن سے یہاں آیا ہوں مختلف قسم کے شکوک ،

مسلمان لوگ میرے پاس لے کر آئے ۔ انھیں شکوک کے دفعیہ میں میں نے بعض لیکچر دیئے۔ایک خط میرے پاس ابھی آیا ہے جس میں چند اور سوال کا جواب مجھ سے طلب ہوا ہے۔ میں ان کا ترجمہ ذیل میں آپ کو لکھ دیتا ہوں۔اگر کسی کو کچھ بھی غیرت اسلام ہے تو کیوں میرے ساتھ اس معاملہ میں امداد نہیں کرتا اگر آپ کو محبت اسلام ہے تو جو روپیہ کسی ایک مولوی صاحب کو لکھنؤ سے بلانے میں خرچ ہوا ہے وہ بھی نفع بخش ہو جائے گا آپ ان سوالات کو ان علماء کی خدمت میں پیش کر دیں وہ پبلک جلسہ میں اس کا جواب دیدیں اور اس کا جواب اگر انگریزی میں ہی دینا ہو کیونکہ شاید سائل اردو نہیں سمجھتا اور چٹھی بھی انگریزی میں ہے تو ان علماء سے جواب لکھا کر مجھے بھیج دیں میں مشکور ہوں گا۔اس سے یہ بھی ظاہر ہو جائے گا کہ کہاں تک آپ مسلمانوں کو آنحضرت ﷺ اور قرآن سے محبت ہے یا کہاں تک لوگ دو[1] مولویوں کو آپس میں لڑا کر یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کون جیتا اور کون ہارا۔

اب میں ان سوالات کا خلاصہ لکھ دیتا ہوں جن کے جواب میں آپ کو اگر کچھ بھی غیرت اسلام ہے تو میری مدد کریں۔وہ یہ ہے۔

باگلے صاحب کے سوالات

(۱) جس صورت میں قرآن بعض مذاہب دیگراں کا خدا کی طرف سے آنا تسلیم کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہر قوم کو نبی دیا گیا پھر کہتا ہے نبی قوم کی زبان میں آتا ہے اور یہ بھی فرماتا ہے کہ قرآن عربی میں اس لئے آیا کہ تم سمجھ سکو۔پھر کیوں آنحضرت کل دنیا کے لئے رسول بن کر آئے؟ وہ عربی نہ بولنے والی قوموں کے نبی نہیں ہو سکتے۔

(۲) کتب سابقہ خدا نے بھیج کر کیوں منسوخ کیں۔اگر ان میں کوئی کمی تھی جو قرآن نے پوری کی تو سابقین کو کیوں اس سے محروم کیا گیا۔صحیفۂ قدرت میں اس کی نظیر نہیں ملتی کہ کسی خدا کی بنائی ہوئی چیز کی موجودگی میں اسے باطل اور بے مصرف خدا نے نہیں کیا۔

[1] خدا کی قدرت خواجہ صاحب اپنے کو بھی مولوی سمجھتے ہیں ۱۲

(۳) بہائی لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں جناب آدم سے ہدایت کا وعدہ تھا وہ جب تک نبی آدم رہیں گے وہ وعدہ جاری رہے گا پھر قرآن کیوں خاتم ہدایت ہے اور آنحضرت ﷺ کیوں خاتم النبیین ہیں۔

(۴) بروئے تعلیم قرآن ایمان باللہ، ایمان بالآخرۃ عمل صالح، نجات کے لئے کافی ہیں کسی خاص رسالت پر ایمان لانا ضروری نہیں (سورۃ بقرۃ آیت ۶۲) پھر کیوں نبی کریم ﷺ کی رسالت منوانا ضروری ہے۔اس خط کی نقل رکھ لی گئی۔

والسلام: خواجہ کمال الدین
مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۰ء

قارئین نے دیکھا کہ یہ تحریر کس قدر پرفریب کارروائیوں سے بھری ہوئی ہے۔ جواب میں سب باتوں سے قطع نظر کر کے صرف اصل مقصد کے متعلق ان سے مطالبہ کیا گیا ہے تاکہ تحریر کو طول نہ ہو اور بات خلاف مبحث نہ چلی جائے۔

مثلاً شروع خط میں لکھا ہے کہ میں نے اپنا مذہب کبھی چھپایا نہیں۔حالانکہ یہ غلط ہے رنگون میں بھی اپنا مذہب چھپایا لوگوں کے سوالات کے جواب نہ دیئے۔مطبوعہ آٹھ سوالوں کا پرائیوٹ جواب دینا چہ معنی؟۔

اور مثلاً اندرونی وفرقی تنازعات کے متعلق بہت کچھ نصیحتیں مسلمانوں کو کیں لیکن اپنے پیشوا مرزا غلام احمد کو کچھ نہ کہا کہ اس نے کیوں یہ نزاعات برپا کئے؟ کیوں نئی نئی موحش باتیں اپنے دل سے گڑھ گڑھ کر بیان کیں؟ کیوں تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر بنایا؟۔

اور مثلاً لکھا کہ میں لندن میں مرزائیت کی تبلیغ نہیں کرتا یہ کیسا سفید جھوٹ ہے۔ رسالہ اشاعت اسلام بابت فروری و اگست ۱۹۲۰ء سے خاص مرزائیت کی تبلیغ کا پورا ثبوت ملتا ہے۔اور مثلاً لکھا کہ میں نے لکھنؤ میں جناب مولانا محمد عبدالشکور صاحب کو اس سے زیادہ بولنے کی اجازت نہ دی۔ یہ کس قدر نخوت وانانیت کا کلمہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ لکھنؤ میں برسر حکومت تھے اور مولانا ممدوح آپ کی اجازت کے محتاج تھے۔علاوہ ازیں، جھوٹ بھی

ہے۔لکھنؤ کی تقریر کا اشتہار اسی دن چھپ گیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے خود ہی معافی مانگی تھی۔

اور مثلاً بانگلے صاحب کو آمادہ کر کے ایک مضمون شائع کرا دیا تا کہ ان کا پیچھا چھوٹ جائے مگر خدا نے اس کو انہیں پر الٹ دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً

جناب من: کمال الدین صاحب!

بعد ماھوالمسنون واضح ہو۔کل بعد مغرب آپ کا عنایت نامہ کئی روز کے انتظار شدید اور وعدہ امروز وفردا کے بعد ملا جس کا شکریہ قبول فرمائیے۔اگرچہ بعض کلمات آپ کے قلم سے ہمارے علمائے دین کی شان میں خلاف ادب نکل گئے ہیں لیکن ہم ان سے درگزر کر کے آپ کی باتوں کو تسلیم کرنے کے لئے آمادہ ہیں صرف دو تین باتوں کے متعلق اپنی تشفی چاہتے ہیں۔

افسوس ہے کہ آپ نے بالمشافہ ہمارے علمائے کرام کے سامنے گفتگو کرنے سے صاف انکار کر دیا ورنہ معاملہ بہت جلد صاف ہو جاتا اور یہ نزاع فرقی جس سے آپ اپنا تنفر ظاہر کرتے ہے اور اس کو باعث تنزل اہل اسلام بیان کرتے ہیں یقیناً مٹ جاتا۔خیر اب امور ذیل کا تشفی بخش جواب دیجئے۔لیکن براہ کرم مثل سابق وعدۂ امروز وفردا میں وقت گزاری نہ فرمائیے۔

(۱) اپنے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت آپ نے لکھا ہے کہ انھوں نے نبوت کا دعوی مجازی طور پر کیا ہے اور ان کی کتاب ''استفتا'' کی ایک عبارت نقل کی ہے جس میں نبی کریم ﷺ پر نبوت ختم ہو جانے کی تصریح ہے۔اس موقع پر دو باتیں جواب طلب ہیں۔

اول: یہ کہ مرزا صاحب نے جا بجا تمام نبیوں سے خاص کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنا

افضل ہونا بیان کیا ہے اور اپنے الہام ووحی کو کتب الٰہیہ اور قرآن شریف کا ہم پایہ قرار دیا ہے۔
دیکھئے اسی کتاب حقیقۃ الوحی میں جس کے ضمیمہ کا آپ نے حوالہ دیا ہے مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔مگر بعد میں خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُس نے مجھے اِس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲،ص۱۵۳،۱۵۴)

نیز اسی کتاب میں ہے:

''پھر جبکہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو''۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲،ص۱۵۹)

دوسری کتابوں میں مرزا قادیانی نے اس سے بھی بہت زیادہ لکھا ہے مگر چونکہ آپ نے حقیقۃ الوحی کا حوالہ دیا ہے لہٰذا ہم نے بھی اسی پر قناعت کی۔

نیز حقیقۃ الوحی میں ہے کہ:

''میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں''۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲،ص۲۲۰)

پس اب سوال یہ ہے کہ کیا مجازی نبی حقیقی نبی سے افضل ہوسکتا ہے؟ یا اُس کا الہام حقیقی نبی کے الہام کے برابر قطعی اور یقینی ہوسکتا ہے؟۔ یہ دعویٰ افضلیت ومساوات کا روشن دلیل اس بات کی ہے کہ مرزا صاحب نے مجازی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ حقیقی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

دوم: یہ کہ استفتاء میں جس کی عبارت کا حوالہ آپ نے دیا ہے مرزا قادیانی ختم نبوت کے ساتھ ایک استثناء لگا چکا ہے (لہٰذا) آپ کے تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہی صفحہ ۲۲ کی عبارت ملاحظہ ہو:

"وان نبیا خاتم الانبیاء لا نبی بعده الاالذی ینور بنوره ویکو ن ظهوره ضل ظهوره فا لوحی لنا حق وملک بعد الا تبا ع"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۶۴۳)

ترجمہ: بیشک ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہ شخص نبی ہوسکتا ہے جو حضور ﷺ کے نور سے منور ہو اور اس کا ظہور حضور کے ظل کا ظہور ہو لہٰذا حضور کی اتباع کے بعد وحی کے ہم حق دار اور مالک ہیں۔

پس جب مرزا قادیانی خود کہتا ہے کہ ختم نبوت آنحضرت ﷺ کے اتباع کا دعویٰ کرنے والے کے لئے نہیں ہوا تو آپ کا یہ کہنا کہ مرزا قادیانی، ختم نبوت کے قائل ہے کس طرح قابل تسلیم ہوسکتا ہے۔؟

(۲) معراج شریف پر ایمان رکھنے والے کو آپ مسلمان ہونے کے لئے ضروری لکھتے ہیں۔ لیکن آپ کے مرزا قادیانی اس کے منکر ہیں اور معراج کو ایک قسم کا کشف کہتے ہیں۔ چنانچہ ازالہٴ اوہام میں لکھتا ہے کہ:

"سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا"۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۱۲۶، حاشیہ)

☆ پھر چند سطروں کے بعد لکھتا ہے کہ:

"اس قسم کے کشفوں میں مولف خود صاحب تجربہ ہے"۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۱۲۶)

اس عبارت میں یہ گستاخی قابل دید ہے کہ رسول رب العالمین ﷺ کے جسم انور کو کثیف کہا (معاذ اللہ منہ)۔

(۳) مرزا قادیانی نے صرف یہی ایک بات خلاف قرآن کے، اور خلاف دین اسلام کے نہیں کہی کہ ختم نبوت میں ایک استثناء لگایا اور اس کا انکار کیا اور اپنی نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا بلکہ اور بھی بہت سی باتیں اُن میں ایسی ہیں کہ ان میں کی ایک بات بھی اسلام سے خارج کرنے کے لئے کافی ہے۔

مثلاً اُس نے اپنی جھوٹی باتوں کا جواب دینے کی ضرورت سے یہ لکھا کہ اگلے نبیوں اور خاص کر سردار ﷺ کی بعض پیشین گوئیاں ٹل گئیں یا جھوٹی ہوگئیں۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۴۹۵، ضرورۃ الامام، روحانی خزائن، ج ۱۳ ص ۴۸۸)

اور مثلاً اُس نے عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو عمل مسمریزم اور قابل نفرت ومکروہ لکھا اور ان کی سخت توہین کی۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۲۵۸-۲۵۹، حاشیہ)

اور مثلاً اُس نے نبیوں کی نسبت لکھا کہ وحی کے سمجھنے میں اُن سے غلطی بھی ہوجاتی ہے۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۴۹۶، روحانی خزائن، ج ۹ ص ۱۳۳)

اور مثلاً اُس نے آنحضرت ﷺ کی شان اقدس وارفع میں یہ لکھا کہ: دجال وغیرہ کی حقیقت ان پر منکشف نہ ہوئی تھی مجھ پر منکشف ہوئی۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۴۷۳)

اور مثلاً اُس نے اللہ تعالیٰ کو اپنی ایک خانہ ساز وحی میں صاحب اولاد قرار دیا اور اس کو خاطی ٹھہرایا۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۸۹-۱۰۶، حاشیہ)

اور مثلاً اعجاز احمدی میں احادیث نبویہ کی نسبت لکھا کہ: جو حدیث ہماری وحی کے خلاف ہو اس کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ (اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹،ص۱۴۰)

اخذنا من الحی الذی لیس مثلہ
وانتم عن الموتی رویتم ففکروا

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹،ص۱۶۹)

ترجمہ: ہم نے اس سے لیا کہ وہ حی وقیوم اور وحدہ لاشریک ہے اور تم لوگ (اے مسلمانو!) مردوں یعنی محمدؐ اور صحابہ، اہل بیت، تابعین تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، ائمہ محدثین اور اولیاء کرام سے روایت کرتے ہیں۔

وغیر ذلک مما لا تُعَدُّ وَ لا تُحصٰی۔ پس ہمارا منشا یہ ہے کہ یا آپ مرزا قادیانی سے تبری کرکے ہمارے ہم خیال ہو جائیں یا مرزا صاحب کی اِن تمام باتوں کا صحیح مطلب ہم کو سمجھا دیں۔ اس لئے ہم زبانی گفتگو کے متدعی تھے جس سے آپ نے مصلحۃً انکار کردیا۔

(۴) باگلے صاحب کی جس انگریزی تحریر کا ذکر آپ نے لکھا ہے اور ان کے اعتراضات کے جواب میں ہمارے علماء کرام سے مدد مانگی ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ علماء اسلام ہمیشہ مخالفین اسلام کا جواب دینے کے لئے آمادہ ہیں اور انھیں کی سعی مشکور اور تبلیغ اسلام کا نتیجہ ہے کہ اسلام کی حقانیت کا آفتاب چمک رہا ہے۔ لیکن باگلے صاحب نے اپنی تحریر کے شروع میں صاف لکھ دیا ہے کہ یہ اعتراضات ان کو اور نیز اور بہت سے لوگوں کو آپ کے لیکچروں سے پیدا ہوئے ہیں پس جبکہ آپ کے لیکچر قرآن اور دین اسلام کے خلاف ہیں تو جو اعتراضات اُن سے پیدا ہوں ان کے ذمہ دار آپ ہیں، نہ اسلام اور علماء اسلام۔ تاہم باگلے صاحب کے نفس اعتراض کا جواب شافی وکافی اصل قرآن کی تعلیم کے مطابق علماء اسلام دیں گے۔

آخر میں اس قدر عرض اور ہے کہ علماء دین کے لئے تو آپ تکفیر کو ایک بہت بڑا جرم قرار دیا کرتے ہیں مگر کیا وجہ ہے کہ اس تحریر میں آپ نے رنگون کے انگریزی داں مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔ کیا یہ چیز آپ کے لئے جائز ہے؟

باگلے صاحب کی تحریر پر آپ کو توجہ کرنا چاہئے کہ آپ کے لیکچروں نے غیر مسلموں کی نظر میں اسلام کو کس قدر ذلیل کر دیا ہے۔ فقط جواب بدست حامل ہذا عنایت ہو۔

غلام حسین مانجو، چینا اسٹریٹ، رنگون۔

اس تحریر کے ختم ہونے کے بعد ایک اشتہار مطبوعہ آپ کا ملا۔ چونکہ اس اشتہار کے مضامین وہی ہیں جو کل آپ ہمارے سامنے کہہ چکے تھے لہٰذا سب نے سمجھ لیا کہ یہ اشتہار آپ کا ہے اور دوسرے کا نام فرضی ہے۔ تعجب ہے کہ جب آپ علماء کے سامنے نہیں آنا چاہتے اور نزاعی فرقی سے دور رہنا چاہتے ہیں تو اشتہار بازی اور وہ بھی در پردہ کیوں ہے؟ کاش یہ اشتہار اپنے نام سے دیا تا تو اس کا جواب بھی ہم اسی کے ساتھ شامل کر دیتے۔

فقط: غلام حسین ابراہیم مانجو۔

اس کے بعد خواجہ کمال الدین نے جلدی سے ایک جلسہ اپنے میزبان سر جمال صاحب کی صدارت میں منعقد کر دیا اور مسلمانوں میں مشہور کیا کہ میں باگلے صاحب کے لا ینحل اعتراضات کا جواب دوں گا یہ خبر جمعیت علماء میں بھی پہنچ گئی اور اسی وقت باگلے صاحب کا جواب جو عالی جناب مولانا محمد عبدالشکور صاحب نے قلم برداشتہ لکھ دیا تھا اسے جلسہ میں بھیج دیا گیا اور خواجہ کمال الدین کو ایک خط پھر اس کے ساتھ بھیج دیا گیا۔ اور صدر جلسہ سے اجازت مانگی گئی کہ یہ خط اور باگلے صاحب کا جواب جلسہ عام میں پڑھ کر سنا دیا جائے مگر خواجہ صاحب نے بڑی چالاکی سے صدر صاحب کو اجازت دینے سے روکا۔ خود خواجہ کمال الدین نے البتہ اس تحریر کو پڑھ لیا اور اس سے فائدہ اٹھایا۔ اپنی تقریر میں اکثر حصہ ہمارے جواب کا بیان کر کے اپنا نام کیا لیکن ہمارے قاصدوں نے ایک کاپی جلسہ کے

دروازے پر آویزاں کر دی تھی جس سے تمام حقیقت کھل گئی۔ وھو ہذا۔

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی خدمت میں:

بعد ماھو المسنون عرض ہے کہ یہ تو آپ نے پہلے تسلیم کر لیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب آپ کے پیشوا ہیں اور اب آپ نے اپنی تحریر مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۰ء میں تسلیم کر لیا ہے کہ مرزا صاحب نے دعوی نبوت کا کیا ہے اب صرف ذرا سی بات باقی ہے کہ آپ ان کے دعوی نبوت میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ اس سے مجازی نبوت مراد ہے اور ہم کہتے ہیں کہ ذیل کی باتیں آپ کی تاویل کے قبول کرنے سے مانع ہیں۔

(۱) مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے کو حقیقی نبیوں سے افضل کہا ہے۔[۱]

(۲) مرزا صاحب نے اپنے الہام کو حقیقی نبیوں کی وحی کا ہم رتبہ قرار دیا۔

(۳) مرزا صاحب نے اپنی نبوت کے منکروں بلکہ شک کرنے والوں اور بیعت نہ کرنے والوں غرض یہ کہ کل مسلمانوں کو باستثناء اپنے گروہ کے کافر بنا دیا۔

پس یہ تینوں باتیں کیسے بن سکتی ہیں للہ جواب تحریری جلد عنایت کیجئے۔

باگلے صاحب کی چٹھی کا جواب

باسمه تعالی حامداو مصلیاً.

باگلے صاحب نے ایک چٹھی انگریزی میں چھاپی ہے جس میں انھوں نے چار اعتراض اسلام پر کئے ہیں اور نتیجہ سب کا یہ نکالا ہے کہ دین محمدی کو قبول کرنا ضروری نہیں۔ اگرچہ باگلے صاحب نے اس چٹھی میں یہ لکھ کر کہ خواجہ صاحب عنقریب رنگون چھوڑنے والے ہیں ہمارے علماء خاص کر عالی جناب حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب مدیر النجم لکھنوی عم فیضھم سے بھی ان اعتراضات کے جواب کی امید ظاہر کی ہے لیکن چونکہ

[۱] چونکہ یہ حوالہ جات اس کتاب میں جابجا خصوصاً دوسرے باب میں آ چکے ہیں اس لئے یہاں درج کئے گئے۔

باگلے صاحب نے آغاز تحریر میں یہ تصریح کر دی ہے کہ یہ اعتراضات اُن کو اور نیز اور بہت سے انگریزی دانوں کو جو اسلام سے دلچسپی لے رہے ہیں خواجہ کمال الدین صاحب کے قابلانہ لیکچروں سے پیدا ہوئے ہیں، پھر یہ چٹھی باگلے صاحب نے ہمارے علما کی خدمت میں بھیجی بھی نہیں اور خواجہ صاحب ابھی رنگون میں مقیم بھی ہیں لہذا کوئی وجہ نہ تھی کہ ہم اپنے علمائے کرام کو ان اعتراضات کے جواب کی طرف متوجہ کریں۔ مگر خواجہ کمال الدین نے اپنی تحریر مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۰ء میں اُن اعتراضات کے جواب کے لئے ہمارے علماء سے مدد مانگی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب جواب دینے سے عاجز ہیں اور اندیشہ ہے کہ جو لوگ خواجہ صاحب کے مذہب سے ناواقف ہیں وہ شاید ان کی عاجزی کو علمائے اسلام کی عاجزی تصور کریں، اس لئے عالی جناب مولانا صاحب مدیر النجم لکھنؤ سے جواب حاصل کر کے ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

محمد ضمیر الدین

مدرس مدرسہ اسلامیہ

نمبر ۴۸- مرچنٹ اسٹریٹ، رنگون

اعتراضوں کا جواب

پہلا اعتراض یہ ہے کہ قرآن شریف نے یہ ظاہر کیا ہے کہ ہر رسول پر اسی قوم کی زبان میں وحی آئی ہے جس کی طرف وہ بھیجا گیا۔ اور یہ بھی کہا کہ قرآن عربی زبان میں اس لئے آیا کہ تم سمجھو اس سے معلوم ہوا کہ قرآن اور محمد ﷺ صرف عرب کے لئے ہیں پس یہ دعوی کیوں کیا جاتا ہے کہ قرآن ساری دنیا کے لئے ہے؟۔

جواب یہ ہے کہ قرآن شریف نے مذکورہ بالا مضمون صرف اُن نبیوں کی بابت کی بیان کیا ہے جو آنحضرت ﷺ سے پہلے آئے تھے کیونکہ آنحضرت ﷺ سے پہلے کسی نبی کی نبوت ساری دنیا کے لئے نہیں ہوئی۔ ہر نبی صرف ایک خاص قوم کے لئے ہوتا تھا اور اُسی قوم

کی زبان میں اُن پر وحی اترتی تھی۔ اس قضیہ کو الٹ کر یہ نتیجہ نکالنا کہ جس نبی کی جو زبان ہو اُس کی نبوت اسی قوم کے ساتھ مخصوص ہے غلط ہے۔ قرآن عربی زبان میں اس لئے آیا کہ سب سے پہلے اہل عرب اور اُن کے ذریعہ سے ساری دنیا میں اس روشنی کا پھیلانا مقصود تھا۔

قولہ تعالیٰ:

لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً.

ترجمہ: تم (مخالف) لوگوں کے مقابلے میں گواہ ہو اور تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ گواہ ہوں۔ (پارہ ۲، سورۂ بقرۃ، آیت ۱۴۳)

قرآن صاف تصریح کر رہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت اور قرآن کی ہدایت ساری دنیا کے لئے ہے۔ حسب ذیل آیتیں پڑھو۔

(۱) **قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعاً الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ج لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ص فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ O** (پارہ ۹، سورہ اعراف، آیت ۱۵۸)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اے (دنیا جہاں کے) لوگو میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا بھیجا ہوا (پیغمبر) ہوں جس کی بادشاہی ہے تمام آسمانوں اور زمین میں اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے سو (ایسے) اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے (ایسے) نبی اُمی پر (بھی) جو کہ (خود) اللہ پر اور اُن کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور اِن (نبی) کا اتباع کرو تا کہ تم راہ (راست) پر آجاؤ۔

(۲) **وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيراً وَّنَذِيراً وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ O** (پارہ ۲۲، سورۂ سبا، آیت ۲۸)

ترجمہ: اور ہم نے تو آپ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے (ایمان لانے پر اِن کو ہماری رضا و ثواب کی) خوشخبری سنانے والے (اور ایمان نہ لانے پر اِن کو ہمارے غضب و عذاب سے) ڈرانے والے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

(۳) **وَأُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ.**

ترجمہ: اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تا کہ میں اس قرآن کے ذریعہ سے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے اُن سب کو ڈراؤں۔ (پارہ ۷، سورۂ انعام، آیت ۱۹)

(۴) **تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعٰلَمِينَ نَذِيراً O** (پارہ ۱۸، سورۂ فرقان، آیت ۱)

ترجمہ: بڑی عالیشان ذات ہے جس نے یہ فیصلہ کی کتاب (یعنی قرآن) اپنے بندۂ خاص (محمد ﷺ) پر نازل فرمائی تا کہ وہ (بندہ) تمام دنیا جہاں والوں کے لئے ڈرانے والا ہو۔

پس جب قرآن کی یہ تصریح ہے تو اسکے خلاف کسی آیت کا مطلب لینا کیسے صحیح ہوسکتا ہے۔ کیونکہ کسی کلام سے کوئی ایسا مفہوم استنباط کرنا جو اس کلام کے دوسرے حصہ کی تصریح کے خلاف ہو عقلاً بھی جائز نہیں۔

۲...... دوسرا اعتراض یہ ہے کہ قرآن دوسرے مذاہب کے خدائی آغاز کو تسلیم کرتا ہے اور توریت کو نور و ہدایت کہتا ہے پس ایسی حالت میں اگر یہ وحیاں کامل تھیں تو کیوں منسوخ ہوئیں ناکامل تھیں تو وہ لوگ کیوں کامل چیز سے محروم کئے گئے۔

جواب یہ ہے کہ قرآن شریف نے بیشک یہ بیان کیا ہے کہ ہر قوم اور ہر ملک میں نبی آئے اور ہدایت اتری مگر یہ کہیں نہیں بیان کیا کہ دنیا کے موجودہ مذاہب وہی ہیں جن کی

تعلیم نبیوں نے دی بلکہ یہ تصریح اکثر آیتوں میں ہے کہ انبیاء کی تعلیمات اور خدائی کتابوں میں ان نبیوں کے بعد بہت کچھ تحریف وتبدیل لوگوں نے کر دی اس تحریف وتبدیل کا ثبوت تاریخی واقعات اور دوسرے دلائل سے بھی ہم کو ملتا ہے۔

پس اب سمجھ لینا چاہئے کہ اگلی شریعتوں کے منسوخ ہونے کی دو وجہ ہیں۔ ایک یہ کہ وہ شریعتیں اصلی حالت پر باقی نہ تھیں اُن میں بہت تحریف ہوگئی تھی۔ دوسرے یہ کہ قرآن دین کامل لیکر آیا ہے اور اگلی شریعتیں بہ نسبت شریعت محمدیہ کے دین کامل لیکر نہیں آئی تھیں جیسا کہ فرمایا:

قولہ تعالیٰ:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط (پارہ۶، سورۂ مائدہ، آیت۳)

ترجمہ: آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کر لیا۔

بہ نسبت اگلی شریعتوں کے، شریعت محمدی کا مکمل ہونا دونوں شریعتوں کے مسائل دیکھنے سے بخوبی واضح ہوجاتا ہے۔

باقی رہا یہ کہنا کہ اگلی قومیں کیوں ایسے دین کامل سے محروم کی گئیں ایک بیجا اعتراض ہے۔ نظام عالم ہم کو بتلا رہا ہے کہ قانون قدرت یہی ہے کہ ترقی بتدریج ہوتی ہے۔ انسان جب پیدا ہوتا ہے اس وقت کمزور ہوتا ہے۔ بولنا چلنا پھرنا اور تمام وہ قوتیں جو انسان سے تعلق رکھتی ہیں بتدریج اُس میں پیدا ہوتی ہیں اور ترقی کرتی ہیں۔ اب اُس پر یہ اعتراض کرنا کہ پہلے ہی سے سب قوتیں انسان کو کیوں نہ مل گئیں اور بچے اس کمال سے کیوں محروم کئے گئے قانون فطرت پر اعتراض کرنا ہے۔

۳...... تیسرا اعتراض یہ ہے کہ بہائی لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبری ختم نہیں ہوئی خدا نے

حضرت آدم علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ ہم وقتاً فوقتاً پیغمبر بھیجتے رہیں گے پس بنی آدم میں ہمیشہ سلسلہ نبوت کا قائم رہنا چاہئے محمد (ﷺ) پر نبوت ختم ہونے کا عقیدہ غلط ہے۔

جواب یہ ہے کہ بہائی لوگوں کا یا ان سے سیکھ کر مرزا قادیانی اور اُس کے پیرووں کا یہ کہنا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی قرآن اور عقل دونوں کے خلاف ہے قرآن صاف تصریح کر رہا ہے کہ نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی:

قولہ تعالیٰ:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنَ الرِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا O (پارہ۲۲، سورۂ احزاب، آیت۴۰)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ، لیکن آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا۔

قرآن کی وہ دو آیتیں جنکا حوالہ اعتراض میں ہے انکا وہ مطلب نہیں ہے جو بہائی اور مرزائی بیان کرتے ہیں بلکہ ان کا مفہوم صرف اس قدر ہے کہ خدا کی طرف سے نبی آئیں گے اور ہدایت آئیگی یہ کسی لفظ سے اشارۃً بھی نہیں نکلتا کہ نبوت کبھی ختم نہ ہوگی یہ بات دوسرے اعتراض کے جواب میں بیان ہوچکی ہے کہ اگلی شریعتیں کیوں منسوخ ہوئیں پس چونکہ وہ وجہ منسوخیت کی شریعت محمدیہ میں نہیں ہے اس لئے محمد ﷺ پر نبوت کا ختم ہوجانا عقل کے بھی موافق ہے۔ اگلی شریعتیں دین کامل نہ تھیں اور شریعت محمدیہ دین کامل ہے اگلی شریعتوں میں تحریف ہوگئی تھی لیکن شریعت محمدیہ کے محفوظ رہنے کا خدا ذمہ دار ہے۔

قولہ تعالیٰ:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ O

ترجمہ: ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم اس کے محافظ (نگہبان) ہیں۔

(پارہ۱۴، سورۂ حجر، آیت۳)

شریعت محمدیہ کا محفوظ رہنا ان سلسلہ اسانید کے علاوہ جو اہل اسلام کے پاس ہیں تاریخی واقعات اور غیر مسلم اصحاب کی شہادت سے بخوبی ظاہر ہے۔

۴...... چوتھا اعتراض یہ ہے کہ قرآن کسی خاص پیغمبر کی پیروی میں نجات کو منحصر نہیں کہتا جیسا کہ دوسرے پارہ کی آیت سے ظاہر ہے پس اب کیا ضرورت دین اسلام قبول کرنیکی ہے۔

جواب یہ ہے کہ کسی خاص پیغمبر کی پیروی میں نجات کا منحصر نہ ہونا صرف خواجہ کمال الدین صاحب کا قول ہے ورنہ قرآن کی بہت سی آیتوں میں بیان ہوا ہے کہ نجات دین اسلام میں منحصر ہے:

قولہ تعالیٰ:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ O (پارہ۳، سورۂ آل عمران، آیت ۸۵)

ترجمہ: یعنی جو شخص اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار کرے گا تو ہرگز اس سے نہ قبول کیا جائے گا اور وہ آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا۔

باقی رہی کسی دوسرے پارہ کی آیت جس کو لائق معترض نے نقل کیا ہے۔ اس کا مطلب خواجہ کمال الدین نے صحیح نہیں بیان کیا۔ اس آیت کا منشا صرف اس قدر ہے کہ قرآن نجات کو کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں بتاتا جیسا کہ یہودیوں کا قول تھا۔ الذین امنوا. اور نصاری اور صابئین. وغیرہ الفاظ مذہبی حیثیت سے متجاوز ہوکر قومیت کے معنی میں مستعمل ہونے لگے تھے جس طرح لفظ عرب کو جو قومیت کے لئے موضوع ہے، تمدن عرب کا مصنف مذہبی معنی میں استعمال کرتا ہے۔ یعنی مسلمان کو خواہ وہ کسی قوم کے ہوں عرب کہتا ہے۔ پس قرآن نے یہ بتایا کہ جو شخص اسلام قبول کرے خواہ وہ کسی قوم کا ہو وہ نجات کا حق دار ہے۔ اور اگر آیت کے معنی وہ لئے جائیں جو خواجہ کمال الدین کہتے ہیں تو معاذ اللہ یہ ایک مہمل کلام ہوا جاتا ہے۔ اس لئے کہ الذین امنوا کے ساتھ من آمن کا

لفظ کسی طرح نہیں لگ سکتا۔ یعنی ایمان والوں کے لئے یہ شرط لگانا کہ وہ ایمان لائیں بے معنی ہے۔ فقط والسلام علی من اتبع الھدیٰ

تحریرات بالا کے بعد ایک تحریر اور خواجہ کمال الدین کو بھیجی گئی اور اتمام حجت قطعی طور پر کردیا گیا نقل اس کی حسب ذیل ہے۔

جناب خواجہ کمال الدین صاحب!

گزارش ہے کہ بتاریخ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ بعد نماز جمعہ آپ کی ایک تحریر جو آپ نے چند حضرات اہل سنت کے نام روانہ فرمائی ہے سورتی مسجد رنگون میں پڑھی گئی۔ اس کے سننے سے ہمیں سخت تعجب ہوا کہ آپ نے ہمارے آٹھ سوالات کے جواب اپنے لیکچروں میں خصوصاً جوبلی ہال کے لیکچر میں بیان کئے۔ بڑے غیرت کی بات ہے کہ ہم نے بذریعہ پوسٹ رجسٹری اور دستی تحریریں آپ کی خدمت میں روانہ کیں اور ایک کھلی چٹھی بھی شائع کی اور اسی امید میں رہے کہ آپ براہ راست ہمیں جواب دیں گے لیکن آپ کی حمیت نے یہ گوارا نہ کیا کہ آپ صاف طور پر نمبروار ہر سوال کا جواب تحریر فرما کر ہمارے پاس بھیج دیتے یا بذریعہ اشتہار شائع کرتے۔ نہ کسی روز آپ نے ہمیں یہ اطلاع دی کہ آج لیکچر میں ان سوالات کا جواب دیا جائے گا۔

جوبلی ہال کا لیکچر ایک دوسرے عنوان سے مشتہر کیا گیا تھا جس کو دیکھ کر یہ وہم وگمان بھی نہ ہوتا تھا کہ آپ ہمارے آٹھ سوالات کی طرف توجہ کریں گے۔

بڑا افسوس ہمیں اس تحریر کو سن کر یہ ہوا کہ آپ نے باوجود طویل مضمون لکھنے کے ان خاص سوالات کا کچھ بھی جواب نہ دیا۔ بلکہ نہایت چالاکی سے اپنا عقیدہ چھپانے کی کوشش کی ہے اور بہت سی غیر ضروری باتوں سے کاغذ سیاہ کرکے اصل مقصد سے کوسوں دور جا کھڑے ہوئے ہیں۔

خواجہ صاحب! افسوس ہے کہ جس قدر اپنے خیال میں آپ اپنی صفائی مسلمانوں

کو دکھانا چاہتے ہیں اُسی قدر آپ کی طرف بدگمانی بڑھتی جاتی ہے اور وہ محض اسی لئے کہ آپ نے مسلمانوں کے حسب منشا ہر سوال کا جواب سادے اور مختصر الفاظ میں نہیں دیا۔ بلکہ تقریر کی طرح تحریر کو بھی ملمع سازی سے ''سوال از آسماں جواب از ریسماں'' کا مصداق بنادیا اور مسلمانوں کو دھوکا دینے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا۔

یہ ہم نے مانا کہ آپ نے وکالت کا امتحان پاس کیا ہے مگر یاد رکھیئے کہ مسلمان اب ایسے بھولے بھالے نہیں رہے ہے کہ آپ کی وکالت کا جادو ان پر اثر کر جائے اور آپ جس طرح چاہیں ان سے روپیہ وصول کر کے اسلام کے پردہ میں قادیانی مشن کی اشاعت کریں۔ ہم اب بھی آپ سے یہی کہتے ہیں کہ دورنگی باتوں کو چھوڑ کر یا تو صاف طور پر اہل سنت کے عقائد سے اتفاق ظاہر کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر کہدیں یا کھلم کھلا قادیانی بن کر مسلمانوں کو اس مکروفریب سے نجات بخشیں۔

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

موسیٰ کا کا عفی عنہ
پریسیڈنٹ اسلامیہ لیٹریری سوسائٹی
نمبر ۴۸، مرچنٹ اسٹریٹ رنگون ۔۱۹ ستمبر ۱۹۲۰ء

اس کے بعد جب شہر رنگون میں ہر طرف غوغا ہوا اور عام طور پر ہر جگہ خواجہ کمال الدین کی بے دینی کا چرچا ہونے لگا اور یہ کہ ان کے طرفدار نہایت بے انصاف ہیں تو سر جمال صاحب نے بھی خواجہ کمال الدین سے مطالبہ کیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ آپ مسلمانوں کے سوالات کا جواب نہیں دیتے اور اپنا مذہب چھپاتے ہیں۔ خواجہ کمال الدین نے اس کے جواب میں سر جمال صاحب کو ایک خط لکھا جو سر جمال صاحب نے ۲۸ ستمبر کو بدست ملا احمد صاحب سکریٹری راندیر یہ انسٹیٹیوشن دفتر جمعیۃ العلما میں بھیجا جس کی نقل حسب ذیل ہے۔

مکرم سر جمال صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

جس معاملہ کی صفائی کے لئے آپ کو بعض سورتی صاحبان نے کہا ہے وہ دراصل ہو چکا ہے۔ چند ایک سورتی صاحبان میرے پاس ایک خط لائے تھے اور میرے عقائد معلوم کرنا چاہتے تھے میں نے ان کے جواب میں ایک مفصل خط لکھ دیا اور ان کو سنا دیا اس کا ایک حصہ میں یہاں لفظاً لفظاً نقل کر دیتا ہوں (اس کے بعد اپنے خط مورخہ ۲۲ ستمبر کی عبارت نقل کی ہے یہ خط اوپر درج ہو چکا) اس خط کے جواب میں مجھے جو خط آیا ہے اور جو میں نے آپ کو دکھایا تھا اس میں لکھا ہے کہ ہم آپ کی باتیں ماننے کو تیار ہیں لیکن ہم کو سمجھا دو کہ مرزا صاحب کی فلاں فلاں عبارت سے کیا مطلب ہے۔ میں نہ مرزا صاحب کی طرف سے واعظ بن کر یہاں آیا ہوں نہ ان کے دعویٰ کو کسی پر پیش کرتا ہوں بلکہ جب سے میں نے یہ مشن نکالا ہے تب سے میں نے اپنی ذات کو مرزا صاحب کے متعلق کچھ لکھنے یا بولنے سے الگ کر لیا ہے اور آئندہ بھی میرا یہی پختہ ارادہ ہے۔ پھر مجھ سے مرزا صاحب کے متعلق کیوں پوچھتے ہیں مجھے جو پہلے خط آیا تھا اس میں دس بارہ آدمیوں کے دستخط تھے اب جو خط آیا ہے اس پر صرف ایک آدمی کا دستخط ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ باقی اصحاب اس

امر سے الگ ہو گئے ہیں اس خط میں مجھ سے ایک اور درخواست کی گئی ہے کہ میں مرزا صاحب سے تبرا(۱) کروں نہ معلوم یہ کس دل سے بات نکلی ہے تیرہ سو برس سے تبرا کرنے والوں سے جو تکلیف اہل سنت والجماعت کو پہنچی ہے وہ ظاہر ہے نہ معلوم پھر تبرا کے خواہشمند کیوں ہو گئے۔ مجھ پر اعتراض تو ہوتا اگر میرا مذکورۂ بالا عقیدہ اسلام کے مطابق نہ ہوتا میں نے یہ معتبر ذریعہ سے سنا ہے کہ میرا خط لوگوں کو دکھلایا نہیں گیا(۲) نہ سنایا گیا۔ صرف کسی نے کہہ دیا کہ اسنے یہ یہ لکھا ہے اصل خط نہیں سنایا گیا اس لئے ممکن ہے بعض سورتی صاحبان کو اطمینان نہ ہوا ہوگا اس وجہ سے میں نے زبانی کہنے کے علاوہ یہ تحریر آپ کو لکھ دی ہے کہ آپ اس خط کو یا چھاپ دیں یا بجنسہ جہاں چاہیں بھیج دیں۔ اس سے زیادہ میں کسی کی تشفی نہیں کر سکتا اور نہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

میں ایک غیر مسلم کے مقابل آنے کو ہر منٹ تیار ہوں میں مسلمان کے مقابل کسی تنازعہ فرقی کے لئے باہر آنا برا سمجھتا ہوں اسی موضوع پر میں نے لکھا ہے اور کتابیں تصنیف کی ہیں۔ میں اسلام کے لئے وہ دن مبارک سمجھوں گا جب ہم میں سے فرقی تنازعہ مٹ جائے گا اور میں رات دن اس کوشش میں ہوں۔ کیا عجب بات ہے کہ جس بات سے مجھے نفرت ہے اس کے لئے مجھے بلایا جاتا ہے۔

اب ایک بات پر میں اس خط کو ختم کرتا ہوں مجھے انگلستان کے مشہور ومعروف مصنف ایچ جی ویل نے ایک چٹھی لکھی تھی کہ تم آنحضرت ﷺ کو کیوں آخری نبی مانتے ہو۔ اس کے جواب میں جو میں نے لکھا اس کو رسالہ جنوری

(۱) خواجہ کمال الدین کے علم کا یہ حال ہے کہ تبری کو تبرا لکھتے ہیں۔

(۲) کیسا سفید جھوٹ ہے جس کا جھوٹ ہونا سارا رنگون جانتا ہے۔ ۱۲

۱۹۱۷ء میں اور پھر مئی ۱۹۱۹ء میں درج کر دیا۔ وہ رسالہ میں بھیجتا ہوں اب آپ خود سوچیں جو شخص لندن میں بیٹھ کر لندن کے مشہور معروف آدمیوں کو یہ لکھتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں وہ کیسے اس کے الٹ کر سکتا ہے۔ ایسا ہی ۱۹۱۷ء میں میں نے آنحضرت ﷺ کے اخلاق پر ایک کتاب لکھی ہے اس میں بھی میں نے یہی لکھا ہے وہ بھی بھیجتا ہوں۔

مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس جگہ بعض اشخاص کس قسم کے ہیں۔ اسلامی مشاہیر میں سے ہندوستان میں سے کون ہے جس نے میری مشن سے محبت اور اس کی مدد نہیں کی۔ مولانا ابوالکلام نے کلکتہ میں میری جماعت میں جلسہ کیا۔ الہلال میں میرے کام کی تعریف میں مضمون لکھے۔ مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی نے لکھنؤ میں میری خاطر گھر گھر چندہ مانگا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار میں کئی دفعہ لکھا کہ "جو کام ہمارا تھا وہ اس نے کیا (یعنی میں نے) اور یہ خدا کا فضل ہے"۔

آج کل مسلمانوں کے مذہبی لیڈر مکرمی مولانا محمد علی صاحب وشوکت علی صاحبان ہیں۔ ہمارے انگریزی ترجمہ قرآن مجید کے نکلنے پر وہ ایک خط لکھتے ہیں، ترجمہ کی از حد تعریف کرتے ہیں اور اس میں لکھتے ہیں کہ خواجہ کمال الدین بہادروں کی طرح مرد میدان بن کر کام کرتا ہے۔ میں بھی (یعنی محمد علی صاحب) یہی کام کرنا چاہتا ہوں۔ وہ سابقون الاولون میں سے ہے۔ میرے لئے عزت وفخر کا مقام ہوگا اگر میں قدم بقدم اُن کی پیروی کروں۔ پھر اخیر میں لکھتے ہیں کہ اگر ان کا مکتوب الیہ (مرزا یعقوب صاحب) مجھے خط لکھے تو یہ بھی لکھے کہ محمد علی میری ریش چومنے کی خواہش کرتا ہے۔ جو اجمل خاں صاحب نے لکھا ہے اس کا تار آپ کو مل چکا ہے۔

خواجہ کمال الدین مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۰ء

اس کے بعد پے در پے حسب ذیل دو اشتہار ہماری طرف سے شائع ہوئے۔

سلسلۂ اشتہارات

باسمه تعالی حامدا و مصلیا

مرزا قادیانی کے مدعی نبوت ہونے کا ثبوت اور اس کے کفریات

خواجہ کمال الدین اور رنگون کی لاہوری پارٹی مرزائی اور عبدالقادر مرزائی محمد امین مرزائی اپنے اور اپنے پیشوا مرزا قادیانی کو مسلمان ثابت کریں اور ان کے کفریات کا جواب دیں۔

(۱) مرزا قادیانی، آنحضرت ﷺ کے معجزات ''تین ہزار بتاتا ہے''۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج۱۷، ص۱۵۳)

جب کہ اپنے نشانات کے بارے میں کہتا ہے کہ:

''اُس (خدا) نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲، ص۵۰۳)

قادیانیو! کیا یہ کلمہ کفر نہیں ہے؟ اور دعوی حقیقی نبوت کا نہیں ہے؟ اور کیا (مرزا قادیانی نے) حضور ﷺ سے اپنے کو فضیلت نہیں دی؟ کسی امتی نے ایسا دعوی کیا ہے؟ اپنے پیر کا اور اپنا ایمان ثابت کرو!

(۲) مرزا قادیانی حدیثوں کے متعلق لکھتا ہے:

''خدا نے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں۔ یا سرے سے موضوع ہیں۔ اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اُس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو

چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے''۔ (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج۱۷، ص۵۱ حاشیہ)

دوسری جگہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں''۔

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹، ص۱۴۰)

مرزا قادیانی اپنے قصیدہ میں لکھتا ہے:

هل النقل شیءٌ بعد ایحاء ربنا

فای حدیث بعده نتخیر

ترجمہ: خدا تعالیٰ کی وحی کے بعد نقل کی کیا حقیقت ہے۔ پس ہم خدائے تعالیٰ کی وحی کے بعد کس حدیث کو مان لیں''۔

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹، ۱۶۸)

☆ **وقد مزق الا خبار کل ممزق**

اور حدیثیں تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔

اخذنا من الحی الذی لیس مثله

وانتم عن الموتی رویتم ففکروا

ترجمہ: ہم نے اس سے لیا کہ وہ وحی و قیوم اور واحد لاشریک ہے اور تم لوگ (اے مسلمانوں) مردوں (یعنی محمد ﷺ اور صحابہ اہل بیت اور تابعین و تبع تابعین ائمۂ مجتہدین ائمۂ محدثین اولیاء کرام) سے روایت کرتے ہو۔

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹، ص۱۶۹)

قادیانیو! کیا یہ کفر کا کلمہ نہیں ہے؟ اور دعوی حقیقی نبوت کا نہیں ہے؟ اور کیا حضور ﷺ سے (مرزا قادیانی نے) اپنے کو فضیلت نہیں دی؟ کسی امتی نے ایسا دعویٰ کیا ہے؟ مرزائیو! اپنا اور اپنے پیشوا کا ایمان ثابت کرو!

(۳) مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''جبکہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انھیں مجھ سے یہ توقع ہوسکتی ہے کہ میں اُن کے ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ (یعنی حدیثوں) کوسن کر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق الیقین پر بنا ہے۔'' (اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۴۵۴)

قادیانیو! کیا یہ کفر کا کلمہ نہیں ہے؟ اور دعوی حقیقی نبوت کا نہیں ہے؟ کیا کسی امتی نے ایسا دعوی کیا ہے؟ قادیانیو! اپنا اور اپنے پیشوا کا ایمان ثابت کرو!

(۴) مرزا قادیانی لکھتا ہے:

میرا نہ ماننے والا مجھ سے بیعت نہ کرنے والا میرا منکر کافر ہے اور میری تعلیم کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔(مفہوم)

(اربعین، ج ۱۷، ص ۴۳۵ حاشیہ، حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۱۶۷)

قادیانیو! کیا تمام دنیا کے ۳۵ کروڑ (اب ڈیڑھ ارب) سے زیادہ مسلمانوں کو کافر بلاوجہ کہنا کفر نہیں ہے؟ اور کیا یہ دعوی حقیقی نبوت کا نہیں ہے؟ اور کسی امتی نے ایسا دعوی کیا ہے کہ میرا نہ ماننے والا کافر ہے؟

(۵) مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے.....مگر بعد میں جو خدا تعالی کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا''۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۱۵۳-۱۵۴)

''پھر جبکہ خدا نے اور اُس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اُس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی

وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۱۵۹)

قادیانیو! کیا یہ دعوی حقیقی نبوت کا نہیں ہے؟ کیا کوئی امتی بڑے سے بڑا کسی نبی سے افضل ہوسکتا ہے؟ کیا کسی امتی نے ایسا دعوی کیا ہے؟ کیا یہ کلمہ کفر کا نہیں ہے؟ جواب دو اور اپنا اور اپنے پیشوا کا اسلام ثابت کرو!

(۶) مرزا قادیانی، حضور ﷺ کے معراج کی نسبت لکھتا ہے کہ:

''سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلی درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہئے......اس قسم کے کشفوں میں (یعنی مرزا قادیانی) خود صاحب تجربہ ہے (یعنی کئی مرتبہ ایسی کشفی معراج مجھے ہو چکی ہے)''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۱۲۶ حاشیہ)

قادیانیو! کیا معراج کی یہی حقیقت ہے؟ اور یہ مرزا قادیانی کا دعویٰ حضور ﷺ سے افضلیت کا نہیں ہے؟ کیا یہ کفر کا کلمہ نہیں ہے؟ اور کیا حقیقی نبوت کا یہ دعویٰ نہیں ہے؟ کسی امتی نے ایسا دعوی کیا ہے؟۔ اپنا اور اپنے پیشوا کا ایمان ثابت کرو!

(۷) مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے:

''اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کہ ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہہ تک وحی الہٰی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ظاہر فرمائی گئی (گویا یہ حقائق مرزا قادیانی پر منکشف ہوئے)۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳، ص ۴۷۳)

قادیانیو! کیا یہ گستاخانہ کلمہ کفر نہیں؟ اپنا اور اپنے پیشوا کا ایمان ثابت کرو!

(۸) مرزا قادیانی لکھتا ہے:

☆ ''اِنّمَا امرک اذا اردت شیئاان نقول له کن فیکون.

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۱۰۸)

(اے مرزا) تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہوجاتی ہے۔

☆ '' ارید ما تریدون''

میں وہی ارادہ کروں گا جوتمہاراارادہ ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۱۸۹)

☆ ''قل ان کنتم تحبون اللّٰه فاتبعونی''

کہہ (اے مرزا قادیانی کہ اے لوگو) اگرتم خدا سے محبت رکھتے ہوتو آؤ میری پیروی کرو۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۸۲)

☆ ''قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی''

کہہ (اے مرزااے لوگو) میں توانسان ہوں میری طرف یہ وحی ہوئی ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۸۴-۸۵)

☆ ''واتل علیهم ما اوحی الیک من ربک''

جوکچھ تیرے رب کی طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی ہے وہ ان لوگوں کوسناجوتیری جماعت میں داخل ہونگے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۷۸)

☆ '' قل یا ایها الناس انی رسول اللّٰه الیکم جمیعا''

اور کہہ (اے مرزااے لوگو) میں تم سب کی طرف خداتعالے کارسول ہوکرآیاہوں۔ (تذکرہ طبع سوم ۳۵۲)

☆ ''هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله''

خداوہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اوراپنافرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تااس دین کو ہرقسم کے دین پرغالب کرے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۴۷)

☆ ''وما ارسلناک الا رحمة للعالمین''

(اربعین، روحانی خزائن، ج۱۷ص۴۱۰)

اورہم نے دنیاپررحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجاہے۔

(اربعین، روحانی خزائن، ج۱۷ص۴۱۳)

☆ ''وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی''

(اربعین، روحانی خزائن، ج۱۷ص۴۲۶)

اور یہ (غلام احمد) اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جوکچھ تم سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے۔ (اربعین، روحانی خزائن، ج۱۷ص۴۲۷)

☆ ''سچاخداوہی ہے جس نے قادیان میں اپنارسول بھیجا۔''

(ایک غلطی کاازالہ، روحانی خزائن، ج۱۸ص۲۳۱)

☆ ''سچاشفیع میں ہوں۔'' (مفہوم)

(ایک غلطی کاازالہ، روحانی خزائن، ج۱۸ص۲۳۳)

☆ ''خدانے میری وحی اورمیری تعلیم اورمیری بیعت کونوح کی کشتی قرار دیااورتمام انسانوں کے لئے اس کومدارنجات ٹھرایا۔''

(اربعین، روحانی خزائن، ج۱۷ص۴۳۵ حاشیہ)

☆ ''لولاک لما خلقت الافلاک''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۱۰۲)

(اے غلام احمد) اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

قادیانیو! کیا یہ حقیقی نبوت کا دعویٰ نہیں ہے؟ اور کیا یہ کفر کی بات نہیں ہے؟ اپنا اور اپنے پیشوا کا ایمان ثابت کرو۔

قادیانیو! نبی کی دو قسم ایک حقیقی دوسری مجازی، یہ اللہ تعالیٰ کی فرمائی ہوئی ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ نے یا صحابہ کرام ؓ نے یا تابعین نے یا تبع تابعین نے یا ائمہ مجتہدین نے یا ائمہ حدیث نے فرمائی ہے؟۔ اگر کسی نے نہیں فرمایا یہ تو سب تمہاری من گھڑت ہے توبہ کرو توبہ کرو۔

(۹) مرزا قادیانی لکھتا ہے:

انت منی بمنزلة توحیدی. تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید۔

انت منی بمنزلة ولدی تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص ۸۹)

انت منی وانا منک. تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

(دافع البلاء، روحانی خزائن، ج۱۸ص ۲۲۷-۲۲۸))

"آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص ۹۲)

"انی مع الرسول اجیبُ اُخطی واُصیبُ"

میں اپنے رسول (مرزا قادیانی) کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا (میں اپنے کچھ کہنے اور کرنے میں) خطا بھی کروں گا اور صواب بھی۔ (یعنی جو چاہوں گا کبھی کروں گا کبھی نہیں)"۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص ۱۰۶)

قادیانیو! کیا یہ حقیقی نبوت کا دعویٰ نہیں ہے؟ اور کیا یہ کفریات نہیں ہیں؟ اپنا اور اپنے پیشوا کا ایمان ثابت کرو!

(۱۰) مرزا قادیانی، انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت اس طرح ظاہر کرتا ہے:

☆ **"له خُسِفَ القمرُ المنیر وانَّ لی. غسا القمرانِ المشرقانِ اتنکر".**

اُس (حضور ﷺ) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو (میرے افضل ہونے کا) انکار کرے گا۔"

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹ص ۱۸۳)

☆ "مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔"

(مکتوبات احمد، ج۱ص ۱۸۹، طبع جدید)

☆ "کوئی نبی نہیں جس نے کبھی نہ کبھی اپنے اجتہاد میں غلطی نہ کھائی ہو"۔

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹ص ۱۳۳)

☆ "بعض پیشگوئیوں کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اقرار کیا ہے کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی ہے"۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ص ۳۰۷)

☆ "عیسی کجاست تا بہ نہدم پا بمنبرم۔"

"عیسی کا رتبہ کیا جو میرے ممبر پر قدم رکھے۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ص ۱۸۰)

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے"۔

(دافع البلاء، روحانی خزائن، ج۱۸ص ۲۴۰)

(۱۱) حضرت امام حسین ؓ سے اپنے کو مرزا قادیانی نے افضل کہا:

☆ "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے"۔

(دافع البلاء، روحانی خزائن، ج۱۸ص ۲۳۳)

☆ "صد حسین است درگریبانم"۔ ترجمہ: سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن، ج۱۸ص ۴۷۷)

(۱۲) مرزا قادیانی نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی توہین کی ہے:

☆ ''ابو ہریرہ جو غبی تھا اور روایت اچھا نہیں رکھتا تھا''۔

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج ۱۹،ص ۱۲۷)

☆ ''حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن ج ۳،ص ۴۲۲)

قادیانیو! کیا ایسی گستاخی سے آدمی مسلمان رہ سکتا ہے؟ کیا یہ دعوی حقیقی نبوت کا نہیں ہے؟ کیا مجازی نبی حقیقی نبی سے افضل ہوسکتا ہے؟ اپنا اور اپنے پیشوا کا ایمان ثابت کرو!

تلک عشرة کاملة

اقوال مذکورۂ بالا سے مفصلہ ذیل دعوے مرزا قادیانی کے بخوبی ظاہر ہیں۔

۱...... دعوی الوہیت۔

۲...... دعوی نبوت ورسالت۔

۳...... اپنی ذات کو موجب تخلیق عالم کہنا۔

۴...... رحمۃ للعالمین کا وصف اپنے لئے ثابت کرنا۔

۵...... حضور ﷺ سے اپنے کو افضل سمجھنا۔

۶...... ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنے کو افضل سمجھنا۔

۷...... دشنام دہی نبی۔

۸...... تذلیل وتحقیر نبی۔

۹...... اپنی وحی کو قرآن مجید کے مثل قطعی اور یقینی سمجھنا۔

۱۰...... تحقیر احادیث نبویہ۔

۱۱...... اپنے معجزات کو حضور ﷺ کے معجزات سے زیادہ کہنا۔

۱۲...... اپنی وحی کے مقابلہ میں حضور ﷺ کی احادیث کو ردی کی طرح پھینک دینا۔

۱۳...... حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واہل بیت وتابعین وتبع تابعین ائمہ مجتہدین وائمہ حدیث واولیاء کرام سے اپنے کو افضل کہنا اور ان کی تحقیر کرنا۔

۱۴...... ۳۵ کروڑ (اب ڈیڑھ ارب) سے زیادہ مسلمانوں کو کافر کہنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اے مسلمانو! اب انصاف سے کہو کہ جس شخص کے ایسے عقائد واقوال ہوں اس کے خارج اسلام ہونے میں کسی مسلمان کو تردد ہوسکتا ہے؟ لہٰذا مرزا قادیانی اور اس کے جملہ معتقدین خارج اسلام ہیں ان سے کوئی اسلامی معاملہ شرعاً جائز نہیں نہ ان کی مجلسوں میں شریک ہونا جائز ہے۔ جس طرح سے یہود ونصاری وہندو سے اہل اسلام مذہباً علیحدہ رہتے ہیں ان سے زیادہ مرزائیوں سے پرہیز کرنا شرعاً ضروری اور لازمی ہے۔

وما علینا الا البلاغ فقط

خادم اسلام بندہ: ابراھیم ایلہ والا[۱]

مدرسہ اسلامیہ نمبر ۴۸ مرچنٹ اسٹریٹ رنگون

[۱] آپ خاندان شاہی میں آخری تاجدار دہلی بہادر شاہ مرحوم اسیر رنگون کی نسل ہیں المبر ملک برما میں ایک مقام ہے وہاں رہتے ہیں اور اس موقع پر رنگون میں موجود تھے۔ ۱۲

باسمه تعالی حامداً ومصلیا

خواجہ کمال الدین صاحب کے اصلی مذہب کا انکشاف

ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور

خواجہ کمال الدین صاحب کو رنگون آئے ہوئے قریب دو ماہ کے ہوئے۔ اِس مدت میں متعدد لیکچر آپ نے مختلف مقامات میں دئے۔ اگرچہ اِن لیکچروں میں زیادہ تر انگریزی داں اور وہی لوگ ہوتے تھے جنکو دین و مذہب سے کوئی مضبوط تعلق نہیں اور خواجہ صاحب کی توجہ بھی تمام دولتمندوں ہی کی طرف ہے۔ کیونکہ جس مقصد کے لئے آپ نے رنگون کا دور ودراز سفر اختیار کیا ہے وہ انہیں سے حاصل ہوتا ہے۔ تاہم کچھ دیندار غربا بھی آپ کے لیکچروں میں پہنچ جاتے تھے۔ خواجہ کمال الدین نے بتدریج اپنے لیکچروں میں مرزائیت کی اشاعت شروع کی جس کو محسوس کر کے مسلمانوں میں عام طور پر ایک بے چینی پیدا ہوگئی۔ مسلمانوں نے رنگوں کی جمعیت علماء سے فتوی بھی اس کے متعلق حاصل کیا اور اس کو چھپوا کر شائع کیا اور جمعیت علماء کے عالموں نے مختلف مقامات پر خواجہ کمال الدین و مرزا قادیانی کی رد میں وعظ کہے۔ پھر آٹھ سوالات بھی طبع کرا کر مشتہر کئے گئے۔ لیکن خواجہ کمال الدین قادیانی نے بجائے اس کے کہ ان سوالات کا جواب دیکر مسلمانوں کی بے چینی دور کرتا اور اپنے مذہب کی طرف سے یہ کہہ کر کہ میں سنی حنفی ہوں، اور کلمہ پڑھتا ہوں، لوگوں کو دھوکہ میں نہ رکھتا، غریب مسلمانوں کی کسی بات کی پرواہ نہ کی۔

نوبت یہاں تک پہنچی کہ مسلمانوں نے خواجہ کمال الدین قادیانی سے بالمشافہ گفتگو کرنے کی تیاری کی اور اس لئے حضرت مولانا مولوی محمد عبدالشکور صاحب لکھنوی مدظلہ کی خدمت میں بذریعہ تار سب حال عرض کیا اور جناب مولانا ممدوح کو رنگون آنے کی تکلیف دی۔

جناب ممدوح کے تشریف لانے کے بعد ایک چٹھی سر جمال صاحب رئیس رنگون

کی خدمت میں اور متعدد تحریریں خواجہ کمال الدین کے نام بھیجی گئیں۔ لیکن نہ سر جمال صاحب نے کچھ جواب دیا نہ خواجہ کمال الدین نے۔ بڑی مشکل سے کئی روز دوڑا کر اور وعدہ امروز وفردا سے پریشان کر کے خواجہ کمال الدین نے صرف ایک تحریر کا جواب بھی دیا تو یہ کہ میں مباحثہ نہ کروں گا۔ خواجہ کمال الدین کی یہ پوری تحریر لفظاً سورتی سنی جامع مسجد رنگون میں بتاریخ ۱۰؍محرم ۱۳۳۹ھ مسلمانوں کے ایک بڑے مجمع کو سنادی گئی اور اسکا جواب بھی مجمع کو سنادیا گیا جو بہت مختصر تھا اور خواجہ کمال الدین کی خدمت میں بھیج دیا گیا مگر خواجہ کمال الدین نے جواب الجواب نہ دیا۔

بتاریخ ۹؍محرم ۱۳۳۹ھ باگلے صاحب نے اپنی اور نیز بہت سے انگریزی داں کی طرف سے ایک تحریر انگلش میں شائع کی کہ خواجہ کمال الدین کے لیکچروں نے حسب ذیل چار اعتراض ہمارے دماغوں میں پیدا کردئے ہیں جن کا نتیجہ یہ ہے کہ اسلام کو ہم غیر ضروری سمجھنے لگے۔ خواجہ کمال الدین یا اور کوئی مولوی صاحب اِن اعتراضات کا جواب دیں۔ خواجہ کمال الدین نے اِن اعتراضات کا جواب دینے کیلئے جو جلسہ منعقد کیا اُس جلسہ میں باستدعائے خواجہ کمال الدین، ان چاروں اعتراضوں کے جواب مع ایک نہایت مختصر اور فیصلہ کن تحریر کے، خواجہ کو دیئے گئے۔ لیکن خواجہ کمال الدین نے نہ تو اعتراضات کے جوابات اہل جلسہ کو پڑھ کر سنائے نہ اُس تحریر کا کچھ جواب دیا۔

بات ختم ہو چکی اور حق اچھی طرح واضح ہو گیا۔ حضرت مولانا صاحب موصوف الصدر عم فیضہ کے مواعظ حسنہ نے علاوہ اور بہت سے فوائد دینیہ کے عام طور پر مسلمانوں کو خواجہ کمال الدین قادیانی اور اُس کے جھوٹے پیغمبر مرزا قادیانی کے عقائد ومذہب سے کافی آگاہی بخشی۔

نیز مسلمانوں کو یہ بھی معلوم ہوا کہ خواجہ کمال الدین وغیرہ نے جو ترجمہ قرآن شریف کا انگلش میں شائع کیا ہے جس کے لئے سولہ ہزار روپیہ مسلمانان رنگون نے دیا اُس ترجمہ میں

شروع سے آخر تک کھلم کھلا مرزائیت کی باتیں درج ہیں جو دین وایمان کے بالکل خلاف ہیں اور مسلمانوں کا روپیہ بجائے ترجمہ قرآن کے مرزائیت کی اشاعت میں صرف ہوا ہے۔

اِن سب امور کا نتیجہ یہ ہوا کہ خواجہ کمال الدین کے چندہ میں کچھ خلل پڑ گیا اور بعض امراء کو جواُن کے طرفدار ہیں یہ خیال بھی پیدا ہوا کہ عام مسلمانوں کی ناراضی کا کم سے کم یہ اثر ضرور ہوگا کہ قوم میں جو عزت ہماری ہے وہ قائم نہ رہے گی۔ اس خیال نے اعلیٰ طبقہ میں کچھ جنبش پیدا کی اور اتمام حجت میں شاید کچھ کمی تھی خدا نے پوری کر دی۔ یعنی سر جمال صاحب کی کوشش بھی خواجہ کمال الدین کو اظہار حق یا قبول حق پر آمادہ نہ کر سکی۔

مناظرہ کی تیاری

سر جمال صاحب رنگون کے بڑے دولتمند شخص ہیں اور خواجہ کمال الدین قادیانی کے میزبان بھی ہیں۔ انھوں نے ملا احمد صاحب بن ملا داؤد صاحب کو بلا بھیجا اور بالآخر مناظرہ کا جلسہ کرنے کا وعدہ کرلیا۔ پختہ زبان دے دی، تاریخ بھی ۲۸؍ستمبر ۱۹۲۰ء مقرر کر دی ۔ طرفین کے شرکائے جلسہ کی تعداد بھی معین کر دی اور جوبلی ہال کے پاس جس مکان میں خواجہ کمال الدین قادیانی فروکش ہیں وہی مکان جلسہ مُناظرہ کے لئے معین کیا اور یہ بھی اصرار کیا کہ علمائے مسلمین سے سوا جناب مولانا عبدالشکور صاحب اور جناب مولانا مفتی احمد بزرگ صاحب عم فیضہما کے، کوئی شریک جلسہ نہ ہو۔ ہمارے علمائے کرام نے قطع حجت کے لئے سب باتیں منظور کر لیں ۔سر جمال صاحب نے ملا احمد داؤد صاحب سے کہا کہ کل ۲۷؍ستمبر کو وقت آغازِ جلسہ کا بتلا دوں گا۔

☆☆☆

خواجہ کمال الدین کا فرار

دوسرے دن حسب وعدہ ملا احمد صاحب وقت پوچھنے گئے تو خواجہ کمال الدین قادیانی بھی مع اور چند اصحاب سر جمال صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ سر جمال صاحب نے کہا کہ خواجہ کمال الدین قادیانی مباحثہ کرنا نہیں چاہتے لہٰذا جلسہ نہ ہوگا۔

ناظرین غور کریں کہ ایک ادنی سے ادنی کو اپنی زبان کا خیال ہوتا ہے تو کیا سر جمال صاحب جیسے امیر اور رئیس کو اپنے ایسے پختہ اقرار کا کچھ خیال نہ ہوا ہوگا۔ ضرور مگر خواجہ کمال الدین پر ان کا زور نہ چل سکا۔

خواجہ کمال الدین کو یقین کامل ہے کہ کسی واقف کار کے سامنے جا کر اپنی مرزائیت کو ہرگز نہیں چھپا سکتے اور نہ مرزا قادیانی کو مسلمان اور راست باز، نیک چلن، ہونے کا ثبوت دے سکتے ہیں نبی ورسول ہونا تو بڑی بات ہے۔

ملا احمد صاحب نے خواجہ کمال الدین سے کہا کہ صاحب یہ تو بڑی مشکل ہوئی۔ اب عام مسلمانوں کی نظر میں یا تو میں جھوٹا قرار پاؤں گا یا آپ۔ خواجہ کمال الدین نے کہا یہ کچھ بھی نہ ہوگا میں تحریر لکھے دیتا ہوں۔ چنانچہ ایک تحریر لکھ دی جس میں علاوہ انکار مباحثہ کے اور بھی بہت سے لطائف ہیں۔ خواجہ کمال الدین نے یہ تحریر ملا احمد صاحب کو دے کر کہا کہ یہ تحریر علما کو دکھلا کر پھر مجھے واپس دیجئے۔ چنانچہ اس کی نقل لے کر تحریر واپس کر دی گئی۔

خواجہ کمال الدین کی رسوائی کا آخری منظر

ملا احمد صاحب نے آخر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ کمال الدین آپ نے کوئی کتاب صحیفہ آصفیہ حضور نظام دکن کو مرزائی بنانے کے لئے لکھی ہے اور کئی ہزار کا پیاں اس کی حیدآباد دکن میں شائع کی ہیں؟ خواجہ کمال الدین یہ سن کر سراسیمہ ہو گئے اور کہنے لگے

ہاں میں نے لکھی تو ہے وہ کتاب کس کے پاس ہے ملا احمد صاحب نے کہا کسی کے پاس ہو اس سے کیا مطلب مگر میں خود اپنی آنکھ سے دیکھ کر آیا ہوں کہ آپ نے صحیفہ آصفیہ میں مرزا غلام احمد کو خدا کا نبی رسول خدا کا برگزیدہ مرسل نذیر وبشیر پیغمبر بہت جگہ لکھا ہے ۔ حالانکہ آپ اپنے لیکچروں میں کہتے ہیں کہ میں ان کو نبی نہیں مانتا۔ نہ انھوں نے دعویٰ نبوت کا کیا۔ بولئے آپ نے لکھا یا نہیں؟ خواجہ کمال الدین نے اس کے جواب میں کچھ نہ کہا۔ ملا احمد صاحب کی یہ تمام گفتگو مفصل لکھوائی گئی ہے جو خواجہ کمال الدین کی اس آخری تحریر کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ ہدیہ ناظرین ہوگی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس واقعہ کے ظہور نے چار چاند لگا دیئے اور ہر طبقہ پر اصل حقیقت کھل گئی۔

حضرت مولانا محمد عبد الشکور لکھنویؒ کی رخصتی کلمات

بعد الحمد والصلوۃ۔

یہ ناچیز مسلمانان رنگون کا بلایا ہوا یہاں آیا اور الحمدللہ کہ حجت خدا پوری ہوگئی ۔ خواجہ کمال الدین اور کوئی مرزائی رنگون سے چندہ چاہے جس قدر لے جائیں مگر انشاء اللہ تعالیٰ مرزائیت کی اشاعت کا موقع ان کو رنگون میں نہیں مل سکتا۔ ابھی رنگون میں اس ناچیز کا قیام چار روز اور ہے یعنی ۱۷؍اکتوبر کو انشاء اللہ تعالیٰ عزم روانگی ہے، اگر کسی کو امور ذیل میں اب بھی کچھ شک رہ گیا ہو تو وہ اس ناچیز کے پاس آکر خواجہ کمال الدین اور مرزا قادیانی کی خاص تصنیف دیکھ کر اپنا شک دور کرسکتا ہے۔

۱...... خواجہ کمال الدین پکا مرزائی ہے اُس نے اپنی تصنیف میں مرزا قادیانی کو خدا کا نبی رسول برگزیدہ مرسل وغیرہ وغیرہ لکھا ہے اور کوئی تاویل مجازی بروزی نبوت کی وہاں نہیں چل سکتی۔

۲...... مرزا قادیانی نے نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا ہے اور اپنے کو تمام نبیوں سے حتیٰ کہ

آنحضرت ﷺ سے افضل قرار دیا ہے۔

۳...... مرزا قادیانی نے تمام نبیوں کی اور خاص کر آنحضرت ﷺ کی سخت سے سخت توہین کی ہے

۴...... مرزا قادیانی نے اپنے نہ ماننے والے مسلمانوں کو کافر لکھا ہے۔

۵...... مرزا قادیانی جھوٹ بہت بولتا ہے۔

۶...... مرزا قادیانی کا ان خرافات سے توبہ کرکے مرنا ثابت نہیں۔

اس ناچیز کے چلے جانے کے بعد اگر کوئی مرزائی مستعد ہوا یا کسی مسلمان نے ان امور میں شک ظاہر کیا تو اس کا فیصلہ بروز قیامت خدا کے سامنے ہوگا۔

وما علینا الا البلاغ المبین وان اجری الا علی رب العلمین

کتبہ افقر عباد اللہ محمد عبد الشکور عافاہ مولاہ

باسمه تعالی حامداً و مصلیاً

خواجہ کمال الدین اور تبلیغ اسلام

مسلمانو! خدا کے لئے انصاف کرو اور ایمان سے فیصلہ کرو!

گر امروز گفتار مانشنوی   مبادا کہ فردا پشیماں شوی

۱...... ایک وقت وہ تھا کہ خواجہ کمال الدین تمہارے سامنے لیکچروں میں کہتا تھا کہ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو کبھی نبی و رسول نہیں کہا اور نہ اب کہتا ہوں۔ اور جو کہے وہ کافر اور خود مرزا قادیانی نے بھی کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ میں سنی حنفی ہوں اور مرزا قادیانی بھی سنی حنفی تھا۔ یہی مضمون خواجہ کمال الدین نے پرچہ اشاعت اسلام میں بھی لکھا۔ مگر اب چونکہ تمام رنگون خواجہ کمال الدین اور ان کے جھوٹے پیغمبر مرزا قادیانی کی تصنیفات سے گونج اٹھا اور سب نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ خواجہ کمال الدین نے مرزا قادیانی کو خدا کا نبی، رسول ،مرسل برگزیدہ، مرسل نذیر، بشیر، مسیح موعود، مہدی معہود وغیرہ وغیرہ لکھا اور مرزا قادیانی نے صاف صاف نبی بلکہ افضل الانبیاء ہونے کا دعویٰ کیا۔ لہٰذا اب خواجہ کمال الدین اُسی زبان سے تمہارے سامنے کہتا ہے اور اپنی تحریروں میں لکھتا ہے کہ ہاں میں نے مرزا غلام احمد کو مرسل و پیغمبر لکھا۔ کیا یہ اختلاف بیانی خواجہ کمال الدین کی سچائی اور ان کے حیا و غیرت کے ثبوت میں کافی نہیں ہے؟ اور کیا اس کے بعد خواجہ کمال الدین کی کسی بات پر اعتبار کرنا ایمان دار کا کام ہے؟۔

۲...... خواجہ کمال الدین اپنی تحریر موسومہ یوسف سلیمان ہال میں جو ۳ر/اکتوبر کو دستی پریس میں چھپ کر خاص خاص لوگوں میں تقسیم ہوئی، لکھتے ہیں کہ ’’ میں نے اور مرزا غلام احمد کے تمام پیروں نے مرزا قادیانی کو مجازی طور پر نبی و رسول پیغمبر وغیرہ کہا ہے‘‘ تحریر کے علاوہ تقریر میں بھی وہ ایسا ہی کہتے ہیں۔ مگر جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے کو حقیقی

نبیوں سے افضل کہا، اپنے نہ ماننے والوں کو کافر لکھا، اور خود تم نے بھی صحیفہ آصفیہ میں مرزا قادیانی کے نہ ماننے والوں کو کافر بنایا، قرآن شریف کا جھٹلانے والا کہا، قحط اور طاعون اور یورپ کی لڑائیوں کو قہر الٰہی اور اس قہر الٰہی کا سبب مرزا قادیانی کے نہ ماننے کو قرار دیا، تو اب مجازی معنی کیسے بن سکتے ہیں۔ اس کا کچھ جواب خواجہ کمال الدین نہیں دیتا۔ کئی تحریریں بھی ان کو بھیجی گئیں جن میں سے آخری تحریر باگلے صاحب والے جلسہ میں اُس کو دی گئی جو بہت مختصر تھی اور جس میں خدا کا واسطہ دیکر جواب مانگا گیا تھا لیکن اُس نے کسی تحریر کا جواب نہ دیا۔

۳...... قرآن شریف میں ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَّقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِيْنَ.

ترجمہ: اور ان لوگوں میں سے بعضے ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور آخری دن پر حالانکہ وہ بالکل ایمان والے نہیں ہیں۔

(پارہ ۱، سورہ بقرہ، آیت ۸)

اور فرمایا:

المٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝

ترجمہ: (بعضے مسلمان جو کفار کی ایذاؤں سے گھبرا جاتے ہیں تو) کیا ان لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ وہ اتنا کہنے پر چھوٹ جاویں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کو آزمایا نہ جاوے گا۔ (پارہ ۲۰، سورۂ عنکبوت، آیت ۲)

غرض کہ بہت سی آیات قرآنیہ میں یہ حکم ہے کہ کسی کے زبانی کلمہ پڑھ لینے پر اعتبار نہ کرو در صورت یہ کہ اُس کے خلاف باتیں اُس میں موجود ہوں۔ پس کیا اب سب مسلمانوں پر فرض نہیں ہے کہ خواجہ صاحب کی زبانی کلمہ گوئی پر اعتبار نہ کریں۔ کیونکہ اس کلمہ

Qadiyanism\Mubahisa Rangon\Border Rangon.jpg not found.

کے خلاف باتیں ہم ان میں دیکھ رہے ہیں جن سے نہ تو قاعدہ کے طور پر توبہ کرتے ہیں نہ صفائی پیش کرتے ہیں۔

۴...... خواجہ کمال الدین کا یہ کہنا کہ جب سے تبلیغ اسلام کا کام میں نے شروع کیا ہے کسی خاص فرقہ کی تعلیم نہیں کرتا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ جبکہ انگریزی ترجمہ قرآن جس کی اشاعت میں اب بھی وہ سرگرم ہیں بالکل مرزائیت کی باتوں سے بھرا ہوا ہے جو دین اسلام کے بالکل خلاف ہیں جس کو تم نے خود دیکھا اور سنا۔

۵...... خواجہ کمال الدین کا زبانی مباحثہ سے گریز سب پر ظاہر ہو چکا۔ وہ اپنی تحریر و تقریر میں صاف صاف کہہ چکے۔ حتیٰ کہ سر جمال صاحب نے خود اُنھیں کے قیامگاہ میں ہمارے علما کو بلایا، تاریخ مباحثہ مقرر کی اور حاضرین جلسہ کی تعداد بھی اتنی کم رکھی کہ مثل نہ ہونے کے۔ ہمارے علمانے سب کچھ منظور کر لیا، مگر خواجہ کمال الدین نے اپنے میزبان کی عزت کا بھی کچھ خیال نہ کر کے انکار کر دیا۔ پس کیا اب بھی کسی کو اُن کے برسرِحق ہونے کا وہم ہوسکتا ہے۔

نوٹ۔ اب رہی یہ بات کہ آیا مجازی طور پر کسی کو نبی کہنا جائز ہے یا نہیں اور جو حوالے کتب تفاسیر وغیرہ کے خواجہ صاحب دیتے ہیں کہاں تک صحیح ہیں اور ختم نبوت جس کا اقرار خواجہ کمال الدین کرتے ہیں ختم نبوت کے کیا معنی اُس نے اور اُس کے جھوٹے پیغمبر نے گڑھے ہیں اگر مباحثہ ہوتا تو ان سب باتوں کا فیصلہ ہوجاتا اور سب کو معلوم ہوجاتا کہ یہ بھی خواجہ کمال الدین کا ایک بے مثل فریب ہے۔

فقط

الداعیۃ الی الخیر

جمعیۃ العلما رنگون

باسمہ تعالیٰ حامداً و مصلیاً

شریعت ربانی کی عدالت سے

خواجہ کمال الدین قادیانی پر فرد جرم

بعد تحقیق کے خواجہ کمال الدین قادیانی پر حسب ذیل جرائم قائم کئے گئے ہیں۔ جو اخلاقاً و قانوناً بھی سنگین جرم ہیں۔

۱...... خواجہ کمال الدین نے دوسرے مقامات کی طرح مسلمانان رنگون کو دھوکہ دیا کہ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو کبھی نبی و رسول نہیں کہا، نہ کہتا ہوں اور جو کہے وہ کافر۔ غرضیکہ اسی طرح کی فریبی باتیں کہکر ناواقفوں کو اپنا مسلمان، بلکہ سنی حنفی ہونا، باور کرایا اور ان سے تبلیغ اسلام کے نام سے چندہ وصول کرنا شروع کیا۔ حالانکہ خواجہ کمال الدین نے خلاف دین اسلام کے اپنی تصنیفات میں مرزا قادیانی کو خدا کا نبی، رسول، برگزیدہ مرسل وغیرہ کہا۔ جس کا اب اُن کو خود بھی اقرار ہے اور ان کفریات صریحہ سے کوئی توبہ نامہ اب تک نہیں شائع کیا۔

۲...... خواجہ کمال الدین نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا کہ مرزا قادیانی قادیانی نے دعوی نبوت کا نہیں کیا اور یہ کہ وہ سنی حنفی تھا۔ حالانکہ مرزا قادیانی قطعاً خارج از اسلام تھا۔ اُس نے اپنی کتابوں میں صاف صاف دعوی نبوت کا کیا ہے اور تمام نبیوں کی، خاص کر حضرت سرور انبیاء ﷺ کی سخت توہین کی ہے۔ اُن کی حدیثوں کو ردی کی طرح پھینک دینے کے لئے کہا۔ آپ کو مردہ کہا۔ آپ کے معجزۂ شق القمر کا انکار کیا وغیرہ وغیرہ اور حضرت عیسی علیہ السلام کو بہت ہی بُری بُری گالیاں دی ہیں اور اُن کے لئے حوالہ قرآن کا دیا ہے تا کہ

قرآنی حکم سمجھ کر تمام مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیا کریں۔

۳...... خواجہ کمال الدین نے بعد خرابی بسیار، یہ اقرار کیا کہ ہاں میں نے مرزا قادیانی کو نبی، رسول، پیغمبر، لکھا ہے تو اُس کے ساتھ یہ ابلہ فریب فقرہ لگا دیا کہ مجازی طور پر میں نے نبی و رسول و پیغمبر کہا ہے اور مرزا قادیانی و نیز اس کے تمام پیروں کی مراد بھی یہی ہے۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ خواجہ کمال الدین نے مرزا قادیانی کے نہ ماننے والوں کو صحیفہ آصفیہ میں کافر یعنی قرآن کا مکذب قرار دیا اور مرزا قادیانی کے انکار کرنے کی وجہ سے دنیا پر قہر الٰہی کا نازل ہونا بیان کیا۔ مرزا قادیانی کی نبوت پر اُن آیات قرآنیہ کو منطبق کیا جن میں اولوالعزم پیغمبروں کا بیان ہے اور خود مرزا قادیانی نے اپنے کو حقیقی نبیوں سے افضل کہا۔ اپنے الہام کو قرآن شریف و دیگر کتب الٰہیہ کی طرح واجب الایمان اور قطعی لکھا۔ اپنے نہ ماننے والوں کو کافر لکھا۔ لہذا مجازی نبوت کسی طرح نہیں بن سکتی۔

۴...... خواجہ کمال الدین اور ان کی ساری جماعت نے مسلمانوں کو دھوکہ دے کر انگریزی ترجمۂ قرآن کی اشاعت کے لئے ہزاروں روپیہ رنگون سے اور اسی طرح کی رقوم دوسرے مقامات سے وصول کیں۔ حالانکہ اُس ترجمہ قرآن میں اُنھوں نے از راہ خیانت اپنے نوٹ اضافہ کئے ہیں جن میں سراسر مرزائیت کی باتیں بھری ہیں اور ضروریاتِ دینِ اسلام کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

۵...... خواجہ کمال الدین نے علمائے کرام کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کئے اور جب اُن کو مباحثہ کی دعوت دی گئی جو درحقیقت اُن سے جرائم مذکورۂ بالا کی صفائی کا مطالبہ تھا تو اُنھوں نے یہ چلتا ہوا فقرہ کہہ کر کہ میں مسلمانوں سے بحث نہیں کرتا قرآن کو قرآن سے نہیں لڑاتا مباحثہ سے گریز کیا۔

لہذا حکم ہوا کہ

خواجہ کمال الدین کو ہدایت کی جائے کہ آج سے کل تک ان تین باتوں میں کسی بات کو اختیار کرلیں اور جو بات ان کو پسند ہو اس کی منظوری اپنے دستخط سے لکھ کر جمعیت علماء میں فی الفور بھیج دیں۔

(الف) حضرات علمائے کرام دامت برکاتہم کی خدمت میں بمقام سورتی سنّی جامع مسجد رنگون حاضر ہوکر باقاعدہ توبہ کریں اور اپنا توبہ نامہ چھپوا کر شائع کردیں۔

(ب) یہ منظور نہ ہو تو مسلمانوں کے عام جلسہ میں کسی عالم کے سامنے جو جمعیت علماء کی طرف سے منتخب ہونگے اپنی صفائی پیش کریں اور ثبوت جرم کی شہادتوں کا جواب دیں

(ج) یہ دونوں باتیں منظور نہ ہوں تو جس قدر روپیہ مسلمانوں سے یا مسلمانوں کے اثر سے کسی دوسری قوم سے تبلیغ اسلام کا فریب دے کر وصول کیا ہے فی الفور دینے والوں کو واپس کردیں۔ ترجمہ قرآن کی رقوم البتہ اپنی سہولت کا لحاظ رکھ کر باقساط ادا کریں اور اگر خواجہ کمال الدین کو تینوں باتیں منظور نہ ہوں یا اِس ہدایت نامہ کا جواب نہ دیں تو اُن سے کہہ دیا جائے کہ ''پئے زجر تو قرآن ایستادست'' سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ. ترجمہ: عنقریب ان لوگوں کو جنھوں نے یہ جرم کیا خدا کے پاس پہنچ کر ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب بسبب اس کے کہ وہ مکر کرتے تھے۔

(پارہ ۸، سورہ انعام، آیت ۱۲۴)

فقط: جمعیت علماء برما، ۳۶، مغل اسٹریٹ، رنگون

۵/ اکتوبر، ۱۹۲۰ء

ان اشتہارات نے خواجہ کمال الدین کیلئے تمام راستے بند کردیئے اور مرزائیت کی حقیقت پوری طرح کھول دی۔ مردانہ وار توبہ کرنا بڑا کام ہے، اِس کی تو کیا اُمید کی جاسکتی، مگر بادلِ ناخواستہ رنگون سے اُن کو اپنا ڈیرہ اُٹھانا پڑا۔ لیکن چلتے چلتے ایک مطبوعہ اشتہار اور ایک قلمی تحریر دستی، پریس میں چھاپ کر خاص خاص لوگوں کو دیتا گیا جن کی نقل حسب ذیل ہے۔

خواجہ کمال الدین کی طرف سے مطبوعہ آخری اشتہار

خدا واسطے مسلمان غور کریں

اس شہر میں چند ہفتوں سے خواجہ کمال الدین صاحب وارد ہیں انکی خدمات اور ان کے کام کے متعلق میں یہاں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ جس معاملہ میں یہاں چند اصحاب نے ایک چرچا کر رکھا ہے اسکے متعلق میں (منشی عبدالقادر لاہوری مرزائی) کچھ عرض کرتا ہوں۔

خواجہ صاحب نے اپنے پبلک لکچروں میں اپنے عقیدہ کا اظہار کر دیا ان سے جو آٹھ سوال پوچھے گئے ان کا جواب جوبلی ہال میں انھوں نے دے دیا جو باعث[1] اطمینان ہوا لیکن اب ایک طرف سے یہ آواز آتی ہے کہ خواجہ صاحب کے اعلان کردہ[2] عقائد تو درست ہیں لیکن جس کے وہ مرید ہیں وہ مدعی نبوت ہے اور وہ کافر ہے۔

خود خواجہ صاحب نے کئی دفعہ رنگون میں پبلک کے سامنے اعلان کیا کہ وہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور آنخضرت کے بعد مدعی نبوت کو کافر کاذب اور خارج از دائرہ اسلام سمجھتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی خواجہ صاحب نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مرزا صاحب مدعی نبوت نہ تھے۔ اِس بات کیلئے مجھے مرزا صاحب کی بعض تصانیف دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ مرزا صاحب نے ۱۸۹۲ء میں ایک اشتہار دہلی میں دیا تھا پھر جامع مسجد میں کھڑے ہو کر اس اشتہار کے مطلب کو حلفاً بیان کیا تھا۔ اُس اشتہار میں ذیل کے الفاظ درج ہیں۔

"اس عاجز نے سنا ہے کہ اس شہر کے بعض اکابر علماء میری نسبت یہ الزام مشہور کرتے ہیں کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ملائک کا منکر بہشت و دوزخ کا انکاری اور ایسا ہی وجود جبرائیل اور لیلۃ القدر اور معجزات و معراج نبوی سے بکلی

۱ اپنے منہ میاں مٹھو بننا اسی کو کہتے ہیں ۱۲۔

۲ غلط یہ آواز کسی طرف سے نہیں آئی بلکہ یہ آواز آئی کہ خواجہ کمال الدین قادیانی کا یہ اعلان مکر و فریب ہے وہ اپنے عقائد اس کے خلاف اپنی تصانیف میں لکھ چلے ہیں جن سے اُنہوں نے اب تک توبہ کی نہ اب کرتے ہیں ۱۲۔

منکر ہے۔ لہٰذا میں اظہاراً للحق عام و خاص اور تمام بزرگوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ الزام سراسر افتراء ہے۔ میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر۔ بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ اہلسنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں۔ جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں۔ اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی۔ آمنتُ باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ والبعث بعد الموت و آمنت بکتاب اللہ العظیم القرآن الکریم ...... اس میری تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے اور خداوند علیم و سمیع اول الشاھدین ہے کہ میں ان تمام عقائد کو مانتا ہوں جن کے ماننے کے بعد ایک کافر بھی مسلمان تسلیم کیا جاتا ہے اور جن پر ایمان لانے سے ایک غیر مذہب کا آدمی بھی معاً مسلمان کہلانے لگتا ہے۔ میں ان تمام امور پر ایمان رکھتا ہوں جو قرآن اور احادیث صحیحہ میں درج ہیں۔" (مجموعہ اشتہارات، ج۱، ص۲۳۰-۲۳۱)

پھر کتاب ازالہ اوہام میں ذیل کی عبارت درج ہے۔

"قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آئے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳، ص۵۱۱)

پھر کتاب نشانِ آسمانی میں ہمیں ذیل کی عبارت ملتی ہے۔

’’نہ مجھے دعوی نبوت وخروج از اُمّت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائک اور نہ لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کیلئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پُرانا ہو اور قرآن کریم کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔ ہاں محدّث آئیں گے جو اللہ جل شانہ سے ہم کلام ہوتے ہیں اور نبوت تامہ کی بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں۔‘‘

(نشانِ آسمانی، روحانی خزائن، ج۴، ص۳۹۰-۳۹۱)

پھر کتاب البریہ میں ذیل کی عبارت درج ہے۔

’’افترا کے طور پر ہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے نبوت کا دعوی کیا ہے اور گویا ہم معجزات اور فرشتوں کے منکر ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ یہ تمام افترا ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور ہم فرشتوں اور معجزات اور تمام عقائد اہل سنت کے قائل ہیں‘‘۔ (کتاب البریہ، روحانی خزائن، ج۱۳، ص۲۱۵-۲۱۶)

اس قسم کی تحریریں مرزا صاحب کی تصنیف میں بکثرت ہیں جن میں وہ انکار نبوت کرتے ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے لم یبق من النبوۃ الا المبشرات یعنی نبوت کے مختلف اجزاء ہیں ان میں سے صرف ایک جزو مبشرات یعنی رویائے صالح جاری رہیں گے۔ رویائے صالح چھیالیسواں حصہ نبوت کا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ اس قسم کے مکالمہ مخاطبہ کے مدعی ہمیشہ امت مرحومہ میں ہوتے رہے ہیں۔ مرزا صاحب سے پہلے بھی بعض نے ایسا دعویٰ کیا ہے۔ اِسی قسم کے مدعی مرزا صاحب ہیں اسی کا نام وہ جزوی، بروزی نبوت رکھتے ہیں اور وہ

دعویٰ کرتے ہیں کہ میں حقیقی معنوں میں نبی یا مرسل نہیں ہوں بلکہ مجازی طور پر ہوں۔ چنانچہ مرزا صاحب نے اپنی ایک آخری تصنیف میں ایک استفتا کیا ہے اور اُسے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے ساتھ بطور ضمیمہ لگایا ہے اس کے ص ۶۴ میں وہ لکھتے ہیں۔

’’والنبوۃ قد انقطعت بعد نبیّنا ﷺ ولا کتاب بعد الفرقان الذی ھو خیر الصحف السابقة. ولا شریعة بعد الشریعة المحمّدیّة. بید انی سُمّیتُ نبیّاً علی لسان خیر البریة. وذلک امر ظلّی من برکات المتابعة وما اریٰ فی نفسی خیراً وجدتُ کلّما وجدتُ من ھذه النفس المقدّسة. وما عنی الله من نبوتی الا کثرة المکالمة والمخاطبة ولعنة الله علی من اراد فوق ذلک اوحسب نفسه شیئاً او اخرج عنقه من الربقة النبویّة. وانّ رسُولنا خاتم النبیین علیه انقطعت سلسلة المرسلین فلیس حق احد ان یدعیّ النبوّة بعد رسُولنا المصطفی علی الطریقة المستقلة. وما بقی بعد الا کثرة المکالمة. وھو بشرط الاتباع لا بغیر متابعة خیر البریّة ووالله ما حصل لی ھذاالمقام الا من انوار اتباع الاشعّة المصطفویّة وسُمیتُ نبیا من الله علی طریق المجاز لا علی وجه الحقیقة‘‘.

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲، ص۶۸۹)

اس عبارت کا مطلب یہ ہے یعنی مرزا صاحب کہتے ہیں کہ: نبوت تو آنحضرت ﷺ کے بعد منقطع ہو چکی ہے۔ قرآن کے بعد نہ کسی کتاب کو آنا ہے اور نہ شریعت محمدیہ کے بعد کوئی اور شریعت آسکتی ہے۔ میری نبوت جو ہے وہ ایک امر ظلی ہے۔ یعنی وہ نبوت حقیقی نہیں۔ بلکہ نبوت کا سایہ ہے اور یہ آنحضرت ﷺ کی اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ مجھ میں کوئی خیر

وبرکت نہیں مگر وہی جو اس مقدس انسان یعنی آنحضرت ﷺ سے مجھے ملی ہے اور میری نبوت سے مراد خدا تعالیٰ نے صرف کثرت مکالمہ رکھی ہے، یعنی خدا سے بولنا۔ اور جو اس سے زیادہ ذرا بھی ارادہ کرے اس پر لعنت خدا کی ہو ہمارے رسول خاتم النبیین ہیں ان پر مرسلین کا سلسلہ قطع ہو چکا ہے اور آپ کے بعد کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ مستقل طور پر نبوت کا دعویٰ کرے کیونکہ آپ کے بعد صرف کثرت مکالمہ باقی رہ گیا اور اسکے لئے بھی اطاعت آنحضرت ﷺ کی شرط ہے۔ مجھے جو کچھ حاصل ہوا وہ محض آپ کی اطاعت سے ہوا۔ مجھے اللہ نے نبی کہہ کر پکارا تو محض مجاز کے طور پر نہ حقیقتاً۔

یہ اُن کی اس مضمون پر آخری تحریر ہے وہ اس کے ذریعہ علماء سے اپنے عقائد کا استفسار چاہتے ہیں باقی اور عقائد کا بھی اسی طرح ذکر ہے۔

اب خدارا اے مسلمانو! اس امر کو نہ بھولو کہ ایک کلمہ گو کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے اب اس عبارت کے ہوتے ہوئے کوئی کس طرح کہہ سکتا ہے کہ انھوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

یہ ظلم ہے کہ اُن کی تحریر میں سے کوئی بے جوڑ ٹکڑا یا سطر لے لی جائے اور کفر کا مصالح جمع کر لیا جائے۔ ہم حنفی ہیں اور امام صاحب کے اس حکم کو نہ بھولو اگر کسی میں ۹۹[۱] وجود کفر ہوں اور ایک وجہ اسلام ہو تو وہ مسلمان ہے پھر اس عبارت کے ہوتے ہوئے ہم کس طرح اسے مدعی نبوت ٹھرائیں اور اس پر کفر کا فتوی تجویز کریں۔

میں مانتا ہوں کہ اُن کی تحریروں میں بعض الفاظ متشابہ ہوں گے بعض سے کچھ شبہ پڑتا ہوگا لیکن جب اُن آخری تحریر ''استفتا'' مذکورہ بالا میں ہے اور اس کے بعد اس کے خلاف کوئی اور تحریر نہیں تو پھر ہم مرزا صاحب کو کافر ٹھرا کر خدا کو کیا جواب دیں گے۔

---

۱ غلط ہے فقہ کی کسی کتاب میں یہ مضمون نہیں۔ ہاں عوام جہلاء میں البتہ مشہور ہے کہ خواجہ کمال الدین کی علمی قابلیت اسی ایک بات سے ظاہر ہوگئی۔ کتب فقہ میں اگر ہو تو یہ مضمون ہے کہ کسی مسلمان کے کسی کلام میں اگر سو مطلب ہو سکتے ہوں اُن میں ننانوے کفر ہوں اور ایک اسلام ہو تو اُس کے کلام کا وہی مطلب مراد لینا چاہیئے جو اسلام کے مطابق ہو۔

اگر مرزا صاحب نے لفظ مرسل یا نبی اپنے متعلق استعمال کیا ہے تو پھر قرآن بھی لفظ مرسل کو غیر نبی پر استعمال کرتا ہے۔ **فَقَالُوا اِنا اِلَیْکُم مُرْسَلُوْن** یہاں مرسل حواریین مسیح کو کہا گیا ہے۔

بیہقی کی ایک روایت غالباً روح المعانی میں درج ہے جس میں آنحضرت ﷺ قرآن کے پڑھنے والے کو نبی ٹھہراتے ہیں **من قرأ ثلث القران اعطی ثلث النبوة .... الخ** یعنی جس نے ایک تہائی قرآن پڑھا اسے ایک تہائی نبوت دی گئی جس نے کل قرآن پڑھا اسے کل نبوت دی گئی۔ اب یہاں نبوت سے مراد حقیقی نہیں بلکہ مجازی نبوت مراد ہے۔

اس قسم کے الفاظ سابقین نے مجازاً استعمال کئے ہیں مولانا روم مرشد کے متعلق فرماتے ہیں: ع۔ او نبی وقت باشد ای مرید۔ حضرت محی الدین بن عربی لکھتے ہیں **فالنبوة ساریة اِلی یوم القیامةِ فی الخَلْقِ وَان کان التَشْرِیعُ قَد انقطَعَ** یعنی نبوت تو مخلوق میں قیامت تک جاری رہے گی لیکن شریعت کا آنا بند ہو چکا۔ پھر حضرت سید عبدالقادر جیلانی کا ایک قول کتاب الیواقیت والجواہر میں یوں درج ہے **اوتی الانبیاء اسم النبوة و اوتینا اللقب** یعنی انبیاء کو تو نبوت اسماً ملی ہمیں لقباً۔

اس قسم کی تحریر سب اولیاء کرام نے ایک نہ ایک رنگ میں لکھی ہیں مگر حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں۔ اگر مرزا صاحب ان لفظوں کے استعمال سے کافر ٹھرتے ہیں تو پھر ان بزرگوں کو ہم کیا کہیں لیکن ان بزرگوں کو بھی علماء وقت نے کافر ٹھرایا ہے۔

اے مسلمانو! کیا تم ایسے شخص کو کافر کہو گے جو آنحضرت ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو کافر کاذب ٹھراتا ہے اور اپنا عقیدہ یوں لکھتا ہے **و بعزة اللہ وجلالہ انی من مسلم و ا و من باللّٰہ وکتب ورسلہ والملئکة والبعث بعد الموت وبان رسولنا محمد مصطفی ﷺ افضل الرسل وخاتم النبیین .**

میں نے یہ باتیں اس لئے لکھیں کہ ہم اہل رنگون کار خیر میں ہمیشہ سبقت لیتے رہے

ہیں۔ آج ایک شخص ہم میں آتا ہے اس کے ہاتھ سے خدائے تعالی وہ کام کرا رہا ہے جو سب کاموں سے بہترین ہے۔ اس کا گذشتہ آٹھ سالوں کا کام ہمارے سامنے ہے خدائے تعالی نے اسے فوق الفوق کامیابی بخشی ہے وہ کبھی فرقی بحثوں میں نہیں پڑا وہ ہمیں کار خیر میں شامل کرنے کے لئے یہاں آیا ہے۔ یہ ہمارے لئے سخت بدبختی ہوگی اگر ہم اس میں شامل نہ ہوں۔ میں نے یہ اشتہار اس لئے دیا اس کے بعد بھی اگر کوئی عقیدہ کی بحث چھیڑے تو یہ سمجھا جائے گا محض روپیہ بچانے کے بہانے ہیں۔

مسئلہ وفات مسیح کوئی مرزا قادیانی کا نیا مسئلہ نہیں ہے پہلے بھی لوگ مانتے آئے ہیں مثلاً امام مالک صاحب کا ایک قول مجمع البحار میں درج ہے لیکن اگر یہاں کے مفتی صاحبان کو مزید تشفی کرنی ہے تو دنیا میں بہت سے لوگ یہی عقیدہ رکھتے ہیں یہاں ہم ایسے اصحاب کو بلوائیں گے جو یہاں کے مفتی صاحبان کو بروئے تعلیم قرآن قائل کردیں گے کہ مسیح مر گیا ہے۔ بشرطیکہ یہ صاحب اگر تحریری بحث کرنے کا وعدہ دیں تو ایسا ہوسکتا ہے۔ محبت اور آشتی سے معاملہ طے ہوسکتا ہے البتہ ہمارے پاس ہماری اس تحریر کا مخاطب کوئی پیشہ ور نہیں ہے۔

اخیر میری یہ عرض ہے کہ مدتوں بعد ایک شخص ہم میں پیدا ہوا ہے جس نے فرقی تنازعات سے علیحدہ ہو کر منکران اسلام کو اپنا مقابل بنایا۔ اس کی تحریریں تقریریں فرقی عقائد اور امتیازیوں سے خالی ہیں۔ اللہ اس کی راہ میں نہ آؤ اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔

المشتہر: منشی عبدالقادر

تابنوے روڈ، رنگون

خواجہ صاحب کی دوسری تحریری دستی پریس کی

ایک ضروری اطلاع

نَحمدُہ ونُصلی علی رسولہ الکریم اما بعد:

دوران قیام رنگون میں مجھ کئی دفعہ میرے عقائد کے متعلق پوچھا گیا اور میرے نزدیک ایک مسلمان کا حق[1] ہے وہ دوسرے مسلمان سے ایسا سوال کرے اس کے جواب میں مین مختلف لیکچروں[2] میں اپنے عقائد کھول کر بیان کردیئے پھر بعض مولانا صاحبان کے اشارہ پر بعض احباب نے مجھے خط لکھے جس کا جواب بھی میں نے مفصل دے دیا اگر وہ بجنسہ عام پبلک میں سنا دیا جاتا تو یہ تنازع ختم ہوجاتا۔ لیکن ایسا نہ کیا گیا اس لئے اب میں اپنا عقیدہ محض دوستوں کی درخواست پر شائع بھی کر دیتا ہوں وھو ھذا۔

اشھد ان لاالہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ. آمنت باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی والبعث بعد الموت ۔

میں خدا کو ایک جانتا ہوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ سلم کو نبی برحق اور آپ پر سلسلہ رسالت ونبوت کو منقطع اور ختم مانتا ہوں اور آپ کے بعد مدعی نبوت کو کافر کاذب اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔ میں اپنی ہدایت کیلئے اول قرآن کو پھر حدیث اور اسکے بعد امام اعظم صاحب کے اجتہاد کو دوسروں پر ترجیح[3] دیتا ہوں۔ میں اہل قبلہ ہوں کلمہ گو ہوں مسلمانوں کا ذبیحہ کھاتا ہوں معراج لیلۃ القدر اور معجزات آنحضرت ﷺ اور دیگر انبیاء کے معجزات مندرجہ قرآن پر ایمان رکھتا ہوں فقط۔

---

[1] خدا خدا کر کے آپ نے حق تو تسلیم کیا پہلے تو اس سوال کو چلتی ہوئی گاڑی میں روڑا اٹکانا کہتے ہیں۔

[2] چہ خوش سوال تحریری جواب زبانی ۱۲

[3] خواجہ کمال الدین قادیانی کیوں اپنے منہ سے اتنا بڑا دعویٰ کرتے ہو۔ جو شخص عربی زبان نہ جانے چاروں مذہب کے فقہ پر کجا فقہ حنفی پر بھی نظر نہ رکھتا ہو وہ کیا ترجیح دے گا۔ خواجہ کمال الدین قادیانی کو یہ بھی خبر نہیں کہ اصحاب ترجیح ایک طبقہ ہے مجتہدین میں سے ۱۲۔

آج میرے ہاتھ میں ایک مقدس کام ہے جس کی کامیابی پر مسلمانوں کی آئندہ فلاح بہت حد تک منحصر ہے میں نے ہزاروں روپیہ اس پر خرچ کئے ابھی گزشتہ دسمبر میں ووکنگ مشن کے متعلق ایک مستقل مشنری فنڈ کھولنے کے لئے میں نے تین ہزار روپیہ دیا۔ میں اس کارخیر کی طرف آپ کو بھی بلاتا ہوں اگر میرے ان عقائد پر آپ مجھے مسلمان سمجھتے ہیں تو بسم اللہ اور اگر اس تحریر کے بعد آپ کو میرے اسلام پر شبہ ہے پھر آپ پر حرام ہے کہ مجھے اشاعت اسلام کے لئے ایک کوڑی دو۔ بس میں نے اپنا فرض پورا کر دیا۔

یہ امر صحیح ہے کہ میں نے ایک کتاب صحیفہ آصفیہ ۱۹۰۹ء میں لکھی تھی جس میں میں نے لفظ مرسل یا پیغامبر قادیان جناب مرزا صاحب کے متعلق لکھے۔ جس کی بنا پر یہاں کے بعض شخص یہ زور دیتے ہیں کہ میں جناب مرزا صاحب کو نبی مانتا ہوں۔ اگر ایسا کہنے والے ایمان اور دیانت سے کام لیتے تو ان کا فرض تھا کہ وہ صحیفہ آصفیہ کے آخری دو صفحہ بھی مسلمان بھائیوں کو پڑھ کر سنا دیتے۔ جہاں میں نے اپنا ایمان کھول کر بیان کیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ خیر الرسل اور خیر الانام ہیں اور ان پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو چکی ہے۔ جب میں نے اس کتاب کے خاتمہ پر اپنے ایمان کا خلاصہ لکھ دیا اور آنخضرت ﷺ پر ختم نبوت کا اقرار کر دیا تو پھر یہ کس قدر خیانت ہے کہ میری کتاب کا ایک آدھ فقرہ لوگوں کو سنا دیا جائے اور میرے متعلق وہ باتیں منسوب کی جائیں جس کے خلاف میرا ایمان اسی کتاب میں درج ہے۔

سوال یہ ہوسکتا ہے کہ جب میں صحیفہ آصفیہ میں ختم نبوت کا قائل ہوں تو پھر میں نے کیوں آنخضرت ﷺ کے بعد ایک امتی کے متعلق خواہ وہ مرزا صاحب ہوں یا کوئی اور۔ لفظ مرسل یا رسول یا پیغامبر استعمال کیا یہ سوال اُن کی طرف سے تو ہوسکتا ہے جو اہل[1] علم نہیں۔ لیکن اگر ایک ذی علم یہ اعتراض کرتا ہے تو یا تو وہ خلق خدا کو دھوکہ دیتا ہے یا وہ ظاہر کرتا ہے

[1] خواجہ کمال الدین نے خود اپنے دھوکہ دہی کا اقرار کرلیا کیونکہ ان کو تسلیم ہے کہ جو اہل علم نہیں وہ اس اختلاف بیانی سے شک میں پڑیں گے اور ظاہر ہے کہ صحیفہ آصفیہ جو اردو کی ایک معمولی کتاب ہے اہل علم کے لئے نہیں لکھی گئی۔

کہ وہ اہل علم سے نہیں۔ لفظ پیغمبر عربی لفظ نہیں، وہ آج بھی عام بول چال میں کسی پیغام رساں پر بولا جا سکتا ہے۔ بہر حال لفظ پیغمبر یا رسول یا مرسل سب کا مفہوم ایک ہے یعنی قاصد بھیجا ہوا فرستادہ۔

سوال صرف یہ ہے کہ آیا کسی غیر نبی یا امتی پر لفظ مرسل بولا جا سکتا ہے یا نہیں اگر یہ لوگ اہل علم اور تفسیروں سے واقف[1] ہوتے یا ضدی نہ ہوتے تو مجھ پر یہ اعتراض نہ کرتے کہ میں نے کیوں لفظ مرسل ایک غیر نبی یا امتی پر بولا ہے۔

سورہ یٰس میں تین اشخاص کو خدائے تعالیٰ مرسل کہتا ہے **اذ جاء ھا المرسلون** مفسرین نے ان مرسلوں کو حواری مسیح کہا ہے۔ بعض نے ان کے نام بھی دیئے ہیں۔ مثلاً یوحنا شمعون، منشا تھوما صدوق، وغیرہ وغیرہ کسی کے نزدیک کوئی یہ لوگ حواری تھے نبی نہ تھے بلکہ امتی تھے۔ لیکن خدا نے قرآن میں ان کو اپنے رسول کہا ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر روح المعانی جلد ۷ صفحہ ۲۸۲ تفسیر خازن مع المعالم جلد ۶ صفحہ ۴۔ تفسیر سواطع الالہام صفحہ ۵۲۹۔ تفسیر ابن عباس صفحہ ۲۷۲ مطبوعہ اظہری مصری۔ تفسیر جلالین جلد ۲ صفحہ ۷۵۔ ایسا ہی دیکھو۔ بیضاوی، کشاف، رازی، مدارک۔

پھر اگر سلف صالحین نے لفظ مرسل کو ایک امتی پر بولا جانا تسلیم کر لیا ہے تو پھر میں نے کیا غلطی کی ہے۔ لیکن چونکہ یہ لفظ حقیقی رسولوں اور نبی پر بھی بولا جاتا ہے جو آنخضرت ﷺ کے بعد نہیں آسکتے اس لئے لوگوں کو غلطی سے بچانے کے لئے میں نے کتاب کے آخری دو صفحوں میں اپنا عقیدہ لکھ دیا کہ نبوت آنخضرت ﷺ پر ختم ہوگئی۔

بدقسمتی سے ہم میں علم کا چرچا نہیں رہا۔ جہاں مدعیان علم کا یہ حال ہو تو دوسروں کا کیا قصور۔ اس لئے اگر بے علم بھائیوں پر ناواقفی کے باعث میرے الفاظ مرسل یا پیغامبر شاق

[1] الحمد للہ ہمارے علماء علم تفسیر سے خوب واقف ہیں آپ کی طرح بے فائدہ ورق گردانی کا نام علم تفسیر کی واقفیت نہیں ہے چنانچہ عنقریب آپ کو معلوم ہوگا۔ ۱۲

گزرتے تو درست تھا بلکہ یہ تو ان کے عزت اور محبت رسول کا نشان ہے اور مجھے بھی ان کی خاطر منظور ہے۔ مجھے اپنے بھائیوں سے نہ نفرت منظور ہے نہ کسی کی تکلیف مجھے گوارا ہے۔ اس لئے اگر وہ ان لفظوں[۱] سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ لفظ شاق گزرتے ہیں تو ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث یا خدا سے خبر پانے والا، کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔ کیونکہ کسی طرح سے مجھ کو مسلمانوں میں نفرت اور نفاق منظور نہیں۔ میں نے عمر بھر میں کوئی لفظ مرزا صاحب کے متعلق ایسا استعمال نہیں کیا۔لیکن اسلاف نے لفظ نبی کو امتی اور غیر نبی پر استعمال کیا ہے۔

حضرت محی الدین بن عربی فرماتے ہیں **فالنبوة سارية الى يوم القيامة فى الخلق و ان التشريع قد انقطع.** یعنی خلف میں قیامت تک نبوت جاری رہے گی لیکن نبوت شریعت قطع ہوگئی۔ کتاب الیواقیت والجواہر میں جو امام شعرانی کے عقائد میں ہے اُس کی جلد دوم صفحہ ۳۹ میں حضرت محی الدین بن عربی کا حوالہ دے کر یہی عقیدہ لکھا ہے۔ پھر اسی جگہ شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول **واوتى الانبياء اسم النبوة واوتينا اللقب.** یعنی انبیاء کو نبوت اسماً ملی ہے اور ہمیں لقباً۔اسی طرح مولانا روم مرشد کے متعلق فرماتے ہیں۔ع: او نبی وقت باشد ای مرید۔ پھر ابن عباس **يوتى الحكمة** کی تفسیر میں حکمت سے نبوت مراد لیتے ہیں۔ روح المعانی جلد اول صفحہ ۴۹ پر ایک حدیث درج ہے جہاں حضرت فرماتے ہیں جس نے ثلث حصہ قرآن پڑھا اسے ثلث نبوت ملی۔ جس نے نصف پڑھا اسے نصف جس نے دو تہائی اسے دو تہائی جس نے کل قرآن پڑھا اسے کل نبوت ملی۔ یہاں پڑھنے سے مراد تفقہ فی القرآن اور عمل بالقرآن ہے۔

اسی طرح آسیہؑ، اُم موسیٰؑ، سارہؑ، ہاجرہؑ، حواؑ، مریمؑ، کی نبوت پر بھی بعض کا خیال ہے ملاحظہ ہو روح المعانی جلد اول صفحہ ۵۷۷۔

---

[۱] خواجہ کمال الدین صرف یہ الفاظ نہیں بلکہ آپ نے اور خود مرزا قادیانی نے اپنے اوصاف رسالت بلکہ اس سے بالاتر ثابت کئے ہیں جیسا کہ آپ کو بارہا لکھا گیا۔۱۲

ان حوالجات سے ظاہر ہوتا ہے کہ لفظ نبی اور نبوت امتی اور غیر نبی پر بولا گیا ہے۔ یہ نبوت حقیقی نہیں۔ حقیقی نبوت ختم ہوگئی اس نبوت سے مراد صرف انسان کا خدا سے بولنا ہے۔ جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **لم يبق من النبوة الا المبشرات.** نبوت ختم ہوگئی اس کی ایک جزو یعنی مبشرات یا رویاء صادقہ، یعنی خدا کا بولنا باقی رہ گیا ہے۔ قرآن بھی اس پر شاہد ہے۔ **لَهُمُ الْبُشْرىٰ فى الحَيٰوةِ الدُّ نيا.** اسی نبوت کا نام نبوت ناقصہ، بروزی، مجازی لوگوں نے رکھا ہے۔ ایک حدیث کے مطابق یہ چھیالیسواں حصہ نبوت کا ہے اِسی نبوت کا لقب شیخ عبدالقادر گیلانی کو ملا۔ اسی کی طرف حضرت ابن عربی نے اشارہ کیا اور اسی کے مدعی مرزا صاحب ہیں۔ یہ دروازہ صرف امت محمدیہ پر کھلا ہے۔

اس شہر رنگون میں بعض غیر احمدی دوست ہیں جن پر حسب مقدور یہ خدا کا فضل ہوتا ہے یعنی ان کو خدا سے خبر ملتی ہے۔ واِلا اصلی اور حقیقی نبوت حضرت محمد علیہ الف الف صلوۃ وسلام پر ختم ہوگئی۔

اخیر میں جہاں میں مولانا بزرگ احمد صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے چند تفسیر بھیج کر مجھے مشکور فرمایا۔ میں ان سے یہ بھی عرض کرتا ہوں وہ خدا کے واسطے شہادت دیں کہ آیا جو حوالے میں نے مفسرین کے دیئے وہ درست ہیں یا نہیں اور ان کی رو سے لفظ مرسل وغیرہ غیر نبی پر اور امتی پر بولا گیا ہے یا نہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اس زمانہ میں جب علم مفقود ہو گیا ہے اور عام مسلمانوں میں بھی علم کا چرچا نہ رہا تو بیشک ان لفظوں سے مسلمانوں کو دھوکہ لگتا ہے میں کسی کا کیوں گلہ کروں خود ہمارے بھائیوں نے جو آجکل قادیان میں ہیں ان لفظوں سے دھوکہ کھایا اور مرزا صاحب کی نبوت کو حقیقی نبوت سمجھ لیا اور انہیں نبی بنایا اس وجہ سے ہم ان سے بیزار ہو گئے اور ان سے قطع تعلق کیا اور بالفاظ دیگر مرزا قادیانی نے ایسے شخص کو اور ایسے شخص کے ماننے والے کو اسلام سے خارج سمجھا جو آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا مدعی ہو۔ وہ مرزا صاحب کے الفاظ یہ ہیں جو آپ نے دہلی میں ایک اشتہار میں شائع کئے اور پھر ہزار مخلوق کے سامنے خانہ خدا میں کھڑے ہو کر دھرائے **وھو ھذا .**

''میں سیدنا ومولانا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد ﷺ پر ختم ہوگئی

اٰمنت باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والبعث بعد الموت وا ٰمنت بکتاب اللہ العظیم القراٰن الکریم۔''

یہ ان کی تحریر ۱۸۹۲ء کی ہے اور ۱۹۰۵ء میں اِس مضمون پر اُن کی آخری عربی تحریر شائع ہوئی۔ ایک اشتہار مشتہرۂ منشی عبدالقادر صاحب تانبو روڈ، رنگون میں درج ہے جو دس دن ہوئے شائع ہوا۔ اُس کا ترجمہ ذیل میں لکھتا ہوں۔

''نبوت تو آنخضرت ﷺ پر منقطع ہوچکی ہے۔ قرآن کے بعد نہ کسی کتاب کو آنا ہے اور نہ شریعت محمدیہ کے بعد کوئی اور شریعت آسکتی ہے۔ میری نبوت جو ہے وہ ایک امر ظلی ہے یعنی وہ نبوت حقیقی نہیں بلکہ نبوت کا سایہ ہے اور یہ آنخضرت ﷺ کی اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ مجھ میں کوئی خیر و برکت نہیں مگر وہی جو اس مقدس انسان یعنی نبی کریم ﷺ سے مجھے ملی ہے اور میری نبوت سے مراد خدا تعالیٰ نے صرف کثرت مکالمہ رکھی ہے یعنی خدا سے بولنا اور جو اس سے زیادہ ذرا بھی ارادہ کرے اس پر لعنت خدا کی ہو۔ ہمارے رسول خاتم النبیین ہیں ان پر مرسلین کا سلسلہ قطع ہو چکا ہے اور آپ کے بعد کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ مستقل طریق پر نبوت کا دعویٰ کرے کیونکہ آپ کے بعد صرف کثرت مکالمہ باقی رہ گیا اور اس کے لئے بھی اطاعت آنخضرت ﷺ شرط ہے مجھے جو کچھ حاصل ہوا محض آپ کی اطاعت سے ہوا مجھے اگر اللہ نے نبی کہہ کر پکارا تو محض مجاز کے پر نہ حقیقتاً''۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۶۸۹)

یہ مرزا صاحب کی اس مضمون پر آخری تحریر ہے جو سب شبہات کو دور کر دیتی ہے۔ وہ نبوت کو آنخضرت پر منقطع سمجھتے ہیں اور اس مجازی نبوت کے مدعی ہیں جس کے مدعی حضرت ابن عربی اور حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی اور دیگر بزرگان دین رہے ہیں۔ اگر اس تحریر کے بعد کوئی ان کی تکفیر پر اصرار کرے تو اس کا معاملہ خدا سے ہے۔ والسلام فقط

خواجہ کمال الدین بقلم خود

مورخہ ۲؍ اکتوبر ۱۹۲۰ء

خلاصۂ تحریرات واشتہارات

جس قدر تحریرات خواجہ کمال الدین کے ساتھ ہوئیں اور جو اشتہارات شائع ہوئے سب ہدیۂ ناظرین ہوچکے۔ اب اُن کا نہایت مختصر خلاصہ بھی درج کیا جاتا ہے تاکہ نتیجہ نکالنا ہر شخص کے لئے آسان ہوجائے۔

(۱) خواجہ کمال الدین کو مناظرہ کی دعوت دی گئی۔ اُن کے ملنے والوں نے خاص کر ان کے میزبان نے بھی اُن کو مجبور کیا لیکن انھوں نے کسی طرح ہمت نہ کی۔ اِس سے اُن کی حقیقت سب کو معلوم ہوگئی۔

(۲) حسب عادت رنگون میں بھی خواجہ کمال الدین نے یہی ظاہر کیا کہ نہ میں نے کبھی مرزا قادیانی کو نبی کہا نہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔

(۳) جب علمائے اہل سنت کی طرف سے خواجہ کمال الدین کی کتاب صحیفۂ آصفیہ کی تشہیر ہوئی کہ اس میں صاف صاف اُنھوں نے مرزا قادیانی کو نبی و رسول و پیغمبر لکھا ہے اور خود مرزا قادیانی کی تصنیفات رنگون میں مسلمانوں کو دکھلائی گئیں کہ اُس نے بڑی صراحت کے ساتھ دعوئ نبوت و رسالت کا کیا ہے۔ تو خواجہ کمال الدین مجبور ہوا اور انکار کی گنجائش نہ دیکھی۔

(۴) بالآخر خواجہ کمال الدین نے بڑی بیباکی سے کہا کہ ہاں میں نے مرزا قادیانی کو نبی کہا ہے اور مرزا قادیانی نے بھی دعویٰ نبوت کا کیا ہے۔ مگر اُس میں کوئی خرابی نہیں۔ کیونکہ میری اور مرزا قادیانی کی دونوں کی مراد نبوت مجازی ہے۔ اور مجازاً غیر نبی کو نبی کہنا جائز ہے اور اس کے دلائل خواجہ کمال الدین نے حسب ذیل پیش کئے۔

الف: میں اور مرزا قادیانی، دونوں کلمہ ایمان پڑھتے ہیں اور رسول خدا ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔

ب: مرزا قادیانی نے خود اپنی مراد بیان کر دی ہے کہ میری مراد نبوت سے مجازی ہے اور میں بھی کہتا ہوں کہ جہاں کہیں میں نے ان کو نبی لکھا ہے اس سے مراد مجازی نبوت ہے۔

ج: غیر نبی پر مرسل کا اطلاق قرآن میں ہے۔

قولہ تعالیٰ: "واضرب لهم مثلاً اصحاب القرية اذ جاء ها المرسلون."

(پارہ ۲۲، سورہ یٰس، آیت ۱۳)

د: حدیث میں بعض اجزائے نبوت کے باقی رہنے کی خبر ہے: **لم یبق من النبوة الا المبشرات. (الحدیث)**

ہ: حدیث میں قرآن پڑھنے والے کو نبوت کا ملنا بیان ہوا ہے۔

و: ابن عباس نے حکمت سے نبوت مراد لی ہے۔

ز: امام شعرانیؒ اور غوث الاعظم جیلانیؒ نے نبوت کا سلسلہ قائم مانا مولانا رومؒ نے ہر پیر کو نبی کہا۔

یہ کل سات باتیں ہیں جو وقتاً فوقتاً خواجہ کمال الدین کی طرف سے پیش ہوئیں جن کے جوابات بار بار اس طرف سے دیئے گئے اور خواجہ کمال الدین جواب الجواب سے عاجز رہا۔

☆☆☆

مابقیہ سوالات کے جوابات

ہاں آخری چند نمبروں کا جواب نہیں دیا گیا کچھ تو اس وجہ سے کہ حقیقت حال واضح ہو چکی تھی اور ہمارے جوابات سابقہ سے ان کا جواب بھی بآسانی مستنبط ہوتا تھا اور کچھ اس وجہ سے کہ وہ باتیں خواجہ کمال الدین کی طرف سے حضرت مولانا صاحب مدیر النجم کے تشریف لے جانے کے بعد ظاہر ہوئی تھیں۔ لہٰذا اب ہم یہاں ان تمام نمبروں کے جوابات بھی یکجا کئے دیتے ہیں۔

جواب الف:

کلمہ ایمان پڑھنا اس وقت قابل اعتبار ہوتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی بات نہ ہو اور تمہاری و نیز تمہارے مرزا قادیانی کی خلاف باتیں بکثرت موجود ہیں جن کا کچھ جواب تم نہ دے سکے۔ از آنجملہ یہ کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور تم نے بھی اس کو نبی و رسول کہا ایسی کلمہ خوانی کو قرآن کریم واجب الرد قرار دیتا ہے۔

قولہ تعالیٰ:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ.

ترجمہ: اور ان لوگوں میں سے بعضے ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور آخری دن پر حالانکہ وہ بالکل ایمان والے نہیں ہیں۔

(پارہ ۱، سورہ بقرہ، آیت ۸)

رہا ختم نبوت کا اقرار تو وہ محض فریب ہی فریب ہے ختم نبوت کے معنی میں تم تاویل کرتے ہو اور کہتے ہو نبوت مستقلہ تشریعیہ ختم ہوئی ہے نہ مطلق نبوت۔ پھر دوسری طرف اس کے بھی خلاف مرزا قادیانی نے نبوت تشریعی کا بھی دعویٰ کیا ہے جیسا کہ آئندہ منقول ہوگا۔

جواب ب:

صاف وصریح الفاظ میں نیت کی حاجت نہیں ہوتی قطع نظر اس سے مرزا قادیانی اور نیز تم نے صرف دعوی نبوت پر اکتفا نہیں کی بلکہ انبیا کے صفات مخصوصہ اپنے لئے ثابت کئے جیسا کہ آیندہ منقول ہوگا۔ پس اب نیت کا بیان کرنا بالکل ایسا ہے کہ کوئی شخص کلمہ کفر کہہ کر مکر جائے۔ قرآن مجید میں ایسے مکر جانے والوں کی نسبت فرمایا:

قولہ تعالیٰ:

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَالَمْ يَنَالُوْا ج

ترجمہ: وہ لوگ قسمیں کھاجاتے ہیں کہ ہم نے فلانی بات نہیں کہی حالانکہ یقیناً انہوں نے کفر کی بات کہی تھی اور (وہ بات کہہ کر) اپنے اسلام (ظاہری) کے بعد (ظاہر میں بھی) کافر ہوگئے اور انہوں نے ایسی بات کا ارادہ کیا تھا جوان کے ہاتھ نہ لگی۔ (پارہ۱۰،سورہ توبہ، آیت۷۴)

فائدہ

جواب ف:

مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ میں نے مجازاً اپنے کو نبی کہا یا تمہارا یہ کہنا کہ ہم مرزا قادیانی کو مجازاً نبی کہتے ہیں ہرگز قابل قبول نہیں بوجوہ ذیل:

(۱) مرزا قادیانی نے اپنے نہ ماننے والوں کو کافر کہا۔
(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱،ص۶۲)

(۲) مرزا قادیانی نے اپنے کو حقیقی انبیا بلکہ سیدالانبیا سے افضل کہا۔
(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، ج۲۱،ص۱۴۴)

(۳) مرزا قادیانی نے اپنے معجزات تمام نبیوں سے زیادہ بیان کئے۔
(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲،ص۵۰۳)

(۴) مرزا قادیانی نے اپنے الہامات کو وحی الٰہی کہا اور ایسا قطعی اور واجب الایمان کہا جیسے قرآن شریف۔ (اربعین، روحانی خزائن، ج۱۷،ص۴۵۴)

(۵) تم نے صحیفہ آصفیہ میں مرزا قادیانی کو نبی ورسول کہہ کر ان آیات قرآنی کا مصداق بیان کیا جو انبیائے اولوالعزم کی شان میں ہیں۔ اور مرزا قادیانی کے منکر کو مستحق عذاب لکھا ہے۔ (مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور ۱۹۰۹ء)

پس باوجود ان باتوں کے مجازی نبوت کیسے مراد ہوسکتی ہے اور اگر یہ مجاز ہے تو حقیقی نبوت میں اس سے زیادہ اور کیا ہوتا ہے بیان کرو۔ ان باتوں کے بعد یہ کہنا کہ مجازی نبوت مراد ہے یقیناً مخلوق خدا کو دھوکہ دینا ہے۔

جواب ج:

غلط ہے ہرگز آیت مذکورہ میں غیر نبی پر مرسل کا اطلاق نہیں ہوا۔ سیاق آیت صاف بتارہی ہے کہ یہ لوگ درحقیقت خدا کے رسول تھے۔ خاص کر یہ آیت بہت صفائی سے بتارہی ہے کہ اُنہوں نے اپنے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رسول نہیں بلکہ اللہ کا رسول بیان کیا تھا:

قَالُوا مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ. (پارہ۲۲،سورہ یٰس، آیت۱۵)

ترجمہ: ان لوگوں نے کہا (یعنی کافروں نے کہا) کہ تم تو ہماری طرح (محض) معمولی آدمی ہو اور خدائے رحمٰن نے (تو) کوئی چیز نازل (ہی) نہیں کی تم نرا جھوٹ بولتے ہو۔

اگر یہ لوگ اپنے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رسول کہتے تو انسان ہونے کا اعتراض نہ کیا جاتا۔ کافروں کے خیال میں انسان ہونا خدا کی رسالت کے منافی تھا، نہ انسان کی رسالت کے۔

رہا حوالہ تفسیروں کا، اس میں خواجہ کمال الدین نے سخت خیانت کی ہے اکثر معتبر تفسیروں میں دوقول لکھے ہیں ایک یہ کہ: درحقیقت وہ اللہ کے رسول تھے۔ دوسرے یہ کہ:

وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رسول تھے۔ دیکھو تفسیر ابن جریر وغیرہ۔ بلکہ میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رسول ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُن کو رسالت کے لئے منتخب کیا تھا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کو۔

اور اگر ہم مان بھی لیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو مجازاً رسول کہا تو وہاں تو وجہ مجاز کی موجود ہے کہ اللہ کے رسول کے رسول تھے۔ مرزا قادیانی پر کس وجہ سے مجازاً نبوت کا اطلاق ہوسکتا ہے؟ مرزا قادیانی کس رسول کا فرستادہ ہے؟

جواب د:

یہ محض آپ لوگوں کی خوش فہمی ہے۔ بعض اجزائے نبوت کے باقی رہنے سے نبوت کا باقی رہنا کسی طرح لازم نہیں آتا۔ اذان کے بعض اجزا اگر کوئی کہے تو اس کو اذان نہ کہیں گے۔ نماز کے بعض اجزا کو نماز نہیں کہیں گے۔ یہ بالکل موٹی بات ہے۔ اور مرزا قادیانی کا دعویٰ یہ نہیں ہے کہ بعض اجزائے نبوت مجھ میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ وہ تو اپنے اندر پوری صفت کا مدعی ہے (اور صاحب شریعت نبی ہونے کا مدعی ہے)۔

(اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۴۳۵)

جواب ہ:

اول تو اس حدیث کی صحت ثابت کرو پوری سند بیان کرو۔ راویوں کی توثیق کرو۔ دوسرے تمہارا مدعا پھر ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ مرزا قادیانی کو جس معنی میں نبی کہتے ہو وہ نبوت ایسی معمولی چیز نہیں جو ہر قرآن پڑھنے والے کو حاصل ہے مرزا قادیانی کہتا ہے اس تیرہ سو برس میں صرف میں نبی ہوا مجھ سے پہلے کوئی نہیں ہوا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۴۰۶)

جواب و:

یہ استدلال بھی عجیب ہے حکمت سے نبوت مراد ہونے سے تمہیں کیا فائدہ؟ جو لوگ

حکمت سے نبوت مراد لیں گے وہ سوائے نبیوں کے دوسرے کو حکمت کا ملنا کب جائز رکھیں گے۔ وہ نبوت کی طرح حکمت کو بھی آنحضرت ﷺ پر ختم کہیں گے۔

جواب ز:

یہ محض تمہارا افترا ہے کوئی مسلمان سلسلۂ نبوت کے باقی رہنے کا قائل نہیں دیکھو رسالہ خاتم النبیین مطبوعہ مونگیر کہ اس میں اکابر صوفیہ کے اقوال بکثرت منقول ہیں۔

رہا مولانا روم کا قول تو تم خود اقرار کرتے ہو کہ انھوں نے مجازاً نبوت کا اطلاق کیا اور اس مجاز کے قرائن اُن کے کلام میں موجود ہیں۔ بخلاف تمہارے مرزا قادیانی کے کہ اس کے کلام میں کوئی قرینہ مجاز کا نہیں بلکہ دلائل قطعیہ اس بات کے موجود ہیں کہ سوا معنی حقیقی کے معنی مجازی کسی طرح مراد ہو ہی نہیں سکتے۔

خلاصہ کلام: یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے جو اوصاف مخصوصۂ نبوت اپنے لئے ثابت کئے یا تم نے اُس کے لئے ثابت کئے، جب تک اس کا معقول جواب نہ دو گے، اُس وقت تک نہ مرزا قادیانی کفر سے بچ سکتا ہے، نہ تم۔ اگر ایسی دوراز کا تاویلات کی جائیں تو دنیا میں کسی بت پرست و یہودی و عیسائی کو بھی کافر نہ کہہ سکیں گے۔

سلسلۂ مواعظ

جناب مولانا ممدوح صاحبؒ کے مواعظ نے بھی بہت فائدہ مسلمانان رنگون کو پہنچایا تاریخ ورود رنگون کے دوسرے دن سے وعظ کا سلسلہ شروع ہوا اور روانگی کے دو روز پہلے تک قائم رہا۔ شہر کے مختلف مقامات میں آپ کے وعظ ہوئے تمام رنگون اعلائے کلمۃ الحق کے اعلان سے گونج اٹھا اکثر وعظ پہلے سے بذریعہ اعلان مشتہر کر دیئے جاتے تھے۔ بڑا مجمع ہوتا تھا۔ آخر میں عبدالعزیز صاحب مریکار کے یہاں جو وعظ ہوا اُس میں رنگون کے تمام اہل علم جمع تھے۔ بعض پرانے لوگوں کا بیان ہے کہ اسقدر مجمع اہل علم کا کسی وعظ میں اس سے پہلے نہیں ہوا۔

مولانا ممدوح صاحبؒ کے علاوہ دوسرے علماء کی بھی تقریریں ہوتی تھیں۔ آخر میں جناب مولوی غلام قادر صاحب بھی آ گئے تھے، جو ڈنڈیگلی ٹامل یعنی مدراسی زبان میں وعظ کہتے تھے۔

ان وعظوں میں مرزا قادیانی کے حالات کا بیان اور یہ کہ اس نے کس قدر توہین آنحضرت ﷺ کی، اور دین اسلام کی کی، خوداسی کی عبارتیں پڑھ پڑھ کر لوگوں کو سنائی گئیں۔ اور مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں یعنی لاہوری وقادیانی کی حالت ایسی مفصل بیان کی گئی کہ انشاءاللہ تعالیٰ جولوگ ان وعظوں میں شریک ہو چکے ہیں اُمید ہے کہ کسی مرزائی کے فریب میں نہ آئیں گے۔

ردمرزائیت کے موجودہ ان وعظوں میں خود مسلمانوں کی ہدایت[1] کے لئے کافی ذخیرہ ہوتا تھا۔ خصوصا نماز اور جماعت کے متعلق بہت نفیس اور موثر مضامین ارشاد فرمائے گئے۔ بعض مضامین ان وعظوں کے مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے اخبارات واشتہارات میں بھی شائع کئے گئے جن سے تمام صوبہ برہما کو نفع عظیم پہونچا۔ خدا کا شکر ہے کہ مسلمانان رنگون کی سعی جمیل مشکور ہوئی اور نتیجہ خاطر خواہ نکلا۔ ایک فتنہ عظیم جس کی تخم ریزی صوبہ برہما میں ہو چکی تھی دفع ہو گیا اور جو کچھ ہوا سب خدا کا فضل تھا۔ **والحمد للّٰہ علی ذلک**.

☆☆☆

[1] کاش امام اہل سنت اور دیگر علماء کے مواعظ محفوظ کر لئے جاتے تو پوری امت اس سے فائدہ اُٹھاتی اور خاص کر موجودہ قادیانیوں کے لئے عبرت کا ایک کامیاب سبق ہوتا۔ بعض تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مواعظ اُس وقت کے اخبارات ورسائل میں شائع ہوئے ہیں اگر یہ مواعظ کسی صاحب کے پاس محفوظ ہوں تو وہ راقم کے پتے پر بھیج دیں یا پھر یہ کہ مطلع فرمائیں تاکہ اسے حاصل کر کے منظر عام پر لایا جاسکے۔

فقط: شاہ عالم گورگھپوری، دارالعلوم دیوبند۔

دوسرا باب

مرزا قادیانی اور قادیانیت کے بطلان اور خارج از اسلام ہونے کے دلائل

مقدمہ میں بیان ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد قادیانیوں میں کس طرح افتراق پیدا ہوا اور ان میں اب تک کتنے گروہ ہو چکے ہیں۔ ان گروہوں میں مابہ الفرق عقائد کا کچھ مختصر ذکر ہو چکا ہے۔

چونکہ ان گروہوں میں نسبتاً بڑے اور مشہور یہی دو گروپ ہیں۔ لاہوری، جس کا رکن اعظم خواجہ کمال الدین ہے اور قادیانی، جس کا سربراہ مرزا قادیانی کا فرزند مرزا محمود ہے۔ لہٰذا اس موقع پر ہم ان ہی دونوں کا ابطال کافی سمجھتے ہیں۔ **ومن اللہ التوفیق**

واضح رہے کہ یہ دونوں گروہ واقف کار علمائے اسلام کے سامنے آنے سے ہمیشہ گھبراتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ بنیاد اُن کی ہوا پر ہے۔ لیکن اگر کبھی پھنس گئے تو وفات وحیات مسیح علیہ السلام کی بحث چھیڑ دیتے ہیں۔ اور قادیانی گروہ کبھی کبھی اس بحث کے لئے بھی تیار ہو جاتا ہے کہ نبوت ختم نہیں ہوئی۔

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ایک بڑا کید اِس گروہ کا ہے۔ ہرگز ہرگز کسی طرح ان دونوں بحثوں کے چھیڑنے کا موقع اُن کو نہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ اِن دونوں بحثوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کی حالت نہیں کھلتی اور نام ہو جاتا ہے کہ قادیانیوں نے مسلمانوں سے بحث کی اور اِن دونوں بحثوں کو مرزا قادیانی سے کوئی تعلق بھی نہیں۔ بالفرض اگر مسیح علیہ السلام کی وفات ہو چکی اور نعوذ باللہ سلسلہ نبوت بھی ختم نہیں ہوا تو اِس سے مرزا قادیانی کیوں کر مسیح موعود یا خدا کا نبی ہو سکتا ہے!

کس نیاید بزیر سایۂ بوم
ور ہما از جہاں شود معدوم

مرزا قادیانی کے حالات دیکھو وہ بڑا کذاب تھا انبیاء علیہم السلام کی بہت سخت بدزبانی کے ساتھ اس نے توہین کی ہے۔ اور ایسا شخص کسی شریعت میں کسی عقلمند کے نزدیک نیک آدمی ہی نہیں ہوسکتا نبی و رسول ہونا تو بڑی بات ہے۔

ہاں مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام یا مسئلہ ختم نبوت کی تحقیق بجائے خود جس کو سمجھنا ہو وہ سمجھ لے لہٰذا ہم اس باب میں حسب ذیل عنوانات پر محققانہ بحث کرتے ہیں۔

(۱) مرزا قادیانی بڑا کاذب تھا۔

(۲) مرزا قادیانی نے انبیاء علیہم السلام کی توہین کی۔

(۳) مرزا قادیانی نے نبی و رسول اور صاحب شریعت ہونے کا بلکہ افضل الانبیاء ہونے کا دعویٰ کیا۔

(۴) مرزا قادیانی ضروریات دین اسلام کا منکر تھا۔

اس کے بعد محض واقفیت ناظرین کے لئے (۵) ختم نبوت اور (۶) حیات مسیح علیہ السلام کی بحث بھی اختصار کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ لکھ دی جائے گی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا کذاب ہونا

دنیا میں ہمیشہ ہر زمانہ میں تمام اہل مذاہب اور لامذہبوں نے جھوٹ کو بدترین عیب سمجھا ہے۔ ایک جھوٹے شخص کو نبی و رسول ماننا اس کو افضل الانبیاء سمجھنا مامور من اللہ کہنا اس کے نہ ماننے والے کو کافر قرار دینا شاید قادیانیوں کی نمایاں خصوصیات میں سے ہو اور اس پر جس قدر وہ فخر کریں بجا ہے۔

مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا ایسا ناقابل انکار ہے کہ خود ان کے جان نثاروں کو بھی ماننا پڑا

چنانچہ قادیان سے ایک رسالہ شائع ہوا جس کا نام ’’نبی کی پہچان‘‘ ہے اس میں لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں دس سے زیادہ جھوٹی ثابت نہیں ہوئیں۔ اس شخص کے نزدیک دس باتوں کا جھوٹ ہوجانا کچھ عیب نہیں۔

مگر افسوس! یہ کہنا بھی غلط ہے کہ مرزا قادیانی کے صرف دس جھوٹ ثابت ہوئے۔ اگر اور علماء کی تصنیفات سے قطع نظر کر کے صرف اُن کتب و رسائل کو دیکھا جائے جو خانقاہ رحمانی مونگیر سے چھپ کر شائع ہو چکے ہیں تو دس کہنے والے کا کذب آشکار ہوجائے۔

سنو! فیصلہ آسمانی حصہ اول مع تتمہ میں ۱۵۹ جھوٹ اور فریب مرزا قادیانی کے دکھائے گئے ہیں۔ اور فیصلہ آسمانی حصہ دوم میں ۶۹۔ اور حصہ سوم میں ۹۰۔ دوسری شہادت آسمانی میں ۴۵۔ النجم الثاقب حصہ اول میں ۴۲۔ مسیح کاذب میں دو درجن یعنی ۲۴۔ ہدیہ عثمانیہ میں ۱۷۔ کل میزان چار سو چھیالیس ہوئی۔ صحیفہ رحمانیہ اور صحیفہ محمدیہ کے متعدد نمبروں میں جو جھوٹ شائع کئے گئے وہ اس کے علاوہ ہیں۔

یہ سب حالات دیکھ کر بعض مرزائیوں کو مثل مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری کے ’’منہاج نبوت‘‘ تصنیف کرنی پڑی۔ جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جھوٹ بولنا تمام نبیوں کا شیوہ رہا ہے۔ گویا کذب خاصہ نبوت ہے (نعوذ باللہ) اِس منہاج نبوت کی بنیاد خود مرزا قادیانی اپنے دست مبارک سے رکھ گیا تھا جیسا کہ عنقریب معلوم ہوگا۔

مرزا قادیانی جھوٹ بولنے کا ایسا عادی تھا کہ کوئی امکانی جھوٹ شاید ہی اُن سے چھوٹا ہو۔ عقلاً جھوٹ کی تین قسمیں ہوسکتی ہیں۔

(۱) گذشتہ واقعات کے متعلق جھوٹ بولنا۔

(۲) موجودہ واقعات کے متعلق جھوٹ بولنا۔

(۳) آئندہ واقعات کو جھوٹ بیان کرنا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی تالیفات و تصنیفات میں یہ تینوں قسمیں جھوٹ کی

موجود ہیں اور اس کثرت سے ہیں کہ کوئی شخص ان کو یکجا کرنا چاہے تو بڑی ضخیم کتاب بن جائے۔ یہاں ہم تینوں قسموں کی کچھ کچھ مثالیں لکھتے ہیں جن کی تعداد انشاء اللہ تعالیٰ ایک درجن سے زائد ہوگی۔ نمونہ کے طور پر چند مثالیں۔

(۱) مولوی اسماعیل علیگڈھی کی تالیف کے سلسہ میں جھوٹ

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمعیل علیگڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیوں کہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے''۔

(اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۳۹۴)

حالانکہ ان دونوں نے اپنی کسی کتاب میں یہ مضمون نہیں لکھا کتاب ''دعاوی مرزا'' میں اس جھوٹ کو سچ ثابت کونے والے کے لئے پانچ سو روپیہ انعام کا اعلان ہوا پھر صحیفہ رحمانیہ نمبر اول مطبوعہ ۱۳۳۲ھ میں پھر صحیفہ محمدیہ نمبر ۸ مطبوعہ ۱۳۳۵ھ میں مطالبہ کیا گیا مگر کسی مرزائی نے آج تک جواب نہ دیا نہ دے سکتا ہے۔

(۲) مباہلہ سے متعلق مرزا قادیانی کا سفید جھوٹ

مرزا قادیانی کہتا ہے:

''جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے مقابلے میں آئے خدا تعالےٰ نے سب کو ہلاک کر دیا''۔ (ملفوظات، ج ۹، ص ۹۹)

حالانکہ سوا صوفی عبدالحق صاحب کے کسی سے مرزا قادیانی نے مباہلہ نہیں کیا اور صوفی صاحب اب تک زندہ ہیں مرزا قادیانی البتہ مر گیا۔ مگر قادیانیوں کی کذب پرستی قابل داد ہے کہ اپنے

جھوٹے پیغمبر کے اس جھوٹے دعوے کو سچ مان کر اب تک یہی کہے جاتے ہیں۔

پیغام صلح، یوں رقمطراز ہے:

''کئی ایک مخالفین بالمقابل کھڑے ہو کر اور مباہلہ کر کے اپنی ہلاکت سے خدا کے اس مامور کی صداقت پر مہر لگا گئے''۔

(پیغام صلح، ۲۱ر دسمبر ۱۹۱۶ء، ج ۴، نمبر ۷۰، ص ۲)

سچ ہے کاذب کے پیرو بھی کاذب ہی ہوتے ہیں۔ (یا یوں کہیے کہ خواجہ کمال الدین کی گواہی پر ''چور کا گواہ گرہ کٹ'' کا مثل صادق آتا ہے)

(۳) ایک سانس میں چھ جھوٹ!

مرزا قادیانی کہتا ہے:

''ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو (۱) اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا (۲) وہ اس کو کافر قرار دیں گے (۳) اور اس کے قتل کیلئے فتوے دیئے جائیں گے (۴) اور اُس کی سخت توہین کی جائے گی (۵) اور اُس کو دائرہ اسلام سے خارج (۶) اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا''۔

(اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۴۰۴)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے چھ جھوٹ بولا ہے:

(۱) یہ کہ مسیح علمائے اسلام کے ہاتھ سے دکھ پائے گا۔

(۲) یہ کہ وہ مسیح کو کافر کہیں گے۔

(۳) یہ کہ وہ مسیح کے قتل کا فتوی دیں گے۔

(۴) اُس کی توہین کریں گے۔

(۵) اُس کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں گے۔

(۶)　اور اُسے دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔

اوران چھ باتوں کا قرآن میں ہونا بھی بیان کیا گیا اور حدیث میں بھی حالانکہ یہ مضامین نہ قرآن میں کہیں ہیں نہ کسی حدیث میں ہیں۔ یہ مرزا قادیانی کا خالص افتراء ہے۔ اس بیباکی کے ساتھ جھوٹ بولنا کہ قرآن جیسی متداول کتاب کا غلط حوالہ دیتے ہوئے شرم نہیں آتی، ایسا جھوٹ گڑھنا مرزا قادیانی ہی کا کام تھا۔

خواجہ جی! اسی بیباک جھوٹے کو تم نبی و برگزیدہ مرسل و مامور من اللہ کہتے ہو؟

(۴) ایک سانس میں نو جھوٹ!

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’(۱) قرآن نے میری گواہی دی ہے۔ (۲) رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گواہی دی ہے۔ (۳) پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ (۴) جو یہی زمانہ ہے۔ (۵) اور قرآن بھی میرے آنے کا زمانہ متعین کرتا ہے (۶) جو یہی زمانہ ہے (۷) اور میرے لئے آسمان نے بھی گواہی دی اور (۸) زمین نے بھی اور (۹) کوئی نبی نہیں جو میرے لئے گواہی نہیں دے چکا‘‘۔ (رسالہ تحفۃ الندوہ، روحانی خزائن، ج۱۹ ص۹۶)

اس عبارت میں نو جھوٹ ہوئے جیسا کہ ہم نے عبارت پر ہندسہ لگا دیا ہے مگر سب سے زیادہ لطیف پانچواں جھوٹ ہے کہ قرآن نے اُس کے آنے کا زمانہ معین کر دیا ہے۔ کیوں خواجہ جی! اس جھوٹ کو تم یا کوئی دوسرا مرزائی سچ بنا سکتا ہے؟ قرآن میں مسیح کے آنے کا زمانہ دکھا سکتا ہے؟ کیا ایسے بے شرم بیباک دروغ گو کو تم رسول و مرسل کہتے ہو!

استغفر الله

(۵) من گھڑت حدیث سے استدلال

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ **هذا خليفة الله المهدى**. اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے کہ جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے‘‘۔

(شہادت القرآن، روحانی خزائن، ج۶ ص۳۳۷)

کوئی قادیانی ہے جو اس مضمون کی ایک روایت بھی بخاری میں دکھا دے؟ اور اپنے پیغمبر کی پیشانی سے اس داغ کو مٹائے؟ مگر یاد رہے کہ یہ ناممکن ہے۔

(۶) افتراء علی الرسول کا ایک نمونہ

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’جاننا چاہئے کہ اگرچہ عام طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ حدیث صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ خدائے تعالیٰ اِس اُمّت کی اصلاح کے لئے ہر ایک صدی پر ایسا مجدد مبعوث کرتا رہے گا جو اُس کے دین کو نیا کرے گا لیکن چودھویں کے لئے یعنی اِس بشارت کے بارہ میں جو ایک عظیم الشان مہدی چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا اس قدر اشارات نبویہ پائے جاتے ہیں جو اِن سے کوئی طالب منکر نہیں ہو سکتا‘‘۔

(نشان آسمانی، روحانی خزائن، ج۴ ص۳۷۸)

خدا کی پناہ اس جھوٹ کی کچھ حد ہے کسی حدیث میں نہ چودہویں صدی کا ذکر ہے نہ چودہویں صدی میں مہدی کے آنے کا۔ نہ چودہویں صدی کے مجدد کے بارہ میں خصوصیت کے ساتھ کوئی اشارہ یا بشارت ہے۔ کسی قادیانی میں ہمت ہے کہ کوئی ایک روایت اس مضمون کی پیش کردے؟

کیوں قادیانیو! نبی ایسے ہوتے ہیں کہ جھوٹے حوالے کتابوں کے دے دے کر جاہلوں کو بہکایا کریں؟۔

(۷) تاریخ کے حوالے سے تاریخی جھوٹ

مرزا قادیانی کا قول ہے کہ:

''تاریخ داں لوگ جانتے ہیں کہ آپ (آنحضرت ﷺ) کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے،،۔

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن، ج ۲۳ ص ۲۹۹)

کیا تاریخ و سیر و حدیث کی کتاب سے کوئی قادیانی ثابت کرسکتا ہے کہ نبی ﷺ کے گیارہ بیٹے ہوئے؟ فوت ہوجانا تو دور کی بات ہے مگر حیرت ہے کہ ایسے جھوٹے دغاباز شخص کو کوئی انسان کیونکر مان سکتا ہے۔ مگر سچ ہے۔

ع: ہست ہر گندہ بڑے را گندہ خور

(۸) ایک اور جھوٹی حدیث

مرزا قادیانی اپنے ایک اشتہار میں ''تمام مریدوں کے لئے عام ہدایت'' کے تحت لکھتا ہے:

''اور مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہئے۔ کہ بلاتوقف اس شہر کو

چھوڑ دیں ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے''۔

(اخبار بدر قادیان، ۲۹/اگست ۱۹۰۷ء، ج ۶، شمارہ ۳۵، صفحہ ۹)

خواجہ جی! آپ تو بڑی وسیع النظری کا دعویٰ کرتے ہیں حتیٰ کہ مجتہد ہونے کے مدعی ہیں۔ خدا کیلئے اپنے پیغمبر کی اس بات کو سچا کر دیجئے؟ کسی روایت حدیث میں طاعونی مقام سے بھاگ جانے کا حکم نکال دیجئے، بیچارے کی عزت بچائیے!۔

(۹) خدا کی شان میں جھوٹ

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''یہ تمام دنیا کا مانا ہوا مسئلہ اور اہل اسلام اور نصاریٰ اور یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ وعید یعنی عذاب کی پیشگوئی بغیر شرط توبہ اور استغفار اور خوف کے بھی ٹل سکتی ہے''۔ (تحفہ غزنویہ، روحانی خزائن، ج ۱۵، ص ۵۳۵)

پھر اُسی رسالہ میں لکھتا ہے:

''وعید یعنی عذاب کی پیشگوئیوں کی نسبت خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ خواہ پیشگوئی میں شرط ہو یا نہ ہو تضرع او رتوبہ اور خوف کی وجہ سے ٹال دیتا ہے''۔ (تحفہ غزنویہ، روحانی خزائن، ج ۱۵، ص ۵۳۶)

حالانکہ یہ سب کذب صریح ہے اور تمام دنیا پر افترا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی سنت کہنا مرزا قادیانی کی بے دینی اور گستاخی کی روشن دلیل ہے۔ کسی قادیانی میں ہمت ہو تو کسی کتاب سے اس عقیدہ کو دکھلا دے ورنہ لعنة اللّٰہ علی الکاذبین .

قرآن صاف پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ:

'' لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ'' ط

(پارہ ۱۳، سورہ ابراھیم، آیت ۴۷)

''پس اللہ تعالیٰ کو اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنے والا نہ سمجھنا''۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ اور رسول کے ساتھ مفسرین پر افتراء

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’خدائے تعالیٰ نے یونس نبی کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل ہونے کا وعدہ دیا تھا اور وہ قطعی وعدہ تھا جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں تھی جیسا کہ تفسیر کبیر صفحہ ۱۶۴ اور امام سیوطی کی تفسیر درمنثور میں احادیث صحیحہ کی رو سے اس کی تصدیق موجود ہے‘‘۔ (انجام آتھم، روحانی خزائن، ج ۱۱ص ۳۰)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’جس حالت میں خدا اور رسولؐ اور پہلی کتابوں کی شہادتوں کی نظیریں موجود ہیں کہ وعید کی پیشگوئی میں گو بظاہر کوئی بھی شرط نہ ہو۔ تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈال دی جاتی ہے تو پھر اجماعی عقیدہ سے محض میری عداوت کے لئے منہ پھیرنا اگر بدذاتی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے‘‘۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج ۱۱ص ۳۱-۳۲، حاشیہ)

مرزا قادیانی نے اس عبارت میں بھی جھوٹ بولا خدا پر افتراء کیا۔ حضرت یونس علیہ السلام پر افترا کیا۔ تفسیر کبیر پر افترا کیا۔ تفسیر درمنثور پر افتراء کیا۔ ہرگز کسی کتاب میں نہیں ہے کہ قطعی وعدہ چالیس روز کا تھا۔ تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۱۸۸ میں صاف موجود ہے کہ نزول عذاب کا وعدہ مشروط تھا کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تم پر عذاب آئے گا۔

مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں جب جھوٹی نکلیں اور لوگوں نے ان کو سخت پکڑا تو اس کے لئے یہ بات بنائی گئی کہ میں ہی تنہا اس جرم کا مرتکب نہیں اور نبیوں کی پیشین گوئیاں بھی غلط ہو چکی ہیں۔ خدا کی عادت ہے کہ عذاب کی پیشین گوئی کرتا ہے اور اس میں کوئی شرط نہیں ہوتی، پھر بھی اسے ٹال دیتا ہے۔ نعوذ باللہ۔

کیوں خواجہ جی! یہی مفتری کذاب تمہارا رسول و برگزیدہ مرسل ہے اسی کو تم ظلی و بروزی نبی کہتے ہو؟ اسی کی بابت تم مجازی طور پر رسالت کا اقرار کرتے ہو۔؟

(۱۱) قرآن مجید اور صحف سماوی پر افتراء

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں‘‘۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن، ج ۱۹ص ۵)

کچھ حد اس دلیری و بیباکی کی ہے؟ قرآن کا جھوٹا حوالہ بار بار دیتا ہے اور شرم نہیں آتی۔ خواجہ جی! تم تو مرزا قادیانی کے عاشق زار ہو اور قرآن دانی کے بھی مدعی ہو، برائے خدا قرآن میں دکھلاؤ کہاں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون ہوگا۔ خواجہ جی! اگر یہ مضمون قرآن میں دکھلا دو تو گھر بیٹھے تم کو وہ رقم دلوا دی جائے جس کے لئے تم رنگون آئے ہو۔

(۱۲) جھوٹ کے ساتھ تضاد بیانی

مرزا قادیانی کی امت میں ایک بڑے نامور شخص مولوی عبدالکریم تھا۔ اُس کے سرطان کا پھوڑا نکل آیا۔ مرزا قادیانی نے اُس کے لئے بڑی زور شور کی دعائیں مانگیں۔ بالآخر اُس کے متعلق الہام شائع کیا کہ خدا نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ وہ اچھے ہو جائیں گے۔ اخبار الحکم قادیان کے پرچے ۳۱ / اگست ۱۹۰۵ء لغایت اکتوبر ۱۹۰۵ء دیکھو کہ کس قدر پیشین گوئیاں مولوی عبدالکریم کے متعلق ہیں اُن میں سے ایک پرچہ کی عبارت بلفظہ یہ ہے۔

’’حضرت اقدس (مرزا قادیانی) حسب معمول تشریف لے آئے اور ایک رویا بیان کی جو بڑی ہی مبارک اور مبشر ہے جس کو میں نے اس مضمون کے آخر میں درج کر دیا ہے۔ فرماتے تھے آج تک جس قدر الہامات و مبشرات ہوئے ان میں نام نہ تھا لیکن آج تو اللہ تعالیٰ نے خود مولوی عبدالکریم صاحب کو دکھا کر صاف طور پر بشارت دی ہے‘‘۔

(الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء، ج ۹، شمارہ نمبر ۳۲ ص ۲، کالم ۳، تذکرہ، ص ۵۶۵)

''مولوی صاحب (یعنی مولوی عبدالکریم سیالکوٹی) کی زیادہ علالت کے وقت میں بہت دُعا کرتا تھا اور بعض نقشے میرے سامنے ایسے آئے ہیں جن سے نا اُمیدی ظاہر ہوتی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا گویا موت کا وقت ہے اور ظاہر طب کی رو سے بھی معاملہ خوفناک تھا کیونکہ ذیابطیس والے کو سرطان ہو جائے تو بچنا مشکل ہوتا ہے اس دُعا میں میں نے بہت تکلیف اُٹھائی یہاں تک کہ اللہ تعالے نے بشارت نازل کی اور عبداللہ سنوری والا خواب میں نے دیکھا جس سے نہایت درجہ غمناک دل کو تشفی ہوئی ہے جو گذشتہ اخبار میں چھپ چکا ہے اس دُعا میں میں نے ایک شفاعت کی تھی جیسا کہ خواب کے القاب سے بھی ظاہر ہے کہ یہ شخص بھی میرا دوست ہے۔ خدا تعالے کی قدرت اور اُس کا عالم الغیب ہونا ظاہر ہوتا تھا کہ مولوی صاحب بچ گئے ....
مولوی صاحب کا اس بیماری سے صحت پانا ایک بڑا معجزہ ہے۔ (گویا یہ مرزا کا معجزہ ہے)''۔ (ملفوظات، ج ۸، ص ۸-۷)

مگر جب مولوی عبدالکریم اسی بیماری میں مر گیا تو مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''۱۱/ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ہمارے ایک مخلص دوست یعنی مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اسی بیماری کاربنکل یعنی سرطان سے فوت ہو گئے تھے ان کے لئے بھی میں نے بہت دعا کی تھی مگر ایک بھی الہام ان کے لئے تسلی بخش نہ تھا''۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲، ص ۳۳۹)

اب بتاؤ اس جھوٹ کی کچھ حد ہے؟ یہاں دو جھوٹ مرزا قادیانی کے ثابت ہوئے۔

اول: یہ کہ مولوی عبدالکریم کی صحت پیشگوئی کی مگر اُس کی صحت نہ ہوئی۔

دوم: یہ کہ مولوی عبدالکریم کی صحت کی بشارت اپنے الہامات میں شائع کرا چکا تھا اور پھر لکھا کہ ان کی صحت کے متعلق کوئی بشارت بھی نہیں ہوئی۔

(۱۳) جھوٹ اور تضاد کا دوسرا نمونہ

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''خدا نے سبقت کر کے قادیان کا نام لے دیا ہے کہ قادیان کو اس (طاعون) کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے''۔ (مفہوم)

(دافع البلاء، روحانی خزائن، ج ۱۸، ص ۲۳۰)

قادیانیوں نے اپنے جھوٹے پیغمبر کی اس پیشین گوئی کو بڑے متکبرانہ لہجہ میں شائع کیا اور مرزا قادیانی خود بھی حسب عادت بہت اترایا۔ مولوی عبدالکریم قادیانی نے ایک بڑا مضمون لکھا کہ یہ مرزا قادیانی کی شفاعت کبری کے منصب کا ثبوت ہے کہ قادیان کے تمام لوگوں کو مسلم ہوں یا غیر مسلم اپنے سایہ شفاعت میں لے لیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

مگر تمام دنیا جانتی ہے کہ قادیان میں طاعون پھیلا اور خوب پھیلا۔ قادیان کی کل مردم شماری ۲۸۰۰ ہے اس میں ''۳۱۳'' اموات طاعون سے ہوئیں۔ پہلے تو قادیانیوں نے چھپانے کی کوشش کی مگر ناممکن امر کی کوشش میں کون کامیاب ہو سکتا ہے۔ بالآخر اقرار کرنا پڑا۔

(دیکھو اخبار بدر قادیان مورخہ ۹/ دسمبر ۱۹۰۲ء مورخہ ۲۴/ اپریل ۱۹۰۲ء و مورخہ ۱۶/ اپریل ۱۹۰۴ء)

مرزا قادیانی نے اپنے اس جھوٹ کی تاویل کی کہ وحی الٰہی میں قادیان کا لفظ نہ تھا قریہ کا لفظ تھا۔ دیکھو بدر مورخہ ۳۱/ اکتوبر ۱۹۰۲ء۔ یہ دوسرا جھوٹ مرزا قادیانی کا ہے اور سب سے زیادہ پُر لطف ہے کہ خود اپنی ہی کتاب کے خلاف بیان کر رہا ہے۔ دافع البلاء کی عبارت اوپر نقل ہو چکی کہ خدا نے قادیان کا نام لے دیا (جیسا کہ ترجمہ میں قادیان کے لفظ کی مرزا قادیانی نے وضاحت کی ہے) اب لکھتا ہے کہ خدا نے قادیان کا نام نہیں لیا تھا۔ بہر کیف مرزا قادیانی کی پیشانی سے کذب کا داغ مٹ نہیں سکتا۔ ناصِيَةٍ كاذِبَةٍ خاطِئَةٍ.

(۱۴) انگریزی عدالت میں الہام بازی سے توبہ

اپنے مخالفوں کو موت وعذاب وغیرہ کی پیشین گوئیاں کر کے ڈرانا مرزا قادیانی کی عادت میں داخل ہو گیا تھا اور اس کا سلسلہ بوجہ بے حیائی کے روز بروز بڑھتا جاتا تھا یہاں تک کہ اُس نے مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم کے متعلق ایک پیشین گوئی اسی قسم کا بیان کیا۔ اس پر مقدمہ چل گیا مرزا قادیانی نے بڑی کوششیں کیں مگر سب بے سود رہیں۔ آخر بڑی ذلت کے ساتھ کچہری جانا پڑا اور سب سے زیادہ ذلت یہ کہ عدالت نے یہ فیصلہ کیا کہ مرزا قادیانی سے ایک اقرار نامہ لے لیا جائے کہ آئندہ ایسی حرکت کسی مسلمان یا ہندو یا عیسائی کے ساتھ نہ کرے۔

چنانچہ مرزا قادیانی نے اقرار نامہ لکھ کر داخل کیا۔ اس اقرار نامہ میں صاف الفاظ میں یہ لکھا کہ اب میں کسی کے متعلق ایسی پیشین گوئی نہیں کروں گا نہ کبھی کسی کے لئے بددعا شائع کروں گا۔ (بخوف طوالت تبصرہ سے گریز کرتے ہوئے صرف حلف نامہ نقل کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے ۔البتہ قارئین حلف نامہ کے ہر ہر جز پر غور ضرور کریں کہ کیا ایسا ڈھونگی بھی نبی، مسیح، مہدی اور خواجہ کمال الدین کی زبان میں مجدد کہلانے کے قابل ہے؟

”میں مرزا غلام احمد اپنے آپ کو بحضور خداوند تعالیٰ حاضر جان کر یہ اقرار صالح کرتا ہوں کہ آئندہ:

(۱) ایسی پیش گوئی جس سے کسی شخص کی تحقیر (ذلت) کی جائے یا مناسب طور سے حقارت (ذلت) سمجھی جاوے یا خداوند تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد ہو، شائع کرنے سے اجتناب کروں گا۔

(۲) میں اس سے بھی اجتناب کروں گا، شائع کرنے سے، کہ خدا کی درگاہ میں دعا کی جاوے کہ کسی شخص کو حقیر (ذلیل) کرنے کے واسطے، جس سے ایسا

نشان ظاہر ہو کہ وہ شخص مورد عتاب الٰہی بنے یا یہ ظاہر کرے کہ مباحثہ میں کون صادق اور کون کاذب ہے۔

(۳) ایسے الہام کی اشاعت سے بھی پرہیز کروں گا، جس سے کسی شخص کا حقیر (ذلیل) ہونا یا مورد عتاب الٰہی ہونا ظاہر ہو یا ایسے اظہار کے وجوہ پائے جاتے ہوں۔

(۴) میں اجتناب کروں گا ایسے مباحثے میں مولوی ابوسعید محمد حسین یا اُس کے کسی دوست یا پیرو کے برخلاف گالی گلوچ کا مضمون یا تصویر لکھوں یا شائع کروں، جس سے اسکو درد پہنچے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ اس کے اس کے کسی دوست یا پیرو کے برخلاف اس قسم کے الفاظ استعمال نہ کروں گا۔ جیسا کہ دجال، کافر، کاذب، بطالوی، میں کبھی اس کی آزادانہ زندگی یا خاندانی رشتہ داروں کے خلاف کچھ شائع نہ کروں گا، جس سے اس کو آزار پہنچے۔

(۵) میں اجتناب کروں گا مولوی ابوسعید محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کو مباہلہ کے لئے بلاؤں۔ اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے کہ مباحثہ میں کون صادق اور کون کاذب ہے۔ نہ میں اس محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کو اس بات کے لئے بلاؤں گا، کہ وہ کسی کے متعلق کوئی پیش گوئی کریں۔

(۶) میں حتی الوسع ہر ایک شخص کو جس پر میرا اثر ہو سکتا ہے، اس طرح کار بند ہونے کی ترغیب دوں گا جیسا کہ میں نے فقرہ نمبر ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، میں اقرار کیا ہے۔

۲۴ فروری ۱۸۹۹ء دستخط: مسٹر ڈوئی بحروف انگریزی۔

دستخط: مرزا غلام احمد۔

دستخط: کمال الدین پلیڈر۔ وکیل مرزا صاحب

(تازیانہ عبرت ۷۹، و مجموعہ اشتہارات، ج ۳ ص ۱۴۴)

یہ فیصلہ ۲۳ فروری ۱۸۹۹ء کا ہے جو قابل دید ہے سمجھدار کے لئے (بالخصوص خواجہ کمال الدین کے لئے جن کی وکالت نے مرزا قادیانی کو یہ دن دکھائے) تو یہی واقعہ مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے۔ اگر مرزا قادیانی مامور من اللہ ہوتا تو کبھی ایسا اقرار نہ کرتا، صاف کہہ دیتا کہ میں خدا کے حکم سے یہ کام کرتا ہوں کسی کے کہنے سے چھوڑ نہیں سکتا۔ چاہے مجھے مار ڈالو۔

دیکھو رسول اللہ ﷺ سے جب کفار مکہ نے کہا کہ آپ تبلیغ نہ کیجئے اور ابوطالب نے بھی آپ کو سمجھایا۔ تو آپ نے صاف منع کر دیا کہ اے چچا! میں خدا کے حکم سے یہ کام کرتا ہوں اور اگر میرے ایک ہاتھ میں آفتاب دوسرے میں ماہتاب رکھ دیا جائے تب بھی رک نہیں سکتا ہوں۔ (البدایہ النہایہ، ج ۳، ص ۵۳، مطبوعہ بیروت)

(۱۵) ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کے موت کی پیشگوئی

ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کے موت کی پیشین گوئی جو ایک بڑے معرکہ کی پیشین گوئی تھی اور اس کے جھوٹے ہونے پر مرزا قادیانی کی ذلت بھی ایسی ہوئی کہ کوئی باحیا ہوتا تو پھر منہ نہ دکھاتا۔

مرزا قادیانی کا امرتسر میں عیسائیوں سے مباحثہ ہوا اُس کے بعد ۵/جون ۱۸۹۳ء کو اُس نے اپنے حریف مسٹر عبداللہ آتھم کے متعلق یہ پیشین گوئی کی۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''آج رات جو مجھ پر کُھلا ہے وُہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرّع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دُعا کی کہ تُو اِس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اُس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اِس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خُدا

بنا رہا ہے۔ وُہ انہی دِنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دِن ایک مہینہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا اور اس کو سخت ذلت پہونچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُس کی اِس سے عزت ظاہر ہوگی اور اُس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آویگی بعض اندھے سوجاکھے کیئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے''۔

پھر مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''میں حیران تھا کہ اِس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اِس نشان کے لئے تھا میں اِسوقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اُٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے۔ مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جلشانہ، کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وُہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا، ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

(جنگ مقدس، روحانی خزائن، ج ۶، ص ۲۹۱ تا ۲۹۳)

یہ عبارت مرزا قادیانی کی اُسی کے الفاظ میں ہے۔ مرزا قادیانی جانتا تھا کہ اس پیشین گوئی اور اس کے پر زور الفاظ سے آتھم ڈر جائے گا اور ڈر کر مرزا قادیانی کا مرید ہو جائے گا مگر افسوس ایسا نہ ہوا۔ پندرہ مہینہ گزر گئے اور آتھم بدستور صحیح وسالم موجود رہا۔ نہ وہ مرا نہ ہاویہ میں گرا۔

عیسائیوں نے ۶ رستمبر ۱۸۹۴ء کو جب مرزا قادیانی کے پیشین گوئی کی تکذیب ہو چکی ہر جگہ جشن کئے بڑے بڑے اشتہارات نکالے اور مرزا کو خوب ہی ذلیل کیا کہ اس ذلت کو خیال کر کے آج رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ عبرت کے لئے بعض اشتہارات کی نقل حسب ذیل ہے اہل لودھیانہ کی طرف سے حسب ذیل اشتہار نکلا۔

اشعار ۱؎

مدو ہے مباہل کو یہ آسمانی	ہوئی جس سے ہے ذلت قادیانی
بنمائے بہ صاحب نظرے گوہر خودرا	عیسی نتواں گشت بتصدیق خرے چند
ارے او خود غرض خود کام مرزا	ارے منحوس نافرجام مرزا
غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو	رسول حق باستحکام مرزا
مسیح و مہدی موعود بن کر	بچھائے تو نے کیا کیا دام مرزا
ہوا بحث نصاری میں آخر	مسیحائی کا یہ انجام مرزا
مہینے پندرہ بڑھ چڑھ کر گزرے	ہے آتھم زندہ اے ظلام مرزا
تری تکذیب کی شمس و قمر نے	ہوا مدت کا خوب اتمام مرزا
ڈبویا قادیاں کا نام تو نے	کہیں کیا اے بدو بدنام مرزا

مرزا قادیانی نے خود اپنی تحریرات میں لکھا ہے کہ پیشین گوئی کی میعاد ختم ہونے پر مخالفوں نے بہت خوشی کی اور مرزا کی تذلیل و توہین میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔

چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’انھوں نے پشاور سے لے کر الہ آباد اور ممبئی اور کلکتہ اور دور دور کے شہروں

۱؎ یہاں چند اشعار نقل کئے گئے ہیں ورنہ اصل کتاب میں اس موقع پر بہت سے اشعار درج ہیں جن میں سے بعض اشعار پر مرتب کتاب نے حاشیہ بھی لگایا ہے وہ تمام اشعار کتاب کے صفحہ ۱۷۳ سے صفحہ ۱۷۶ تک ملاحظہ کریں۔ ش ع

تک نہایت شوخی سے ناچنا شروع کیا اور دین اسلام پر ٹھٹھے کئے اور یہ سب مولوی یہودی صفت اور اخباروں والے ان کے ساتھ خوش خوش اور ہاتھ میں ہاتھ ملائے ہوئے تھے‘‘۔ (سراج منیر، روحانی خزائن، ج ۱۲، ص ۵۴)

اب یہ تماشا بھی دیکھنے کے قابل ہے کہ جب اس طرح کھلم کھلا مرزا قادیانی کا جھوٹ ظاہر ہوا اور ایسے زور شور کی پیشین گوئی ان کی غلط ہوگئی اُس نے کس طرح اپنے جال میں پھنسے ہوئے لوگوں کو سمجھایا۔ مرزا قادیانی نے اس موقع پر کئی رنگ بدلے اور پے در پے کئی مختلف تاویلیں کیں جن کو ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

تاویل نمبر ۱:

’’جو فریق جھوٹا ہو وہ پندرہ ماہ کے اندر بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا‘‘ اس سے مراد صرف آتھم نہ تھا بلکہ تمام وہ عیسائی جو اس مباحثہ میں اس کے معاون تھے‘‘۔ (انوار الاسلام ص، روحانی خزائن، ج ۹، ص ۲)

جواب اول:

خود مرزا قادیانی کی تصریح موجود ہے کہ یہ پیشین گوئی خاص آتھم کے متعلق تھی۔ دیکھو مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’ومنها ما وعدنی ربی اذجادلنی رجل من المتنصرین الذی اسمه عبد الله اتهم .... فاذا بشرنی ربی بعد دعوتی بموته الی خمسة عشر اشهر‘‘.

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن، ج ۷، ص ۱۶۳)

مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے:

’’ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت کی جو نسبت پیشگوئی کی گئی تھی جس میں یہ شرط تھی کہ اگر آتھم صاحب پندرہ مہینے کی میعاد میں حق کی طرف رجوع کر لیں گے تو موت سے بچ جائیں گے‘‘۔ (تریاق القلوب، روحانی خزائن، ج ۱۵، ص ۱۴۸)

جواب نمبر۲:

اچھا صرف آتھم مُراد نہ تھا تو اور بھی پریشانی مرزا قادیانی کو لاحق ہوگئی۔ آتھم کے علاوہ وہ تمام اُن عیسائیوں کا جو شریک بحث تھے پندرہ ماہ کے اندر مر کر ہاویہ میں گرنا ثابت کرنا پڑے گا۔

تاویل نمبر۲:

’’دوسری تاویل یہ کہ آتھم نے حق کی طرف رجوع کر لیا اِس لئے نہیں مرا اور حق کی طرف رجوع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس پیشگوئی سے ڈر گیا تھا‘‘۔

(انوارالاسلام، روحانی خزائن، ج۹ص۲)

جواب:

جواب اس کا یہ کہ حق کے طرف رجوع کرنے کے یہ معنی ہرگز نہیں ہوسکتے کہ ڈر جائے۔ بلکہ مرزا قادیانی کی الہامی عبارت کا سیاق وسباق صاف بتلا رہا ہے کہ حق کی طرف رجوع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ آتھم عیسائیت کو ترک کر کے قادیانی ہو جائے۔ کیونکہ مرزا قادیانی لکھتا ہے ’’جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے‘‘ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو مراد سچ کی ہے اسی کی طرف رجوع مراد ہے۔

مرزا قادیانی نے اس بات کے ثبوت کے لئے کہ آتھم ڈر گیا اپنا پورا زور ختم کر دیا۔ بڑے بڑے اشتہار دیئے۔ آتھم کو لکھا کہ قسم کھا جاؤ کہ ڈرے نہیں تو ایک ہزار بلکہ دو ہزار بلکہ تین ہزار بلکہ چار ہزار انعام دوں گا۔ آتھم نے بجواب اسکے لکھا کہ قسم کھانا میرے مذہب میں منع ہے اور انجیل کا حوالہ دیا۔ مرزا جی نے بجواب اس کے لکھا کہ عیسائیوں کے پیشواؤں نے عدالت میں قسمیں کھائی ہیں۔ آتھم نے لکھا کہ مجھے بھی عدالت میں طلب کرلو، عدالت کے جبر سے میں بھی قسم کھالوں گا (لیکن کبھی مرزا قادیانی میں یہ جرأت اُسے نہیں ہوئی)۔

ایک موقع پر مرزا قادیانی نے بدحواس ہو کر یہ بھی لکھ دیا کہ آتھم نے عین جلسہ مباحثہ

میں حق کی طرف رجوع کر لیا تھا اس وجہ سے پیشینگوئی پوری نہ ہوئی۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’اُس (آتھم) نے عین جلسہ مباحثہ میں ستر معزز آدمیوں کے روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہنے سے رجوع کیا.........اور پیشگوئی بنا یہی تھی کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا‘‘۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، ج۱۹، ص۶)

مرزا قادیانی کی حالت پر افسوس ہے اگر یہ بات سچ ہے کہ اس نے عین جلسہ میں رجوع کر لیا تھا تو آپنے جلسہ کے اختتام کے بعد پیشین گوئی کیوں کی؟ عجب خبط ہے جس کا سر ہے نہ پیر۔

تاویل نمبر۳:

’’تیسری تاویل مرزا صاحب نے سب سے لطیف یہ کی کہ عبداللہ آتھم چونکہ میری پیشینگوئی سے ڈر گیا اور بہت گھبرایا اس گھبراہٹ نے اسکی زندگی کو تلخ کر دیا۔ یہی مصیبت اور تلخی ہاویہ ہے جس میں وہ گرا۔ لہٰذا پیشگوئی پوری ہو گئی۔ باقی رہی موت کی پیشگوئی ءتو وہ اصل الہامی عبارت میں نہیں ہے‘‘۔

مطلب یہ کہ وہ مرزا قادیانی نے اپنی طرف[1] سے بغیر الہام کے کر دی تھی۔ اصل الفاظ مرزا قادیانی کے یہ ہیں۔

---

[1] علاوہ ازیں مرزا قادیانی! آپ کا دعویٰ ہے کہ جب بھی میں نے کوئی بات کہی تو خدا کے حکم سے کہی اپنی جانب سے میں نے کبھی نہ کچھ کہا نہ کیا (مواہب الرحمٰن، روحانی خزائن، ج۱۹، ص۲۲۱) تو سوال یہ ہے کہ اس موقع پر آپ نے خدائی الہام کے بغیر اپنی جانب سے ’’موت‘‘ کا پخ کیوں لگایا؟ اور اگر آ نے لگایا جیسا کہ امر واقعہ ہے تو آپ کا نہ یہ فعل درست نہ دعوی درست۔ آپ کی اس تاویل نے آپ کے جھوٹ میں دو نمبروں کا اور اضافہ کر دیا اور اسے ’’عذر گناہ بدتر از گناہ‘‘ بنا دیا۔ ش ع

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''ہاویہ میں گرائے جانا جو اصل الفاظ الہام ہیں وہ عبداللہ آتھم نے اپنے ہاتھ سے پورے کئے اور جن مصائب میں اُس نے اپنے تئیں ڈال لیا اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹوں کا سلسلہ اس کے دامنگیر ہوگیا اور ہول اور خوف نے اسکے دل کو پکڑ لیا یہی اصل ہاویہ تھا اور سزائے موت اسکے کمال کیلئے ہے۔ جس کا ذکر الہامی عبارت میں موجود بھی نہیں بیشک یہ مصیبت ایک ہاویہ تھا جس کو عبداللہ آتھم نے اپنی حالت کے موافق بھگت لیا۔''

(انوار الاسلام، روحانی خزائن، ج۹ ص۵-۶)

قارئین ذرا انصاف سے دیکھیں! کبھی تو مرزا قادیانی کہتا ہے کہ آتھم نے حق کی طرف رجوع کیا اس لئے وہ ہاویہ میں گرنے سے بچ گیا اور کبھی کہتا ہے کہ وہ ہاویہ میں گرا۔ یہ بدحواسی نہیں ہے تو کیا ہے۔

مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ سزائے موت کا ذکر الہامی عبارت میں نہیں ہے عجب لطیفہ ہے الہامی عبارت میں ہو یا نہ ہو تمہاری پیشینگوئی میں صاف صاف ہے اور تم نے قسم کھا کر لکھا ہے۔

''پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اُٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے۔ روسیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔ مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں۔ میں اللہ جلشانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ ضرور کرے گا''

(جنگ مقدس، روحانی خزائن، ج۶ ص۲۹۳)

تاویل نمبر۴:

چوتھی بات جو نہایت عجیب وغریب ہے یہ ہے کہ جب آتھم میعادِ پیشگوئی ختم ہونے کے کئی سال بعد یعنی ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو مرگیا تو مرزا قادیانی بہت خوش ہوا اور کہتا ہے، میری پیشین گوئی پوری ہوگئی۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''اگر کسی کی نسبت یہ پیشگوئی ہو کہ وہ پندرہ مہینہ تک مجذوم ہوجائے گا پس اگر وہ بجائے پندرہ کے بیسویں مہینہ میں مجذوم ہوجائے اور ناک اور تمام اعضا گر جائیں تو کیا وہ مجاز ہوگا کہ یہ کہے کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی نفس واقعہ پر نظر چاہیئے''۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ ص۱۹۳، حاشیہ)

جواب:

اہل انصاف دیکھیں کہ مرزا قادیانی کیا لکھ رہا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ موت کی پیشین گوئی الہام میں تھی ہی نہیں۔ کبھی کہتا ہے کہ اس مدت کے بعد بھی وہ مرگیا تو موت کی پیشین گوئی پوری ہوگئی۔ (مرزا قادیانی واقعہ کی روشنی میں اپنے کلام میں جھوٹا نکلا اور اپنے فتوے کی روشنی میں مجنون اور پاگل۔ پاگل اور مجنون کے کلام میں تناقض ہوتا ہے)۔

تاویل نمبر۵:

اِس سے بھی زیادہ لطیف بات جو ایمان دار کو حیرت میں ڈال دے یہ ہے کہ **مرزا قادیانی لکھتا ہے:**

''پیشگوئی میں یہ بیان تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنے عقیدہ کی رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا سو وہ (آتھم) مجھ سے پہلے مرگیا''۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، ج۱۹ ص۶)

قارئین! پیشین گوئی کے الفاظ اوپر نقل ہو چکے ہیں پھر دوبارہ دیکھ لیں اُس میں پہلے پیچھے کا ذکر نہیں پندرہ مہینہ کی قید ہے جھوٹ بولے تو اتنا تو بولے۔ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔**

آخر میں مرزا قادیانی نے دیکھا ان تاویلات سے بات بنتی نہیں لہٰذا اُس نے یہ مسئلہ ایجاد کیا کہ انبیاء علیہم السلام کی سب پیشین گوئیاں پوری نہیں ہوتیں۔ حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی پوری نہیں ہوئی۔ خود رسول اللہ ﷺ کی بعض پیشین گوئیاں (خاکم بدہن) غلط ہوگئیں۔ اس کا جواب انشاءاللہ آئندہ دیا جائے گا۔

خواجہ جی! اسی بے حیا جھوٹے کو تم ''نبی''، ''برگزیدہ مرسل'' کہتے ہو؟ اور ''بروزی رسالت'' کا منصب اس کو دیتے ہو؟ **استغفر اللہ۔**

(۱۶) منکوحہ آسمانی کی پیشین گوئی

یہ بھی ایک بڑے معرکہ کی پیشین گوئی تھی اور مرزا قادیانی کے جھوٹا اور بد سے بدتر ہونے کے لئے قطعی شہادت ہے۔

اس کا مختصر قصہ یہ ہے کہ مسماۃ محمدی بیگم جو مرزا احمد بیگ کی لڑکی تھی اور مرزا قادیانی کی قریبی رشتہ دار تھی مرزا قادیانی کو پسند آگئی اور اس کے عشق نے مرزا جی کے دل ودماغ پر ایسا قبضہ کیا کہ بے چین ہوگیا۔ اگر سیدھے سادھے طریقہ سے نکاح کی درخواست کرتا تو منظوری کی امید نہیں۔ کون اپنی نوجوان لڑکی (محمدی بیگم کی عمر اُس وقت نو برس تھی دیکھئے مجموعہ اشتہارات، جلد نمبر۱، صفحہ نمبر۱۶۰) کا نکاح ایک ایسے بوڑھے کے ساتھ کردیتا (جس کی عمر ۱۸۳۹ء میں پیدائش کے حساب سے پچاس برس کے قریب تھی) جس کے بیوی بچے بھی موجود ہیں اور ساتھ ہی کذاب ودجال بھی ہے لہٰذا جٹ مرزا جی نے (۱۸۸۸ء میں) ایک وحی تصنیف کی کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ محمدی بیگم تیرے عقد میں

آئے گی اور اس کا نکاح آسمان پر تیرے ساتھ پڑھ دیا گیا۔ اب تو دنیا میں اس نکاح کی سلسلہ جنبانی کرا گر لڑکی کا باپ راضی ہوگیا تو بڑی خیر وبرکت اس نکاح میں ہوگی اور لڑکی کے باپ کو بھی بہت فوائد ہوں گے اور اگر اس نے تمہارے ساتھ نکاح منظور نہ کیا تو لڑکی کا انجام برا ہوگا جس دوسرے شخص کے ساتھ وہ بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے ڈھائی سال تک اور لڑکی کا باپ تین سال تک فوت ہوجائے گا۔

اس وحی کے بعد مرزا جی نے بڑے بڑے اشتہارات حسب عادت شائع کئے اور اس پیشین گوئی کو اپنی صداقت کا معیار قرار دیا اور اعلان دیا کہ یہ پیشین گوئی پوری نہ ہو تو بیشک میں جھوٹا اور بد سے بدتر ہوں۔ یہ بھی لکھا کہ یہ نکاح میرے مسیح موعود ہونے کی خاص علامت ہے جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔

ان اشتہارات کے بعد مخفی کوششیں بھی مرزا جی نے بہت کیں احمد بیگ کو بھی خط لکھے، احمد بیگ کی بہن کی لڑکی عزت بی بی مرزا جی کے لڑکے فضل احمد کے نکاح میں تھی، اس لڑکے سے بھی خط لکھوائے، یہ بھی لکھا کہ اگر محمدی بیگم کا نکاح میرے ساتھ نہ ہوا تو میں قسم کھاتا ہوں کہ عزت بی بی کو اپنے لڑکے سے طلاق دلوادوں گا، یہ سب کچھ ہوا (مرزا جی نے ظلم وجبر سے اپنی بہو کو بلا کر کسی عذر شرعی کے طلاق بھی دلوادی) مگر محمدی بیگم مرزا قادیانی کے نکاح میں نہ آئی۔ احمد بیگ نے فوراً اس کا نکاح ۷/اپریل ۱۸۹۲ء میں مرزا سلطان محمد سے جو مقام پٹی ضلع لاہور کا رہنے والا تھا کردیا۔

دیکھئے (آئینۂ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج ۵ ص ۲۸۰)

مرزا قادیانی نے بہت کچھ پیچ وتاب کھایا مگر ہو کیا سکتا تھا پیشین گوئی بڑی دھوم سے جھوٹی ہوگئی۔ محمدی بیگم کے نکاح کے بعد مرزا قادیانی نے یہ بھی کہا کہ میں نے کب کہا تھا کہ وہ باکرہ ہونے کی حالت میں میرے عقد میں آئے گی وہ ضرور بیوہ ہوگی اور ضرور میرے نکاح میں آئے گی جلدی کیوں کرتے ہو اگر یہ نکاح نہ ہو تو میں جھوٹا۔ مگر افسوس اور

ہزار افسوس مرزا قادیانی مرگیا اور محمدی بیگم مع اپنے شوہر مرزا سلطان احمد کے خوش وخرم موجود ہے۔ (محمدی بیگم کا انتقال ۱۹۶۰ء میں جب کہ مرزا سلطان محمد، ۱۹۴۹ء میں بمقام لاہور بحالتِ اسلام فوت ہوئے)۔

یہ قصہ اگر پوری تفصیل سے دیکھنا ہوتو کتاب ''فیصلہ آسمانی'' جومونگیر سے ملے گی اور ''الہامات مرزا'' جوامرتسر سے ملے گی دیکھو۔ یہاں بھی چند مختصر ضروری عبارتیں مرزا قادیانی کی نقل کی جاتی ہیں مرزا جی اپنے اشتہار مرقومہ ۱۰؍جولائی ۱۸۸۸ء میں لکھتا ہے:

''اس خدائے قادر وحکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (یعنی مرزا احمد بیگ) کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہدے کہ تمام سلوک ومروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۸ء (حاشیہ ۱۸۸۶ء میں درج ہے) میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے''۔ (مجموعہ اشتہارات، ج۱ص۱۵۷-۱۵۸)

پھر مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''سوچاہئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف (اس پیش گوئی کے) انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوئی ظاہر نہ کرتے بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے ان

بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کردیں گے''۔ (انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱ص۳۳۷)

پھر محمدی بیگم کے نکاح ہوجانے کے بعد جب مرزاجی پر اعتراض ہوا کہ محمدی بیگم دوسری جگہ کیوں بیاہی گئی تو مرزاجی الحکم مورخہ ۳۰؍جون ۱۹۰۵ء میں حسب ذیل جواب دیتا ہے۔ وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائے گی۔

پھر مرزا قادیانی اس پیشگوئی تصریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''ان میں سے وہ پیشگوئی جو مسلمان قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزا یہ ہیں کہ:

(۱) مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

(۲) اور پھر اس کا داماد اس کی جو دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

(۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

(۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح ازتا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی فوت نہ ہو۔

(۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

(۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہوجائے۔

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، ج۶ص۳۷۶)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم (یعنی کسی شرط کے ساتھ مشروط نہیں) ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی''۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱ص۳۱، حاشیہ)

پھر مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز (یعنی داماد احمد بیگ کی موت) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں ہے یقیناً سمجھو کہ یہ خدا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں''۔ (انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱ ص ۳۳۸)

لیکن جب مرزا قادیانی کی مقررہ میعاد گذر گئی اور محمدی بیگم کا شوہر نہ مرا نہ کوئی بلا محمدی بیگم پر آئی تو مرزا قادیانی کس صفائی سے جواب دیتا ہے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''احمد بیگ کے مرنے سے بڑا خوف اس کے اقارب پر غالب آ گیا یہاں تک کہ بعض نے ان میں سے میری طرف عجز و نیاز کے خط بھی لکھے کہ دعا کرو پس خدا نے ان کے اس خوف اور اس قدر عجز و نیاز کیوجہ سے پیشگوئی کے وقوع میں تاخیر ڈال دی''۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ ص ۱۹۵)

مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے:

''اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کے طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ **ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک** پس جب ان لوگوں نے شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا''۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ ص ۵۷۰)

یہ بھی لطیفہ ہے مرزا قادیانی جس شرط کا ذکر کر رہا ہے وہ شرط اگر تھی تو بلا کے ٹل جانے کے لئے کیا محمدی بیگم کا مرزا جی کے ساتھ نکاح ہو جانا کوئی بلا تھا؟ جو شرط کے پورا

کرنے سے ٹل گیا؟ یہ مرزا قادیانی کی بدحواسی نہیں تو کیا ہے؟

اس نکاح پر بڑی بحثیں مرزا جی کے مرجانے کے بعد ہوئیں۔ نورالدین بھیروی قادیانی خلیفہ اول تو کہتا ہے کہ میرے عقیدہ میں کچھ فرق نہیں آیا۔ قیام قیامت تک محمدی بیگم کی اولاد میں سے کسی کا مرزا جی کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ نکاح ہو جائے گا تو بھی یہ پیشگوئی پوری ہو جائے گی اور قاضی اکمل جو جماعت قادیانیہ کا ایک رکن اعظم ہے رسالہ تشحیذ الاذہان مئی ۱۹۱۳ء کے صفحہ ۲۲۴ پر لکھتا ہے کہ:

''مرزا قادیانی سے منکوحہ آسمانی کے الہام کے سمجھنے میں غلطی ہو گئی تھی اور یہ خود مرزا جی لکھ چکا ہے کہ انبیاء سے وحی کے سمجھنے میں غلطی ہو جاتی ہے۔

پس آخری جواب یہی ہے کہ مرزا جی کی پیشگوئی غلط نکل گئی تو کوئی عیب نہیں اور نبیوں کی پیشین گوئی بھی غلط ہو جاتی ہیں''۔ (نعوذ باللہ)

کیوں خواجہ جی اسی بے حیا کو جو اس قدر بے تکان جھوٹ بولتا ہے آپ مجدد او رمحدث اور مسیح موعود مہدی مسعود کہتے ہیں۔ خواجہ جی نے مناظرہ کی ہمت انہی وجوہ سے نہیں کی کہ مرزا قادیانی کے جھوٹ کو سچ بنانا یا کوئی تاویل کرنا اُس کے امکان سے باہر تھا۔

(۱۷) مرزا قادیانی کا اپنے قسمیہ اقرار سے جھوٹا ہونا

مرزا قادیانی کئی دفعہ اپنے قسمیہ اقراروں سے کافر۔ کاذب ملعون۔ خائن۔ بے ایمان۔ دجال ثابت ہو چکا ہے اور یہ سب الفاظ مرزا قادیانی ہی کے ہیں منجملہ اس کے ایک واقعہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''پس اگر ان سات سال میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر نہ ہوں اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرجانا ضروری ہے یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے

ظہور میں نہ آوے یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جن سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کروں گا''۔ (انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱، ص۳۱۴ تا ۳۱۹)

خواجہ کمال الدین بلکہ کل مرزائی صاحبان لاہوری ہوں یا قادیانی بتلائیں کہ مرزا قادیانی کی پیشین گوئی پوری ہوئی؟ یا مرزا قادیانی اپنے قسمیہ اقرار سے کاذب قرار پایا اگر پیشین گوئی کا پورا ہونا کوئی قادیانی دکھا دے تو اسے ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

یہاں تک سترہ جھوٹ مرزا قادیانی کے ہم نے دکھلائے اور اگر انصاف سے دیکھو تو ہر جھوٹ کے اندر کئی کئی جھوٹ شامل ہیں ان سب کو شمار کرو تو تعداد بہت زیادہ ہو جائے بنظر اختصار اس وقت اسی مقدار پر اکتفا کی جاتی ہے۔

مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا بلکہ بڑا جھوٹا ہونا تو ثابت ہو گیا اب قادیانیوں کا یہ کہنا جھوٹ بولنا کوئی عیب نہیں یا جھوٹا بھی نبی ہو سکتا ہے ایک ایسی بات ہے کہ اس کے بطلان پر دلائل پیش کرنا فضول ہے۔ قرآن و حدیث میں جھوٹے پر لعنت وارد ہوتی ہے۔ قرآن میں صاف حکم ہے کہ **کونوا مع الصادقین** سچوں کے ساتھ رہو جھوٹوں کی رفاقت ممنوع ہے تو ان کی اقتداء کیسے جائز ہو سکتی ہے؟ مرزائیوں کے نزدیک جھوٹ بولنا منہاج نبوت نہیں بلکہ معیار نبوت ہو تو ایسی نبوت ان کو مبارک رہے لیکن دنیا میں کوئی صاحب عقل جھوٹے کو اچھا آدمی بھی نہیں کہہ سکتا نبی و رسول تو بڑی چیز ہیں۔

جھوٹ بولنا اگر عمدہ چیز ہے تو اس کا ثواب و اجر عظیم مرزا جی کو آخرت میں ملے گا دنیا میں ان کا ذلیل و خوار و بے اعتبار ہونا ضروری ہے۔

دروغ ای برادر مگو زنہار
کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

کسی شخص کا عمر بھر میں ایک جھوٹ ثابت ہو جائے تو محدثین کے نزدیک اس کی ہر روایت موضوع و ناقابل اعتبار ہو جاتی ہے معمولی راویوں میں تو یہ احتیاط مگر نبی کا جھوٹا ہونا کچھ عیب نہیں۔ **ان ھذا الشی عجیب** جس مذہب کا نبی ایسا کذاب ہو اس کے امتی کیسے ہوں گے۔

ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔

☆☆☆

مرزا قادیانی کے اقوال متعلق توہین انبیاء علیہم السلام

خدا کی قسم مخلوق میں سب سے اعلیٰ رتبہ انبیاء علیہم السلام کا ہے خدا نے ان کو ہدایت خلق کے لئے بھیجا اور ان کے اقوال اور افعال اور احوال کو اپنے بندوں کے لئے حجت اور واجب الاقتدا اقرار دیا ان پر ایمان لانے کی تاکید کی اور نجات آخرت کو اسی ایمان پر منحصر کیا ۔حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے باوصف سید الانبیاء ہونے کے منع فرمایا کہ مجھے یونس علیہ السلام پر بھی فضیلت نہ دو۔ قرآن کریم نے بار بار بڑے اہتمام سے اس مقدس جماعت کی عظمت وجلالت کا عقیدہ بیان کیا اور ان کی توہین کو کفر قرار دیا۔ پھر جو شخص اس جماعت کی توہین کرے ان کی شان میں گستاخانہ الفاظ لکھے کیا وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کسی رتبہ کا مستحق ہوسکتا ہے؟ نبی و رسول ہونا تو بڑی بات ہے ایسا شخص اچھا آدمی بھی نہیں کہا جاسکتا۔ مرزا قادیانی کے متعلق اس مبحث میں بھی قطعی فیصلہ ہوجاتا ہے کیونکہ اس نے جس قدر توہین انبیاء علیہم السلام کی ہیں اس کی کچھ حد نہیں نمونہ کے طور پر چند کلمات اسکے درج ذیل ہیں۔

مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت لکھتا ہے:

(۱) ’’یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی‘‘۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱ص ۲۸۹، حاشیہ)

(۲) ’’عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا‘‘۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱ص ۲۹۰، حاشیہ)

(۳) ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو‘‘۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱ص ۲۹۱، حاشیہ)

(۴) ’’اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا‘‘۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱ص ۲۹۱، حاشیہ)

فائدہ:

کس قدر صریح توہین حضرت عیسی علیہ السلام کی اور ان کے معجزات کا کیسا صاف انکار ہے۔ نعوذ باللہ منہ

(۵) ’’آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری (کسبی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے‘‘۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱ص ۲۹۱، حاشیہ)

(۶) ’’یسوع کے دادا صاحب داؤد نے تو سارے برے کام کئے ایک بے گناہ کو اپنی شہوت زانی کے لئے فریب سے قتل کرایا اور دلاّلہ عورتوں بھیج کر اس کی جورو کو منگوایا اور اس کو شراب پلائی اور اس سے زنا کیا اور بہت سا مال حرام کاری میں ضائع کیا‘‘۔

(معیار المذاہب، روحانی خزائن، ج۹ص ۴۷۹)

فائدہ: جب مسلمانوں کی طرف سے مرزا جی پر اعتراض ہوئے کہ مدعی اسلام ہوکر تم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس قدر توہین کی اب تمہارے مرتد ہونے میں کیا شک رہا

تو مرزا جی نے اس کا جواب دیا کہ میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کچھ نہیں کہا میں نے تو یسوع کو کہا ہے۔

چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالے نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعوی کیا''۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱، ص۲۹۳، حاشیہ)

مگر افسوس کہ مرزا جی پر وہی مثل صادق آ گئی کہ دروغ گو را حافظ نباشد کیونکہ خود ہی اپنی تصانیف میں لکھ چکا ہے کہ:

''یسوع اور عیسی دونوں نام حضرت مسیح ابن مریم ہی کے ہیں، دوسرے مسیح بن مریم کو عیسی اور یسوع بھی کہتے ہیں''۔

(توضیح مرام، روحانی خزائن، ج۳، ص۵۲)

(۷) ''مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیی نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحیی کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے''۔

(دافع البلاء، روحانی خزائن، ج۱۸، ص۲۲۰، حاشیہ)

فائدہ: اس عبارت میں قرآن شریف کے حوالہ نے اس رکیک تاویل کا دروازہ بند کر

دیا جو بعض مرزائی کہہ بیٹھے ہیں کہ مرزا قادیانی نے عیسائیوں کے مقابلہ میں الزامی طور پر ایسا لکھا ہے ورنہ خود مرزا قادیانی کا ذاتی عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت ایسا نہ تھا۔ قرآن شریف کے حوالے نے بتلا دیا کہ یہ تقریر الزامی نہیں ہے۔

(۸) ''کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے کسی طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسا پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کے صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳، ص۲۵۴ تا ۲۵۵، حاشیہ)

فائدہ: اس عبارت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ پر جو تمسخر کیا گیا ہے اس کے علاوہ ان کے بے باپ ہونے کا بھی انکار ہے جو صریح تکذیب نص قرآنی کی ہے۔

(۹) ''پس اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیئے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو اور ایسا معجزہ دکھلانا عقل سے بعید بھی نہیں کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد۳، ص۲۵۵، حاشیہ)

(۱۰) ''ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں

آ سکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے مانند کر دکھاتے ہیں انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہے ڈال سکتی ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتی ہیں''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۲۵۵-۲۵۶)

(۱۱) ''اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھلایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکیں یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔ بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا عوام الناس اُس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے اُمید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۲۵۷-۲۵۸، حاشیہ)

فائدہ: کیسی سخت توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہوئی اول تو ان کے معجزہ احیائے موتی کا انکار کیا اور اسکو مسمریزم کا عمل بتایا دوم مسیح علیہ السلام کے کام کو مکروہ اور قابل نفرت کہا۔

(۱۲) ''واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت بُرا خاصّہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع

کرنے کیلئے اپنی دلی اور دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی اُن روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکمّا ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۲۵۸، حاشیہ)

(۱۳) ''ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردّی کی طرح پھینک دیتے ہیں''۔ (اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج ۱۹، ص ۱۴۰)

فائدہ: کیسی صریح توہین حدیث رسول ﷺ کی ہے۔ قارئین اس قول کو یاد رکھیں کیونکہ آئندہ بحث نبوت میں بھی اس سے کام لینا ہے۔

(۱۴) ''سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہیئے .... اور اس کے قسم کے کشفوں میں مؤلف (یعنی مرزا قادیانی) خود صاحب تجربہ ہے''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۱۲۶، حاشیہ)

فائدہ: قادیانیوں کے نزدیک معراج ایک قسم کا کشف تھا فی الواقع نہ جانا تھا نہ آنا تھا اہل انصاف کے نزدیک یہ صاف انکار معراج کا ہے۔ یہ بھی قابل دید ہے کہ مرزا قادیانی

اپنے کو اس معاملہ میں صاحب تجربہ کہتا ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ خود اس کو کوئی مرتبہ ایسی معراج ہو چکی ہے۔ پھر اس عبارت میں رسول اللہ ﷺ کے جسم لطیف والطف کو ''کثیف'' کہنا کیسی سخت گستاخی ہے جو کسی ایماندار سے ہرگز ممکن نہیں۔

(۱۵) ''اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھولی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ہی ظاہر فرمائی گئی اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۴۷۳)

فائدہ: مرزا جی نے جب کہا کہ دجال سے مراد پادری، یاجوج ماجوج سے انگریز، خر دجال سے مراد ریل گاڑی ہے تو اس پر اعتراض ہوا کہ یہ مراد آپ کی از روئے احادیث غلط ہوئی جاتی ہے اس کے جواب میں مرزا جی نے عبارت مذکورۂ بالا لکھی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دجال وغیرہ کی حقیقت سمجھنے میں حضرت محمد ﷺ سے غلطی ہوگئی کیونکہ یہ چیزان کے زمانہ میں غیب محض تھیں کوئی نمونہ ان کا موجود نہ تھا اور میرے زمانہ میں چونکہ نمونہ موجود ہے لہٰذا میں ان چیزوں کی اصلی حقیقت سمجھ گیا۔

اہل ایمان غور کریں کہ رسول اللہ ﷺ کی کس قدر توہین ہوئی اور شریعت الٰہیہ کس طرح بازیچہ طفلان بن گئی۔ جب دجال وغیرہ کی حقیقت بوجہ غیب محض ہونے کے سمجھ میں نہ آئی تو جنت دوزخ اور عالم آخرت کے متعلق جو کچھ آپ نے خبر دی اس پر کیا وثوق رہ گیا کیونکہ وہ تو غیب الغیب ہیں۔ (نعوذ باللہ)

مرزا جی نے انبیاء علیہم السلام کے متعلق صاف طور پر لکھا ہے کہ:

''کوئی نبی نہیں جس نے کبھی نہ کبھی اپنے اجتہاد میں غلطی نہ کھائی ہو۔''

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج ۱۹ ص ۱۳۳)

''بعض پیشین گوئیوں کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اقرار کیا ہے کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۳۰۷)

مرزا قادیانی نے جہاں انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کی وہاں صحابہ کرام ؓ کی توہین کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کیا۔ ملاحظہ فرمائیں:

صحابہ کرام ؓ کی توہین:

(۱۶) ''جیسا کہ ابوہریرہ جو غبی تھا درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔''

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج ۱۹ ص ۱۲۷)

''حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا''۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج ۳ ص ۴۲۲)

(۱) **وقالوا علی الحسنین فضل نفسه**

ترجمہ: اور اُنہوں نے کہا کہ اس شخص نے امام حسن اور امام حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔

اقوال نعم واللہ ربی سیظهر

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔

(۲) **وشتان ما بینی وبین حسینکم**

ترجمہ: اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق۔

فانی او یدکل ان وانصر

ترجمہ: کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

(۳) **اما حسین فاذکروا دشت کربلا**

ترجمہ: مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔

الی هذه الایام تبکون وانظروا

ترجمہ: اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔

(۴) **ووالله لیست فیه منی زیادة**

ترجمہ: اور بخدا اسے مجھ سے کچھ زیادت نہیں۔

وعندی شهادات من الله فانظروا

ترجمہ: اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو۔

(۵) **وانی قتیل الحب لکن حسینکم**

ترجمہ: اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین۔

قتیل العدی فالفرق اجلی واظهر

ترجمہ: دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹، ص۱۶۴ تا ۱۹۳)

☆☆☆

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت

مرزا قادیانی کا فرزند اور قادیانی خلیفہ دوم مرزا محمود صاف صاف طور پر مرزا قادیانی کی نبوت کا قائل اور ختم نبوت کا منکر ہے لہٰذا اس گروہ کے سامنے ہم کو یہ ثابت کر دینا کافی ہے کہ آیات قرآنیہ واحادیثِ متواترہ کی دلالت قطعیہ سے ثابت ہے کہ نبوت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو چکی اور آپ ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ دجال ہے، کذاب ہے، مردود ہے اور ملعون ہے۔

لیکن لاہوری پارٹی جس کے رکن اعظم خواجہ کمال الدین ہے اول تو ناواقفوں کی فریب دہی کے لئے مرزا قادیانی کے مدعی نبوت ہونے سے بالکل انکار کرتی ہے اور اگر بدقسمتی سے کوئی واقف کار مل گیا اور یہ فریب کھل گیا تو کہنے لگتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعوی تو کیا ہے مگر مجازی نبوت کا ظلی بروزی کا غیر مستقل نبوت کا صاحب شریعت ہونے کا دعوی نہیں کیا جیسا کہ رنگون میں خواجہ کمال الدین سے یہ سب کچھ ظہور میں آ چکا۔ لہٰذا اس گروہ کے مقابلہ میں ہم کو مرزا قادیانی کے اقوال دکھانا پڑتے ہیں جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے حقیقی نبوت کا دعوی کیا ہے۔ چونکہ لاہوری گروہ زیادہ خطرناک ہے مسلمان اِس کے فریب میں جلد آ جاتے ہیں لہٰذا پہلے اسی گروہ کی سرکوبی مناسب سمجھ کر مرزا قادیانی کے اقوال نقل کئے جاتے ہیں اس کے بعد ختم نبوت کی بحث بھی مختصر طریقہ سے انشاءاللہ لکھ دی جائے گی۔

مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے حوالے

طریق اول:

(۱) ''ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے''۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن، ج۱۱،ص۶۲)

(۲) ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا''۔

(دافع البلاء، روحانی خزائن، ج۱۸،ص۲۳۱)

(۳) ''تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔

اب اگر خدا تعالیٰ کے اس رسول اور اس نشان سے کسی کو انکار ہو اور خیال ہو کہ فقط رسمی نمازوں اور دعاؤں سے یا مسیح کی پرستش سے یا گائے کے طفیل سے یا ویدوں کے ایمان سے باوجود مخالفت اور دشمنی اور نافرمانی اس رسول کے طاعون دور ہو سکتی ہے تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں''۔

(دافع البلاء، روحانی خزائن، ج۱۸،ص۲۳۰)

فائدہ: اس قسم کے اقوال بیشمار ہیں اب ہم وہ اقوال نقل کرتے ہیں جن میں صاحب شریعت نبی ہونے کی تصریح ہے۔

(۴) ''مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ: **ہو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله**''.

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج۱۹،ص۱۱۳)

فائدہ: یہ آیت قرآن مجید کی ہے اس میں حضرت محمد ﷺ کی نسبت فرمایا ہے کہ ہم نے ان کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا لیکن مرزا قادیانی کہتا ہے کہ اس آیت کا مصداق میں ہی ہوں، جس سے صاف ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث ہونے کا مدعی ہے یہی مطلب صاحب شریعت کا ہے۔

(۵) ''خدا وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق ......اور تہذیبِ اخلاق کے ساتھ بھیجا''۔

(اربعین، روحانی خزائن، ج۱۸،ص۴۲۶)

(۶) ''اور اگر کہو کہ **صاحبُ الشریعت** افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری، اول تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی **صاحبُ الشریعت** ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی مثلاً یہ الہام ''**قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم ویحفظوا فروجهم ذلک ازکی لهم**'' ۔ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔'' (اربعین، روحانی خزائن، ج۱۷،ص۴۳۶)

فائدہ: دیکھئے کیسی صفائی سے صاحب شریعت رسول ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔

طریق دوم:

اب ہم دوسرے طریقہ سے ثابت کرتے ہیں کہ مرزا جی حقیقی نبوت کا مدعی ہے وہ یہ کہ مرزا جی نے لکھا ہے کہ مجھ سے پہلے اس تیرہ سو برس میں کوئی نبی نہیں ہوا۔ اگر بقول خواجہ کمال الدین دعویٰ نبوت سے مراد ان کی مجددیت کا دعویٰ ہوتا تو ایسا نہ کہتا کیونکہ مجدد تو بہت گذرے ہیں۔

(۷) ’’اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور اُمور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں‘‘۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص ۴۰۶-۴۰۷)

طریق سوم:

اب ہم تیسرے طریقہ سے مرزا قادیانی کا مدعی نبوت حقیقتاً ہونا ثابت کرتے ہیں وہ یہ کہ مرزا جی نے اپنے کو تمام انبیاء سے حتی کہ حضرت محمد ﷺ سے بھی افضل کہا۔ اگر مجازی نبوت کے مدعی ہوتا تو حقیقی انبیاء سے اپنے کو افضل نہ کہتا۔

(۸) ’’خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح نام غلام احمد رکھا‘‘۔

(دافع البلاء، روحانی خزائن، ج۱۸ص ۲۳۳)

(۹) ’’خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے سے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے پھر ریویو صفحہ ۴۷۸ میں لکھا ہے کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا‘‘۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۱۵۲)

(۱۰) ’’اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا‘‘۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۱۵۴)

فائدہ: اس عبارت سے ظاہر ہے کہ مرزا جی حضرت مسیح علیہ السلام پر اپنے کو فضیلت کلی دے رہا ہے لہٰذا اب یہ کہنے کی گنجائش نہ رہی کہ فضیلت جزئی تو غیر نبی کو بھی نبی پر ہوسکتی ہے۔

(۱۱) ’’پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو‘‘۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۱۵۹)

(۱۲) ’’بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنھوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس

نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثنا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۵۷۴)

فائدہ: یہاں تو نبی کریم ﷺ کو مستثنیٰ کیا ہے مگر آئندہ آپ دیکھیں گے کہ وہ بھی مستثنیٰ نہیں مرزا جی نے اپنے معجزات آپ ﷺ سے بھی زیادہ بتلایا ہے۔

(۱۳) ''اور میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں''۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۵۰۳)

(۱۴) ''دنیا میں کئی تخت اُترے پر تیرا (یعنی مرزا قادیانی کا) تخت سب سے اوپر بچھایا گیا''۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۹۲)

(۱۵) '' **واتانی مالم یؤت احد من العالمین** ۔

ترجمہ: خدا نے جو کچھ دیا سارے جہاں میں کسی کو نہیں دیا''۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۹۲)

(۱۶) ''آنحضرت ......صرف معجزات جو صحابہ کی شہادتوں سے ثابت ہیں وہ تین ہزار معجزہ ہے۔ (مکتوبات احمد جدید، ج ۱ ص ۱۲۸)

اس (خدا) نے میری تائید میں اُس نے وہ نشان ظاہر فرمائیں ہیں ......
اگر میں اُن کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۷۰)

فائدہ: مرزا قادیانی نے آنحضرت ﷺ کے معجزات کو تین ہزار بیان کیا اور اپنے نشانات تین لاکھ بیان کیا یہ سراسر نبی کریم ﷺ کی خطرناک توہین ہے۔

(۱۷) له خسف القمر المنیر وان لی
غسا القمر ان المشرقان اتنکر

ترجمہ: ''اُس (یعنی آنحضرت ﷺ) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب تو انکار کرے گا۔''

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن، ج ۱۹ ص ۱۸۳)

فائدہ: یہ کس قدر گستاخی کے ساتھ اپنا مقابلہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کرتے ہوئے اپنے کو فضیلت دی ہے آنحضرت ﷺ کے شق القمر کو مرزا قادیانی چاند گہن کہتا ہے۔ خواجہ کمال الدین کہتا ہے کہ مرزا قادیانی اور ہم معجزہ شق القمر کے منکر نہیں۔ شق القمر کو چاند گہن کہنا انکار سے بدتر ہے۔ مناظرے میں آتا تو حقیقت کھل جاتی اور بحمد اللہ اب بھی کھل گئی۔

طریق چہارم:

اب ہم چوتھے طریقہ سے مرزا قادیانی کا مدعی نبوت حقیقتاً ہونا ثابت کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی خانہ ساز وحی کو قرآن شریف کے مثل قطعی اور واجب الایمان کہا اگر مجازی نبوت کا مدعی ہوتا تو اپنی وحی کو حقیقی نبیوں کی وحی کا ہم رتبہ نہ کہتا۔

(۱۸) ''جب کہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر، تو کیا اُنہیں مجھ سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں ان کے ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سن کر اپنے یقین کو چھوڑ دوں، جس کی حق الیقین پر بنا ہے۔'' (اربعین، روحانی خزائن، ج ۱۷ ص ۴۵۴)

(۱۹) ''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج ۲۲ ص ۲۲۰)

طریق پنجم:

اب ہم پانچویں طریقہ سے مرزا قادیانی کا مدعی نبوت حقیقتاً ہونا ثابت کرتے ہیں وہ یہ کہ مرزا قادیانی نے اپنے نہ ماننے والوں کو کافر کہا ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا۔نجات کو اپنے ماننے والوں میں منحصر قرار دیا اگر مجازی نبوت کا مدعی ہوتا تو ایسا ہرگز نہ کہتا کیونکہ یہ شان حقیقی نبیوں کی ہے کہ ان کے نہ ماننے سے کافر ہو جائے اور بغیر ان کے مانے ہوئے نجات نصیب نہ ہو۔

(۲۰) ''ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ چونکہ میں مسیح موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہیں پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے اور میرے دعوے پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مواخذہ ہوگا کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستہ منہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے کہ اس پر کوئی گرفت نہ ہو۔اس گناہ کا دادخواہ میں نہیں بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے میں بھیجا گیا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی۔

ایسا ہی عقیدہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بارہ میں بھی یہی ہے کہ جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پہنچ چکی ہے اور وہ آپ کی بعثت سے مطلع ہو چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارہ میں اس پر اتمام حجت ہو چکا ہے وہ اگر کفر پر مر گیا تو ہمیشہ کی جہنم کا سزاوار ہوگا۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۱۸۴-۱۸۵)

(۲۱) ''کفر دو قسم پر ہے (اول) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی

انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۱۸۵)

(۲۲) ''خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔'' (اربعین، روحانی خزائن، ج۱۷ص۴۱۷، حاشیہ)

(۲۳) ''سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے اسکے پیچھے نماز نہ پڑھو۔'' (فتاویٰ احمدیہ، ج۱ص۸۲)

(۲۴) ''۱۰ستمبر ۱۹۰۱ء کو سید عبداللہ صاحب عرب نے سوال کیا کہ میں اپنے ملک جاتا ہوں وہاں میں اُن لوگوں کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں۔فرمایا مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔عرب صاحب نے عرض کیا کہ وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں اور اُن کو تبلیغ نہیں ہوئی فرمایا انکو پہلے تبلیغ کردینا پھر یا وہ مصدق ہو جائینگے یا مکذب۔''

(فتاویٰ احمدیہ، ج۲ص۱۸)

یہ چوبیس اقوال مرزا قادیانی کے ہوئے جن کے دیکھنے کے بعد یہ کہنا کہ مرزا قادیانی نے حقیقی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا انصاف اور حیا کا خون کرنا ہے۔ بلکہ وہ قطعاً ویقیناً نہ صرف نبی بلکہ افضل الانبیاء ہونے کا مدعی ہے۔

خدائی دعویٰ

اب ہم کچھ اقوال اُس کے وہ بھی دکھلاتے ہیں جن میں دعویٰ الوہیت اور ابن اللہ ہونے کا ہے۔

(۲۵) ''اِنـمـا امـرک اذا اَرَدْتَ شیْـئاً اَنْ تَـقُـوْلَ لَـہ کُـنْ فیَـکُـوْ'' ''یعنی خدا نے فرمایا کہ اے مرزا تیری یہ شان ہے کہ تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم فی الفور ہوجاتی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۱۰۸)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے، اپنی یہ شان بیان فرمائی ہے۔

(۲۶) ''اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ وَلَدِیْ.''

''تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ص۸۹)

(۲۷) ''وَرَأَیْتَنِیْ فِی الْمَنَامِ عین اللہ ویتقنت اننی ھو ....ثم خلقت السماء الدنیا وقلت انا زینا السماء الدنیا بمصابیح''

ترجمہ: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بعینہ اللہ ہوں اور میں نے یقین کیا کہ میں ہی خدا ہوں پھر میں نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور میں نے کہا کہ ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت دی۔''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج۵ص۵۶۴-۵۶۵)

مرزا قادیانی کا ضرورت دین سے منکر ہونا

اس سے اوپر جو اقوال مرزا جی کے نقل ہوئے ان سے قارئین نے سمجھ لیا ہوگا کہ مرزا قادیانی نے کھلم کھلا دین اسلام کی کس قدر مخالفت کی۔ زبان سے تو کہتا ہی ہے۔ ما مسلمانیم از فضل خدا۔ مصطفٰے مارا امام وپیشوا۔ مگر اس کے عقائد اس کی تعلیمات اس کے اعمال سب اس کے خلاف ہے۔

یہاں ہم نمونہ کے طور پر چند باتیں ان کی درج کرتے ہیں:

۱...... خدائے تعالیٰ (معاذ اللہ) جھوٹ بولتا ہے یعنی اپنی خبر کو غلط کر دیتا ہے اپنے نبیوں سے عذاب نازل کرنے کا وعدہ کرتا ہے اور اس وعدہ میں کوئی شرط بھی نہیں ہوتی مگر وہ وعدہ ٹل جاتا ہے۔ یہ مضمون اوپر کے حوالہ جات سے ثابت ہے حضرت یونس علیہ السلام بلکہ خود رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئیوں کی نسبت مرزا قادیانی نے ایسا لکھا ہے۔ حالانکہ یہ عقیدہ نصوص قرآنی کے خلاف ہے **ان اللہ لایخلف المیعاد۔**

۲...... نبیوں سے وحی کے سمجھنے میں غلطی ہوجاتی ہے۔ (اوپر کے حوالہ جات دیکھو)

۳...... نبیوں سے گناہ اور کبیرہ گناہ ہوتے ہیں۔ (اوپر کے حوالہ جات دیکھو) مرزا قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کی نسبت کیا لکھا حالانکہ دین اسلام کی قطعی تعلیم ہے کہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

۴...... حضرت مسیح علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے کا ان کے معجزات کا مرزا قادیانی کو قطعاً انکار ہے۔ (اوپر کے حوالہ جات دیکھو) حالانکہ یہ نصوص قرآنیہ کے خلاف ہے۔

۵...... معراج کا انکار۔ کہ وہ ایک قسم کا کشف تھا۔ معجزۂ شق القمر کا انکار کہ وہ شق نہ تھا بلکہ وہ چاند گہن تھا۔ مرزا قادیانی اور اصل میں ایک ملحد دہریہ تھا اسی قسم کی تاویلات رکیکہ کر کے تمام نبیوں کے معجزات کا اس نے انکار کیا ہے جن میں سے اکثر قرآن شریف میں بصراحت مذکور ہیں۔

۶...... ملائکہ کا انکار کیا:

☆ جبریل آسمان پر قائم ہے وہ بذات خود نازل نہیں ہوتا۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، ج۵ ص۱۲۲)

☆ ''محققین اہل اسلام ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ ملائکہ اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانوں کی طرح پیروں سے چل کر زمین پر اترتے ہیں اور یہ خیال بہ بداہت باطل بھی ہے''۔ (توضیح مرام، روحانی خزائن، ج۳ ص۶۷)

نیز اسی کتاب میں ہے:

☆ ''فرشتے اپنے اصلی مقامات سے جو ان کے لئے خدا کی طرف سے مقرر ہیں ایک ذرہ برابر بھی آگے پیچھے نہیں ہوتے''۔

(توضیح مرام، روحانی خزائن، ج۳ ص۶۶)

حالانکہ قرآن شریف میں فرشتوں کا زمین پر آنا زمین سے آسمان پر جانا بتصریح بہت سی آیتوں میں مذکور ہے۔ شب قدر میں فرشتوں اُترنا۔ غزوہ بدر میں فرشتوں کا مسلمانوں کی مدد کے لئے آنا کس قدر وضاحت کے ساتھ قرآن مجید میں ہے پس ان سب باتوں کا انکار کرنا فرشتوں کا انکار کرنا ہے یہیں سے شب قدر کا انکار بھی ثابت ہوگیا۔

۷...... حشر جسمانی اور جنت و دوزخ کا انکار''۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یہ جسم انسانی غذا کا محتاج ہے اور جب غذا ہوگی تو پاخانہ پیشاب کی حاجت سے مفر نہیں وہ کہتا ہے کہ جنت و دوزخ لذت وتکلیف روحانی کا نام ہے۔ دیکھو کتاب **جلسة المذاهب**''۔

۸...... دجال، خر دجال، دابۃ الارض یا جوج ماجوج کا انکار۔

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ دجال سے مراد پادری، خر دجال سے مراد ریل۔ دابۃ الارض سے مراد مسلمانوں کے مولوی، یاجوج ماجوج سے مراد اقوام

یورپ، دیکھو **منارة المسيح** ازالہ اوہام۔ انہیں خرافات کو لکھتے لکھتے مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھ مارا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ وحی الٰہی کو نہیں سمجھے لہٰذا ان چیزوں کی مراد بیان کرنے میں ان سے غلطی ہوگئی۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳ ص۴۷۳)

۹...... ختم نبوت کا انکار:

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ آیت خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نبیوں کی مہر ہیں یعنی اب جس کو منصب نبوت ملے گا آپ کی مہر سے ملے گا یعنی وہ آپ کے متبعین میں سے ہوگا۔ دیکھو کتاب استفتاء وغیرہ۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج۲۲ ص۱۰۰)

۱۰...... تناسخ یعنی دوبارہ جنم کا عقیدہ:

دین اسلام نے اس عقیدہ کی بیخ و بنیاد اکھاڑ دی مگر مرزا جی بڑی دھوم سے خود اپنے ہی اندر اس عقیدہ کا مشاہدہ کرا رہا ہے بروزی نبوت کا لفظ جو بار بار مرزا قادیانی اور قادیانیوں کے زبان وقلم پر آتا ہے اس کا یہی مطلب ہے مرزا جی اپنے اندر حضرت آدم، حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح علیہم السلام حتی کہ حضرت سید الانبیاء ﷺ کے بروز کا قائل ہے پھر اپنے کو کرشن اوتار بھی لکھتا ہے۔

مرزا قادیانی کہتا ہے:

منم مسیح زمان منم کلیم خدا   منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب، روحانی خزائن، ج۱۵ ص۱۳۴)

نمونہ کے طور پر یہ دس باتیں ہم نے بیان کیں اور بہت سی چھوڑ دیں مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع ونزول وحیات کا انکار وغیرہ وغیرہ۔

☆☆☆

ختم نبوت کی بحث

آنحضرت ﷺ پر دورِ نبوت کا ختم ہو جانا ایک ایسا ضروری اور منصوص قطعی مسئلہ اسلام کا ہے کہ کبھی وہم بھی نہ ہوتا تھا کہ کوئی شخص اسلام کا دعویدار بن کر ختم نبوت کا انکار کر سکے گا یا اس انکار کے بعد پھر اس کے منکر کو کوئی شخص مسلمان سمجھنے کی جرأت کرے گا۔

مگر مرزا قادیانی نے مکر و فریب ڈھٹائی سے اس ناشدنی کفر کا ارتکاب کر کے شریعت الٰہیہ سے ''دجال'' کا خطاب حاصل کر لیا اور پھر اپنے کو مسلمان کہتا تھا اس موقع پر یہ ظاہر کر دینا بھی خالی از فائدہ نہیں کہ اس معرکہ میں قادیانی اپنے مرشد سے بھی سبقت لے گئے مرزا قادیانی کا طرز عمل یہ تھا کہ ابتداء میں تو وہ دعویٰ نبوت سے برملا انکار کرتا رہا اور کہتا رہا کہ۔ من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب۔ اور ہر نبوت را بر وشد اختتام۔ مگر بعد اس کے بتدریج اس نے نبوت کا دعویٰ شروع کیا تو اس دعویٰ میں اگرچہ کوئی حد بلند پروازی کی باقی نہیں رہی اور ختم نبوت کا صاف انکار ہے مگر پھر بھی جب کوئی ایسا موقع پیش آتا تو ختم نبوت کا اقرار کر لیتا تھا ختم نبوت کے معنی میں البتہ کچھ رکیک تاویلات کرتا تھا اپنے دعویٰ نبوت کو بھی مجازی کہہ دیتا تھا گو یہ محض اس کا فریب تھا لیکن پھر بھی ایک پردہ تھا برائے نام سہی۔

لیکن قادیانی صاحبان بالخصوص قادیانی پارٹی اس پردہ میں بھی نہ رہی اور کھلم کھلا ختم نبوت کا انکار اور مرزا قادیانی کے نبی و رسول ہونے کا اور اس کے منکرین کے کافر ہونے کا اظہار کر رہی ہے۔

ختم نبوت کی بحث میں علمائے اسلام کی طرف سے متعدد مستقل تصانیف ہو چکی ہیں خاص کر النجم لکھنؤ نمبر ۱۳ جلد ۱۰ جس میں جناب مولانا محمد عبدالشکور صاحبؒ نے لکھا ہے کہ خلیفہ نورالدین قادیانی نے ممدوح کے مناظرہ کے لئے مولوی سرور شاہ، مفتی صادق، میر قاسم علی دہلوی کو لکھنؤ بھیجا اور ان لوگوں نے زبانی مناظرہ سے گریز کر کے تحریری مناظرہ

کی خواہش کی چنانچہ ممدوح نے ایک مضمون ختم نبوت پر اور ایک حیات مسیح علیہ السلام پر لکھا جو النجم نمبر مذکور میں درج ہے آج تک کسی قادیانی نے اس کا جوب نہ دیا۔ اب ہم یہاں درج ذیل میں بہت اختصار کے ساتھ ایک نئے طرز سے چند دلائل لکھتے ہیں، کچھ عقلی اور دکچھ نقلی اور اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالی طالب حق کے لئے کافی ہوں گے۔

ختم نبوت کی روشن دلیل

(۱) قرآن مجید کا اعلان عام:

قرآن مجید کو اللہ تعالی نے تبیانا لکل شئی فرمایا اور قرآن مجید میں جابجا صرف آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے اور آپ کے اتباع کرنے کو نجات کے لئے کافی قرار دیا کہیں یہ نہ فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد بھی اور انبیاء آئیں گے ان پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ قرآن تو قرآن احادیث میں بھی کہیں یہ مضمون نہ فرمایا گیا۔ لہٰذا اگر نبوت ختم نہ مانی جائے تو یہ ایک بہت بڑا نقص قرآن وحدیث دونوں میں ماننا پڑے گا۔

(۲) قرآن اور احادیث میں آپ ﷺ کی متعین حیثیت:

آنحضرت ﷺ کی شان قرآن کریم میں رحمۃ للعالمین بیان کی گئی۔ لیکن اگر سلسلہ نبوت ختم نہ ہو تو معاذ اللہ یہ صفت آپ میں باقی نہیں رہتی۔ اس لئے کہ اس صورت میں آدمی باوجودیکہ آپ پر ایمان رکھتا ہو، آپ کی تعلیمات پر عمل کرتا ہو، نجات سے محروم ہوسکتا ہے۔ بوجہ اس کے کہ اس نے انبیائے مابعد کو نہیں مانا۔ چنانچہ مرزا جی نے ساری دنیا کے مسلمانوں کو اپنے نہ ماننے کے سبب سے کافر بنا ہی دیا۔

(۳) مسلمانوں کا اجماع قطعی ہے:

کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے اس وقت تک ہر زمانہ اور ہر مقام کے مسلمانوں کا اس پر اجماع رہا کہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہو چکی جو شخص آپ ﷺ کے بعد نبوت کا

دعویٰ کرے وہ کذاب دجال ہے قطعاً کافر ہے اور اس اجماع کی حکایت بھی متواتر ہے جس کا جی چاہے کتب کلام وفقہ وغیرہ دیکھ لے۔

(۴) عقیدۂ ختم نبوت عقل سلیم کے عین مطابق ہے:

سلسلہ نبوت کے آنحضرت ﷺ کے وقت تک جاری رہنے کے تین سبب ہیں:

اول: آپ سے پہلے کسی نبی کی نبوت عام نہ ہوتی تھی ہر نبی ایک خاص قوم اور خاص بستی کے لئے ہوتا تھا لہٰذا ضرورت تھی کہ دوسری قوم اور دوسری بستی کے لئے دوسرا نبی مبعوث ہو۔

دوم: نبی کی وفات کے بعد ان کی شریعت میں تحریف ہو جاتی تھی اللہ تعالیٰ نے کسی شریعت کے محفوظ رکھنے کا ذمہ نہ لیا تھا لہٰذا ضرورت تھی کہ پھر نبی بھیجا جائے اور اس کو نئی شریعت دی جائے یا شریعت سابقہ کی تحریفات کی اس کے ذریعہ سے اصلاح کی جائے۔

سوم: آپ ﷺ سے پہلے کوئی نبی دین لے کر نہیں آیا تھا لہٰذا ضرورت تھی کہ ایک نبی کے بعد دوسرا نبی بھیجا جائے اور دوسری شریعت اترے۔

آنحضرت ﷺ کو قرآن مجید میں ان تینوں امور سے مطمئن کر دیا گیا۔ نبوت بھی آپ ﷺ کی تمام مخلوق کے لئے عام کی گئی۔ **قولہ تعالیٰ: "کافۃ للناس بشیراً ونذیرا"**

آپ ﷺ کی شریعت کو تحریف وغیرہ سے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری کرلی **قولہ تعالیٰ: "انانحن نزلنا الذکر اانا لہ لحافظون".**

آپ ﷺ کو دین بھی کامل دیا **"الیوم اکملت لکم دینکم"** .

لہٰذا عقل سلیم بھی چاہتی ہے کہ سلسلہ نبوت ختم ہو جانا چاہئے اور عقل سلیم قطعاً یہ حکم لگاتی ہے کہ اب نبی کی بعثت بے ضرورت اور فعل عبث ہے **تعالی اللہ عن ذلک۔**

اب ایک بات باقی رہ گئی کہ احکام شرعیہ کا امت میں رائج رکھنا اگر کسی حکم کا رواج موقوف ہو گیا ہو اس کو از سر نو پھر رائج کرنا کوئی نئی بات پیدا ہو گئی ہو اس کو مٹانا تو یہ کام مجدد

کا ہے اس کے لئے نبی کی ضرورت نہیں اور آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی مطمئن کر دیا چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں ہمیشہ مجدد ہوتے رہیں گے، میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔

ختم نبوت قرآن مجید کی روشنی میں

(۵) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط (پارہ۲۲، سورۂ احزاب، آیت۴۰)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی سے باپ، لیکن آپ (ﷺ) اللہ کے رسول اور آخرالانبیاء ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں لفظ خاتم النبیین کس قدر صاف وصریح طور پر سلسلہ نبوت کے ختم ہو جانے پر دلالت کرتی ہے مگر مرزا قادیانی اور قادیانیوں نے خوب دل کھول کر اس کی تحریف معنوی کی ہے، کبھی تو کہتے ہیں خاتم بمعنی مہر کے ہے اور مہر سند کے لئے ہوتی ہے مطلب یہ ہوا کہ حضرت سندالانبیاء ہیں یعنی اگلے نبیوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ یا انبیائے مابعد کی سند ہیں یعنی آپ کے بعد جو نبی ہوگا وہ آپ کا پیرو ہوگا اور کبھی کہتے ہیں کہ نبیین سے مراد مستقل نبی ہیں یعنی مستقل نبیوں کا آنا ختم ہو چکا اسی قسم کے خرافات بہت بکتے ہیں۔

مگر یہ سب خرافات دروغ بے فروغ سے زیادہ کسی لقب کے مستحق نہیں کیونکہ لغت عرب ان کی تائید نہیں کرتی تمام اہل لغت لکھتے ہیں کہ **خاتم القوم بمعنی آخر القوم** مستعمل ہوتا ہے۔

لسان العرب جلد ۱۵ صفحہ ۵۵ مطبوعہ مصر میں ہے **ختام القوم وخاتمہم اخرہم ومحمد ﷺ خاتم الانبیاء** پھر آگے لکھتے ہیں **وخاتم النبیین ای اٰخرہم** اسی طرح اور کتب لغت میں بھی ہے دیکھو رسالہ "خاتم النبیین" اور رسالہ "ختم نبوۃ" جو مونگیر خانقاہ رحمانی سے شائع ہوئے۔

ان رسالوں کے دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ تمام مفسرین نے طبقہ اولیٰ سے لے کر اس چودھویں صدی (اب پندرویں) تک اس آیت کی تفسیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔ سب نے اس آیت سے ختم نبوت پر استدلال کیا ہے۔ باقی رہا یہ کہ نبی سے نبی مستقل مراد ہیں، اول تو جب آیت میں قید مستقل نہیں تو مرزا کو کیا حق ہے کہ اپنی طرف سے اس قید کو بڑھائے دوسرے یہ کہ نبی کی دو قسمیں مستقل اور غیر مستقل مرزا جی کی ایجاد ہے جو ہرگز کسی مسلمان کے نزدیک قابل سماعت نہیں۔

ختم نبوت احادیث کی روشنی میں

(۶) ''انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی''.

ترجمہ: میری امت میں تیس جھوٹ بولنے والے ہوں گے۔ وہ سب دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے نبی ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین (آخری نبی) ہوں میرے بعد کوئی نہ ہوگا۔ (مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ج۲، ص۸۵۴)

(۷) ''کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی اٰخر وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء''.

ترجمہ: بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کیا کرتے تھے جب ایک نبی کا انتقال ہوتا تو دوسرا نبی ان کا جانشین ہوجاتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا بلکہ خلفاء ہوں گے۔ (بخاری، ج۲، ص۵۰)

(۸) ''انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعد ی''

ترجمہ: اے علی تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جس مرتبہ پر ہارون، موسیٰ کی طرف سے تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ (بخاری، ج۲، ص۳۰)

(۹) ''انا اٰخر الانبیاء وانتم اخر الامم''.

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔ (ابن ماجہ، ج۲، ص۳۴)

(۱۰) ''لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب''.

ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ضرور نبی ہوتے۔
(ترمذی، ج۲، ص۲۰۹)

(ان احادیث سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت نہ دیا جائے گا) آپ ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت کو غیر مختتم ماننا کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی گرفت سے گھبرا کر مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت سے انکار کر جاتا تھا اور یہی وجہ ہے کہ خواجہ کمال الدین وغیرہ ناواقفوں کے سامنے صاف انکار کر بیٹھتے ہیں کہ نہ ہم مرزا جی کو نبی و رسول مانتے ہیں نہ مرزا جی نے کبھی ایسا دعویٰ کیا لیکن واقف کار کے سامنے یہ منافقانہ حرکت فروغ نہیں پا سکتی۔

''یحلفون باللّٰہ ماقالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم وھمو بمالم ینالوا''. (پارہ۱۰، سورہ توبہ، آیت۷۴)

ترجمہ: وہ لوگ قسمیں کھا جاتے ہیں کہ ہم نے فلانی بات نہیں کہی حالانکہ یقیناً اُنہوں نے کفر کی بات کہی تھی۔ (اور وہ بات کہہ کر) اپنے اسلام (ظاہری) کے بعد (ظاہر میں بھی) کافر ہوگئے اور اُنہوں نے ایسی بات کا ارادہ کیا تھا جو ان کے ہاتھ نہ لگی۔''

یہ لطیفہ بھی سننے کے لائق ہے کہ قادیانیوں نے آیت قرآنی سے اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ نبوت ختم نہیں ہوئی وہ آیت یہ ہے:

''یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ''.

(پارہ۸، سورہ اعراف، آیت ۳۵)

ترجمہ: ''اے بنی آدم آئیں گے تمہارے پاس رسول تمہارے جنس سے بیان کریں گے تم سے احکام میرے، پس جو لوگ تقوی اختیار کریں گے اور اچھے کام کریں گے ان پر کچھ خوف نہ ہوگا وہ رنجیدہ ہوں گے''۔

قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول ہمیشہ آتے ہیں گے رسولوں کا آنا بند نہیں ہوا۔

جواب اس کا یہ ہے کہ اس آیت میں خطاب بنی آدم سے ہے نہ کہ امت محمدیہ سے جیسا کہ الفاظ آیت بتلا رہی ہے یہ آیت اس وقت کا قصہ بیان کر رہی ہے جب کہ آدم علیہ السلام زمین پر اتارے گئے اور ان کی پشت سے اللہ تعالیٰ نے ان کی ذریت کو نکالا اس وقت ان سے فرمایا کہ اسے بنی آدم الخ پس مطلب یہ ہوا کہ بنی آدم سے روزِ ازل میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ تم میں رسول آئیں گے چنانچہ آئے۔

آیت کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ سے فرمایا کہ تمہارے پاس رسول آئیں گے، نہ آیت کا یہ مطلب ہے کہ ہمیشہ تا قیامِ قیامت رسول آیا کریں گے کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس کا یہ مطلب ہو سکے، قادیانیوں کا استدلال اس آیت سے روشن دلیل اس بات کی ہے کہ قرآن کریم سے وہ بالکل بیگانہ ہیں۔

☆☆☆

حیات مسیح علیہ السلام کی بحث

اس بحث میں بھی مرزائیوں نے عجیب خبط کیا ہے اور طرح طرح سے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور آخر میں کفر والحاد کی باتیں بکنے لگتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر ان کے چند خرافات درج ذیل ہیں۔

قادیانیوں کے دلائل وفات مسیح:

قادیانی دلیل ۱:

مسیح علیہ السلام اگر زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے تو وہ کھاتے پیتے کیا ہیں اگر کہو کچھ نہیں تو آیت قرآنی کے خلاف۔

قولہ تعالیٰ:

''وماجعلنا هم جسداً لا ياكلون الطعام وما كانوا خٰلدين''.

(پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت ۸)

ترجمہ: اور ہم نے ان رسولوں کے ایسے جسّ نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھاتے ہوں (یعنی فرشتہ نہ بنایا تھا) اور وہ حضرات ہمیشہ رہنے والے نہیں ہوئے''۔

اور اگر کہو کہ وہ کھاتے ہیں تو کھانا وہاں کہاں؟ اور بالفرض ہو بھی تو جب کھانا کھائیں گے تو پیشاب پاخانہ کی حاجت لازم، پیشاب پاخانہ کے لئے کس مقام پر جاتے ہیں؟

جواب:

جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خلاف عادت کرنے پر قادر ہے اور خلاف عادت ہی کو معجزہ کہتے ہیں پس یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر کچھ نہ کھائیں، آیت قرآنی میں جو بیان ہے وہ ایک عام عادت کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) کو

خلاف عادت عامہ بغیر باپ کے پیدا کیا اور خلاف عادت عامہ زندہ آسمان پر اٹھا لیا، اسی طرح خلاف عادت ان کو بغیر کھائے زندہ رکھا۔ خود قرآن مجید میں اصحاب کہف کا تین سو برس تک بغیر کھائے پیئے ایک غار میں سوتے رہنا مذکور ہے۔

قولہ تعالیٰ:

”ولبثوا فی کھفھم ثلث مائۃ سنین وازدادوا تسعاً“۔

(پارہ ۱۵، سورہ کہف، آیت ۲۵)

ترجمہ: ”اور وہ لوگ اپنے غار میں تین سو برس تک رہے اور نو برس اوپر اور رہے۔“

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھاتے ہوں، جنت کی غذائیں ان کو ملتی ہوں جن پاخانہ پیشاب کی حاجت نہیں ہوتی۔

مرزا قادیانی نے اصحاب کہف[۱] کے واقعہ کا جو جواب دیا ہو مجھے علم نہیں، مگر آخری بات کا جواب یہ دیا ہے جنت کا اور حشر جسمانی کا انکار کر دیا جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں حالانکہ یہ انکار کفر صریح ہے۔

مرزائی دلیل ۲:

مسیح علیہ السلام کا اتنے دنوں تک زندہ رہنا خلاف عقل ہے۔

جواب: ہرگز خلاف عقل نہیں اصحاب کہف کا قصہ شاہد ہے۔

مرزائی دلیل ۳:

مسیح علیہ السلام اگر زندہ ہوں اور آسمان پر ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکا افضل ہونا

[۱] مرزا قادیانی نے اصحاب کہف کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ: ”تم اصحاب کہف کے قصہ پر کیا تعجب کرتے ہو وہ تو تین سو سال تک سوئے رہے تھے“۔ (ملفوظات، ج ۷، ص ۳۴۵) اس کے علاوہ مرزا قادیانی یہ ایمان بھی رکھتا ہے کہ: ”ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ سو برس چھوڑ کر کوئی دو لاکھ برس تک سویا رہے“۔ (ملفوظات، ج ۲، ص ۸۵) مرزا قادیانی جب ماننے پر آتا ہے تو لاکھوں سال سوئے رہنے پر تعجب کا اظہار نہیں کرتا مگر اُس کو اس بات پر اعتراض ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر کیا کھاتے پیتے ہوں گے۔ (عبدالرحمٰن باوا)

لازم آتا ہے کیونکہ آپ کی وفات ہوگئی اور آپ زمین پر ہیں۔

جواب: ہرگز یہ لازم نہیں آتا۔ آخر مسیح علیہ السلام کو بھی موت آئے گی شریعت میں کوئی قانون ایسا نہیں ہے کہ زیادہ عمر والا کم عمر والے سے افضل کہا جائے ورنہ ابلیس سب سے افضل ہوگا **نعوذ باللہ منہ علی ھذا** آسمان پر ہونا بھی افضلیت کی دلیل نہیں فرشتے آسمان پر ہیں مگر باجماع اہل اسلام انبیاء علیہم السلام خصوصاً سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ان سے افضل ہیں

مرزا قادیانی نے اس کے جواب میں ابلیس اور ملائکہ کے وجود شخصی سے انکار کر دیا۔

مرزائی دلیل ۴:

مسیح علیہ السلام کا آسمان پر زندہ جانا ممکن نہیں درمیان میں آگ کا کرہ ہے اس سے کیسے پار ہو سکتے ہیں علاوہ ازیں سائنس سے ثابت ہے کہ فضائے ہوا میں زیادہ دور تک آدمی نہیں چڑھ سکتا اگر چڑھے تو مر جائے۔

جواب: یہ سب باتیں ملحدانہ خرافات ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں زندہ آسمانوں پر تشریف لے گئے تھے۔

مرزا قادیانی نے اس کے جواب میں معراج سے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ وہ ایک قسم کا کشف تھا نہ یہ کہ آپ کہیں تشریف لے گئے تھے۔ جیسا کہ ہم اوپر مرزا قادیانی کا قول نقل کر چکے ہیں۔

مرزائی دلیل ۵:

مسیح علیہ السلام اگر قرب قیامت پھر دنیا میں آئیں تو ختم نبوت کے خلاف ہے اس لئے کہ مسیح علیہ السلام اگر بعد نازل ہونے کے نبی ہوں گے یا نہیں اگر کہو کہ نہیں تو ان کی نبوت کیوں چھینی گئی کیا قصور ان سے ہوا اور اگر کہو کہ ہاں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کیسے آیا؟

جواب: بیشک وہ نازل ہونے کے بعد نبی ہوں گے جیسے کہ تھے فرق صرف یہ ہوگا کہ پہلے وہ شریعت موسویہ پر عمل کرتے تھے اب شریعت محمدیہ پر عامل اور اسکے مبلغ ہوں گے لہٰذا ان

کا رتبہ گھٹا نہیں بلکہ بڑھ گیا۔ رہا ان کی نبوت کا عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہونا یہ بھی محض فریب ہے۔ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت نہیں ملے گی اور حضرت مسیح علیہ السلام کو نبوت پہلے سے ملی ہوئی نہ یہ کہ اب ملی لہٰذا عقیدہ ختم نبوت کیخلاف نہ ہوا۔ یہاں تک تو عقلی دلائل تھے اب ذرا نقلی دلائل بھی سن لیجئے۔

مرزائی دلیل ٦:

''یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی.''

(پارہ۳،سورہ ال عمران، آیت ۵۵)

ترجمہ: ''اے عیسیٰ میں تم کو موت دینے والا ہوں اور تم کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں''

مطلب آیت کا یہ ہے کہ اے عیسیٰ صلیب پر تمہاری موت نہ ہوگی بلکہ میں تم کو موت طبعی دے کر اپنے پاس بلالوں گا۔

جواب: اس آیت سے حضرت مسیح علیہ السلام کی موت پر استدلال دو باتوں پر موقوف ہے۔

اول: یہ کہ توفی جس کا مشتق اِس آیت میں ہے موت دینے کے معنی میں ہو۔

دوم: یہ کہ توفی رفع یعنی اٹھانے سے پہلے ہو حالانکہ یہ دونوں باتیں لغت عرب سے ثابت نہیں ہوتیں۔توفی لغت میں بمعنی موت کے نہیں ہے بلکہ اس کے معنی لغت میں پورا لے لینا ہیں دیکھو کتب لغت مصباح قاموس وغیرہ خود قرآن کریم میں یہ لفظ موت کے سوا دوسرے معنی میں مستعمل ہے۔

قولہ تعالیٰ:

''اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا''

(پارہ ۲۴،سورہ الزمر، آیت ۴۲)

ترجمہ: ''اللہ اُٹھا لیتا ہے جانوں کو بوقت ان کی موت کے اور جو نہیں مرے

ان کو سونے کی حالت میں''۔

یہ بحث ''صحیفہ رحمانیہ'' کے کئی نمبروں میں اور ''الحق الصریح'' وغیرہ میں بہت مدلل ومبسوط ہے جس کا جی چاہے دیکھ سکتا ہے۔

تعجب ہے کہ مرزا قادیانی اور قادیانی اپنے عقیدہ کے خلاف اگر کہیں صریح موت کا لفظ بھی دیکھ لیتا تو تاویل[1] کر دیتا کہ یہاں حقیقتاً مرجانا مراد نہیں اور اس آیت میں صریح لفظ موت موجود نہیں تو بھی ضد ہے کہ توفی ہی کو موت کے معنی میں لے کر حقیقتاً مرجانا مراد لیں گے۔

بفرض محال ہم مان بھی لیں کہ یہ لفظ یہاں موت کے معنی میں ہے تو بھی حضرت عیسی علیہ السلام کا مردہ ہونا ثابت نہیں ہوتا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اے عیسیٰ! میں تم کو موت دینے والا ہوں موت دینے کا کوئی زمانہ متعین نہیں کیا اور ظاہر ہے کہ تمام اہل اسلام قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موت آئے گی۔

رہی دوسری بات یعنی توفی کا رفع سے پہلے ہونا وہ بھی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ لغت عرب میں واو ترتیب کے لئے نہیں آتا چند چیزیں واو کے ساتھ بیان کی جاتیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ جو چیز پہلے بیان ہوئی اس کا وقوع بھی پہلے ہے۔ یہ تھا عمدہ نمونہ قادیانیوں کی خرافات کا۔

اہل اسلام کے دلائل حیات مسیح علیہ السلام

واضح رہے کہ اہل اسلام اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر نہیں چڑھائے گئے بلکہ خدا نے ان کو زندہ آسمان پر اٹھالیا اور وہ اب تک زندہ ہیں قریب

[1] چنانچہ آگے جہاں ہم قرآن کا ترجمہ دکھائیں گے معلوم ہوگا کہ کتنی جگہ قرآن شریف میں موت کے لفظ سے قادیانیوں نے مرجانا مراد لیا ہے اور خود مرزا نے ازالہ اوہام میں لکھا اماتت کے معنی حقیقی صرف مارنا اور موت دینا نہیں بلکہ سلادینا اور بیہوش کرنا بھی ہے۔(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳، ص۶۲۱)

قیامت پھر دنیا میں آئیں گے اور شریعت **محمدی علی صاحبها الصلوة والسلام** کی تعلیم وترویج کریں گے اُس کے بعد اُن کو موت آئے گی۔ پس اس عقیدہ میں تین چیزیں جدا جدا ہے۔

(۱) مسیح علیہ السلام کا زندہ ہونا۔

(۲) مسیح علیہ السلام کا آسمان پر (رفع) اٹھایا جانا۔

(۳) دوبارہ ان کا (نزول) زمین پر آنا۔

پہلی چیز تو قرآن مجید میں بڑی وضاحت کے ساتھ مذکور ہے اور دوسری اور تیسری اس وضاحت کے ساتھ نہیں ہے ہاں صحیح احادیث میں جو تصریح محدثین حدواتر کو پہنچ گئی ہیں نہایت تفصیل وتوضیح کے ساتھ مذکور ہیں۔

نمونہ کے طور پر چند آیات واحادیث زیب رقم کی جاتی ہیں:

دلیل ۱:

"قال اللّٰہ تعالیٰ:

"وان مّن اھل الکتٰب الّا لیؤمننّ بہ قبل موتہٖ ج".

(پارہ ۶، سورۃ النساء، آیت ۱۵۹)

ترجمہ: نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر ضرور ضرور ایمان لے آئے گا عیسیٰ پر ان کے مرنے سے پہلے۔

مطلب صاف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کے مرنے سے پہلے جتنے اہل کتاب اس وقت ہوں گے سب ایمان لے آئیں گے۔ یہ آیت صاف بتلا رہی کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی مرے نہیں بلکہ ان کے مرنے سے پہلے ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس وقت کے تمام اہل کتاب اُن پر ایمان لے آئیں گے اور ظاہر ہے کہ یہ وقت ابھی نہیں آیا۔ اس آیت سے مسیح علیہ السلام کا دوبارہ نزول بھی مفہوم ہو رہا ہے اور ان کا زندہ ہونا تو صراحۃً مذکور ہی ہے۔

اس آیت میں **بہ** اور **موتہ** کی ضمیر قطعاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے آنحضرت ﷺ کی طرف ضمیر کا پھیرنا سیاق آیت کے خلاف ہے اور اہل کتاب کی طرف پھیرنا بالکل نامعقول بات ہے کیونکہ مطلب یہ ہوجائے گا کہ ہر کتابی اپنے مرنے سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آتا ہے۔ حالانکہ یہ امر مشاہدہ کے خلاف ہے ہزاروں لاکھوں کتابی مر گئے اور مرتے ہیں کوئی بھی حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان نہیں لاتا اگر کہا جائے کہ عین قبض روح کے ایمان لاتے ہیں جب کہ ان کو بولنے کی طاقت نہیں ہوتی تو اس وقت کا ایمان شرعاً معتبر نہیں اس کو ایمان ہی نہیں کہتے۔ ہم نے اس آیت کی تقریر بہت مختصر لکھی اس لئے کہ اس کی نہایت عمدہ تقریر "**الحق الصریح**" میں میں لکھی ہے جو مولوی محمد بشیر سہسوانی مرحوم نے مرزا قادیانی کے سامنے بیان کی تھی جس کے جواب سے مرزا قادیانی عاجز ہوکر دہلی بھاگ گیا تھا۔

دلیل ۲:

قال اللّٰہ تعالیٰ:

"وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ". (پارہ ۶، سورۃ النساء، آیت ۱۵۷)

ترجمہ: نہیں قتل کیا یہودیوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو اور نہ صلیب دی اُن کو لیکن مشابہ کر دیا گیا (عیسیٰ علیہ السلام کے ایک دوسرا شخص) یہودیوں کے لئے اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں وہ لوگ اس جگہ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ کچھ نہیں اُن کو اس کی خبر صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور نہیں قتل کیا یہودیوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو بیشک بلکہ اٹھا لیا عیسیٰ (علیہ السلام) کو اللہ نے اپنی طرف"۔

اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قتل اور صلیب دونوں کی نفی کر کے فرمایا بلکہ اللہ

رب العالمین نے ان کو اٹھالیا۔ زبان عرب میں لفظ "بل" نفی کے بعد آتا ہے تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ مضمون سابق جس کی نفی کی گئی اس کے خلاف مضمون "بل" کے بعد بیان کیا گیا ہے اور اٹھالینا قتل کے منافی جب ہی ہوسکتا ہے کہ جب زندہ مع جسم اٹھالینا مراد لیا جائے۔ ورنہ مرتبہ کا بلند کرنا جیسا کہ قادیانی کہتے ہے قتل کے منافی ہرگز نہیں۔ منافی ہونا چہ معنی قتل فی سبیل اللہ تو بلندی رتبہ کا بہترین ذریعہ ہے۔

اس موقع پر مرزا قادیانی یہ کہتا ہے کہ قتل فی سبیل اللہ غیر انبیاء کے لئے بلندی رتبہ کا سبب ہے مگر انبیاء علیہم السلام کے لئے نقص ہے لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بلندی رتبہ منافی قتل ہے۔

مرزا قادیانی کا یہ قول صریح آیات قرآنیہ کے خلاف ہے جن میں یہ بیان ہوا ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی مقتول ہوئے۔

قولہ تعالیٰ:

" ذٰلک بانھم کانوا یکفرون بایٰت اللّٰہِ ویقتلون النبیین بغیر الحق". (پارہ۱، سورۃ البقرہ، آیت ۶۱)

ترجمہ: "کہ وہ لوگ منکر ہوجاتے تھے احکام الٰہیہ کے اور قتل کردیا کرتے تھے پیغمبروں کو ناحق اور (نیز) یہ اس وجہ سے (ہوا)"۔

اور **" فبما نقضھم مّیثاقھم و کفرھم بایٰت اللّٰہِ قتلھم الانبیآء بغیر حق وقولھم قلوبنا غلف ط ".** (پارہ۶ سورۃ النساء، آیت ۱۵۵)

ترجمہ: "سو ہم نے سزا میں مبتلا کیا ان کی عہد شکنی کی وجہ سے اور ان کے کفر کی وجہ سے احکام الٰہیہ کے ساتھ اور ان کے قتل کرنے کی وجہ سے انبیاء کو ناحق اور ان کے اس مقولہ کی وجہ سے کہ ہمارے قلوب محفوظ ہیں"۔

مرزا قادیانی ان سب آیات اور تاریخی واقعات کے خلاف کہتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کبھی مقتول نہیں ہوئے اور قتل ہونا خلاف شان نبوت ہے۔ (نعوذ باللہ)

دلیل ۳:

قولہ تعالیٰ:

"ویکلم الناس فی المھد و کھلاومن الصلحین".

(پارہ۳، سورہ آل عمران، آیت ۴۶)

ترجمہ: کلام کریں گے عیسیٰ (علیہ السلام) لوگوں سے گھوارہ میں یعنی حالت نوزائیدگی میں اور بڑی عمر میں اور نیکوں میں سے ہوں گے (یعنی نبی ہوں گے)۔

یہ آیت اس موقع کی ہے جب حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کو بشارت فرزندگی سنائی گئی تو اس فرزند ارجمند کے فضائل ومناقب بھی ان کو بتائے گئے کہ وہ کوئی معمولی لڑکا نہ ہوگا اس میں یہ یہ اوصاف ہوں گے۔

اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل بیان ہورہے ہیں لہٰذا تین چیزیں جو آیت میں ہیں ان تینوں سے اس کی فضیلت ثابت ہونی چاہئے چنانچہ پہلی چیز یعنی گہوارہ میں کلام کرنا اور دوسری چیز یعنی نیکوں میں سے ہونا بلاشبہ غیر معمولی فضیلت ہے حالت نوزائیدگی میں کلام کرنا ایک ایسی مافوق العادت صفت ہے جس پر منکروں کو بھی تعجب تھا کہ کوئی بچہ پیدا ہوتے ہی کیسے کلام کرسکتا ہے؟

قولہ تعالیٰ:

"قالو اکیف نکلم من کان فی المھد صبیا".

(پارہ۱۶، سورہ مریم، آیت ۲۹)

ترجمہ: "وہ کہنے لگے بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر باتیں کریں جو ابھی گود میں بچہ ہی ہے۔"

یہ پورا واقعہ قرآن شریف میں ہے۔ علی ھذا نبی ہونا بھی ایک ایسا وصف ہے جو

یقیناً قابل تعریف ہے اور ہر انسان میں نہیں پایا جاتا پس ضروری ہوا کہ درمیانی چیز یعنی بڑی عمر میں لوگوں سے کلام کرنا بھی غیر معمولی وصف کے معنی لیا جائے اور اس کا غیر معمولی وصف ہونا بھی اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ موافق عقیدہ اہل اسلام کے وہ ایک ایسی مدت دراز تک زندہ مانے جائیں کہ اس عمر تک عادۃً انسان نہ پہنچے ہوں ورنہ جو عمر ان کی بوقت رفع یا بقول قادیانی جماعت بوقت موت بیان کی جاتی ہے، اس عمر میں کلام کرنا کوئی غیر معمولی صفت نہیں بلکہ اوصاف میں شمار کرنے کے قابل ہی نہیں اکثر انسان اس عمر تک پہنچتے ہیں اور لوگوں سے کلام کرتے ہیں اس میں حضرت عیسی علیہ السلام کا کمال ہی کیا ہوا۔ نعوذ باللہ آیت لغو ہوگئی جیسا کہ ایک شاعر اپنے محبوب کی تعریف میں کہتا ہے۔

دنداں تو جملہ در دہان اند　　چشماں تو زیر ابروانند

یعنی تیرے دانت منہ کے اندر رہیں اور تیری آنکھیں ابرو کے نیچے ہیں بھلا بتلایئے تو یہ تعریف ہی کیا ہوئی سب کے دانت منہ میں اور سب کی آنکھیں ابرو کے نیچے ہوتی ہیں۔ قادیانی چاہتے ہیں کہ یہ آیت بھی اس شعر کے مثل ہو جائے خدا کا کلام لغو ہو جائے تو ہو جائے مگر عیسی علیہ السلام کی موت تو ثابت ہو جائے۔

اس آیت سے حضرت عیسی علیہ السلام کے لئے ایک ایسی عمر دراز ثابت ہوئی کہ اس عمر تک پہنچنا مثل حالت نوازئیدگی میں کلام کرنے کے خلاف عادت انسانی ہو اور معجزات میں شمار کی جاسکے۔ پھر دوبارہ ان کا نازل ہونا بھی اس سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ فرمایا وہ لوگوں سے کلام کریں گے۔

دلیل ۴: **قال اللہ تعالیٰ:**

"وانہ لعلم للساعة فلا تمترن بها واتبعون".

(پارہ ۲۵، سورۃ الزخرف، ۶۱)

ترجمہ: "تحقیق عیسیٰ (علیہ السلام) قیامت کی نشانی کا ذریعہ ہے تو تم لوگ اس (کی صحت) میں شک مت کرو"۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو علامت قیامت قرار دیا اور ظاہر ہے کہ ان کی آمد اول علامت قیامت نہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ دوبارہ ان کا نزول پھر ہوگا اور وہ علامت قیامت قرار پائے گا جیسا کہ احادیث میں بیان ہوا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا علامت قیامت ہونا بغیر ان کی حیات اور نزول کے مانے ہوئے ناممکن ہے۔ لہٰذا اس آیت سے ان کی حیات ونزول دونوں کا ثبوت ہوا۔

انـــہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ کر بلا قرینہ قرآن شریف کی طرف پھیرنا خلاف قواعد زبان عرب ہے اور ایسی تاویلات کا نام تحریف معنوی ہے۔ اگر ایسی تاویلات کا دروازہ کھل جائے تو کسی شخص کا کوئی کلام اپنے اصلی معنی پر قائم نہیں رہ سکتا۔

یہ چار آیتیں ہم نے لکھ دیں اور بہت مختصر ان کی تقریر کردی اب چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

حیات مسیح علیہ السلام احادیث کی روشنی میں

دلیل ۱:

عن ابی هريرة قال قال رسول ﷺ:

"والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبله احد حتی تکون السجدة الواحدة خیرا من الدنیا وما فیها ثم یقول ابو هریرة واقرءُ وا ان شئتم وان من اهل الکتٰب الا لیؤمنن به قبل موته."

(بخاری، ج ۱، ص ۴۹۰، مسلم، ج ۱، ص ۸۷، ابوداؤد، ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری جان ہے کہ عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے جو فیصلہ کرنے والے منصف ہوں گے پھر وہ صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ اُٹھادیں گے اور

مال بہتا پھرے گا یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا اور ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوجائے گا۔ پھر حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اگر (قرآن شریف سے اس کی سند) چاہو تو یہ آیت پڑھو **وان من اھل الکتاب الی آخرہ۔**"

مرزا قادیانی نے اس حدیث پاک پر ایک اعتراض یہ کیا کہ کیا ان احادیث پر اجماع ہوسکتا ہے کہ مسیح آ کر جنگلوں میں خنزیروں کا شکار کھیلتا پھرے گا۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، ج۳، ص۱۲۳)

اس جاہل سے کوئی پوچھے کہ تو نے کوئی کتاب علم معانی کی نہیں پڑھی تو کیا قرآن میں بھی نہیں دیکھا کہ "**یذبح ابنائهم**" کیا اس آیت بھی تو یہی اعتراض کے گا کہ فرعون اپنے ہاتھ سے بنی اسرائیل کے لڑکوں ذبح کرتا پھرتا تھا۔ بادشاہوں کے یہ کام نہیں بلکہ ان کے حکم سے جو کام کیا جائے وہ کام ان کی طرف منسوب ہوجاتا ہے۔

دلیل۲:

عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ:

"لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یو م القیامة فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرهم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمه اللّٰه تعالیٰ لهذه الامة". (صحیح مسلم، ج۱، ص۸۷)

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ہمیشہ میری اُمت کا ایک گروہ دین برحق کے لئے قتال کرتا رہے گا (دشمنوں پر) قیامت تک غالب رہے گا پھر عیسیٰ بن مریم اُتریں گے تو مسلمانوں کا سردار ان سے کہے گا کہ تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھا دیجئے۔ وہ جواب دیں گے کہ نہیں (میں امام نہ بنوں گا) تم آپس میں ایک دوسرے کے امام بنو بوجہ اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بزرگی دی ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اور ان کے سردار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بڑی

عزت کریں گے اس کے ساتھ مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کو لاؤ کہ قرآن وحدیث میں پیشین گوئی ہے کہ جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علما کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا اُسے جھوٹا قرار دیں گے اور اُس کے قتل کا فتویٰ دیں گے۔

دلیل۳:

عن ابی هریرة ؓ مرفوعاً:

"لیس بینی وبینه عیسیٰ (علیه السلام) نبی وانه نازل فاذا رأیتموه فاعرفوه رجل مربوع الی الحمرة والبیاض بین ممصرتین کان راسه یقطر وان لم یصبه بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویهلک اللّٰه فی زمانه الملل کلها الا الاسلام ویهلک اللّٰه المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنةً ثم یتوفی فیصلی علیه لمسلمون". (ابوداؤد، ج۲، ص۲۳۸)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان میں کوئی نبی نہیں ہوا اور بیشک وہ نازل ہوں گے پس جب تم ان کو دیکھنا پہچان لینا وہ درمیانہ قد ہوں گے، رنگ سرخ وسفید ہوگا، دو رنگین کپڑے پہنے ہوئے اُتریں گے (جسم ان کا ایسا صاف شفاف ہوگا کہ) گویا ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے اگرچہ اس میں تری نہ پہنچی ہو اسلام کے لئے لوگوں سے قتال کریں گے، صلیب توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کرڈالیں گے اور جزیہ موقوف کریں گے ان کے زمانہ میں اللہ سب دینوں کو سوا اسلام کے مٹا دے گا اور ان کے زمانہ میں اللہ مسیح دجال کو ہلاک کرے گا پھر عیسیٰ (علیہ السلام) زمین میں چالیس برس رہیں گے بعد اس کے ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے"۔

فائدہ: شیخ الاسلام حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی (فتح الباری، ج۱، ص۶۱۰، حدیث۳۴۴۹)

اس حدیث کی بابت لکھتے ہیں ”راوی احمد وابوداؤد باسناد صحیح“ امام احمد حنبل اور ابوداؤد نے بسند صحیح اس کو روایت کیا ہے۔

دلیل۴:

عن ابن مسعود قال قال رسول اللّٰہ ﷺ:

” لقیت لیلۃ اسری بی ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ(علیھم السلام) فتذکروا امر الساعۃ فردوا امرھم الی ابراھیم فقال لا علم لی بھا فردوا الامر الی عیسی فقال اما وجبتھا فلم یعلمھا احد الا اللّٰہ ذلک وفیما عھد الی ان الدجال خارج ومعی قضبان فاذا رانی ذاب کما یذوب الرصاص“. (مسند امام احمد ج ۱، ص ۳۷۵، مصنف ابن ابی شیبہ سنن بیھقی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس شب کو مجھے معراج ہوئی میں نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) سے ملاقات کی پھر کچھ تذکرہ قیامت کا ہوا تو سب نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی طرف رجوع کیا انھوں نے فرمایا مجھے قیامت کا وقت معلوم نہیں پھر سب نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف رجوع کیا۔ انھوں نے کہا مجھے بھی اس کا علم نہیں۔ پھر سب نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی طرف رجوع کیا۔ انھوں نے کہا اس کا وقت تو کسی کو سوا اللہ کے معلوم نہیں مگر جو احکام میرے پرودگار نے مجھے دیئے ہیں ان میں ایک بات یہ ہے کہ دجال نکلے گا اس وقت میرے پاس دو لکڑیاں ہوں گی۔ جب وہ مجھے دیکھے گا تو اس طرح پگھل جائے گا جیسے سیسہ پگھل جاتا ہے“۔ (واللفظ المسند امام احمد)

دلیل۵:

عن الحسن انہ قال فی قولہ تعالیٰ:

” انی متوفیک یعنی وفاۃ المنام قال الحسن قال رسول اللّٰہ ﷺ

للیھود ان عیسیٰ لم یمت ھو وراجع الیکم قبل یوم القیامۃ“.

(تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۴۷۸)

ترجمہ: حضرت امام حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ انھوں نے آیت ”انی متوفیک“ میں ”تَوَفّی“ کے معنی خواب کے بیان کئے ہیں۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو خواب کی حالت میں اٹھالیا) امام حسن بصریؒ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) نہیں مرے اور یہ تحقیق وہ قیامت سے پہلے تمہارے پاس لوٹ کر آنے والے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے مگر ثقہ کا مرسل مقبول ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے دوسری احادیث اس کی موید ہیں۔

دلیل۶:

عن مجمع بن جاریۃ عن رسول اللّٰہ ﷺ قال:

” یقتل ابن مریم الدجال بباب لُد. ھذا حدیث صحیح: وفی الباب عن عمران ابن حصین ونافع بن عیینۃ وابی برزۃ وحذیفۃ بن اسید وابی ھریرۃ وکیسان وعثمان بن ابی العاص وجابر وابی امامۃ وابن مسعود وعبداللّٰہ ابن عمرو وسمرۃ بن جندب والنواس ابن سمعان وعمرو بن عوف وحذیفۃ بن الیمان“. (ترمذی، ص ۴۹، ج ۲)

ترجمہ: حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”ابن مریم (علیہ السلام) دجال کو مقام لد میں (موجودہ اسرائیل کا ائیر پورٹ ہے) قتل کریں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس مضمون کے متعلق۔ عمران بن حصین اور نافع بن عینیہ اور حضرت ابو برزہ اور حضرت حذیفہ بن اسید اور حضرت ابوہریرہ اور حضرت کیسان اور حضرت عثمان بن ابی العاص اور حضرت جابر اور حضرت ابو امامہ حضرت ابن مسعود اور

حضرت عبد اللہ بن عمر و اور حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت نواس بن سمعان اور حضرت عمرو بن عوف اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے حدیثیں منقول ہیں“۔

فائدہ: یہ سولہ صحابہ کرام ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے حضرت مسیح علیہ السلام کا زندہ ہونا اور دوبارہ زمین پر آنا روایت کررہے ہیں۔ مرزا قادیانی کو ان اصحاب کرام پر بڑا غصہ ہے چنانچہ توہین انبیاء کی بحث میں ہم نقل کر چکے ہے۔ اس دریدہ دہن بے تمیز نے کیسی گستاخیاں ان خاصان خدا کی شان میں کی ہیں۔

یہ بھی واضح رہے کہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کی حدیثیں حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں ابن کثیر محدث اپنی تفسیر (ج ۷، ص ۱۶۳) میں لکھتے ہیں:

”**وقد تواترت الاحادیث عن ﷺ انه اخبر بنزل عیسیٰ علیہ السلام قبل یوم القیامة اماماً عادلاً**“۔ یعنی متواتر حدیثیں رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے خبر دی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے سردار منصب ہوکر نازل ہوں گے۔

علامہ شوکانی اپنی کتاب توضیح میں لکھتے ہیں۔

”**وجمیع ما شقناه بالغ حد التواتر کما لا لایخفی علی من له فضل اطلاع فتقرر بحمیع ما سقناه فی هذا الجواب ان الاحادیث الواردة فی المهدی المنتظر متواترة.**“

یعنی سب وہ روایتیں جو ہم نے بیان کیں حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ چنانچہ جس کو مزید اطلاع کتب حدیث پر ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگئی پوشیدہ نہیں ہے پس ہماری اس تمام تقریر سے جو باب ہذا میں ہے یہ بات ثابت ہوگئی کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حدیثیں متواتر ہیں۔

مرزا قادیانی نے ان بے شمار احادیث کا جواب یہ دیا ہے کہ میں صاحب وحی ہوں۔ مجھے اختیار ہے جس حدیث کو چاہوں رد کردوں خصوصا جو حدیث میری وحی کے خلاف ہو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ہے کہ جس قدر مباحث اس رسالہ میں مقصود تھے سب باحسن وجوہ پورے ہوگئے حق تعالیٰ ذریعہ ہدایت بنائے آمین۔ اب بطور تکملہ کے کچھ تھوڑا سا نمونہ اس ترجمہ قرآن کا پیش کیا جاتا ہے جو خواجہ کمال الدین کی پارٹی نے شائع کیا ہے جس پر ان کو بڑا ناز ہے۔

قادیانیوں کے انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا نمونہ

یہ واقعہ بھی کم قابل افسوس نہیں ہے کہ قادیانیوں کی لاہوری پارٹی نے مسلمان بن کر مسلمانوں سے اپیل کی کہ انگریزی میں کوئی عمدہ ترجمہ قرآن شریف کا نہیں ہے اگر مسلمان معقول رقم چندہ کی فراہم کردیں تو ہم اس کا انتظام کرسکتے ہیں۔ مسلمانوں کو اطمینان دلایا گیا کہ اس ترجمہ میں کوئی اختلافی بات نہ ہوگی اور مرزا قادیانی یا مرزائیت کی کسی بات کو اس میں دخل نہ ہوگا۔ مسلمان مطمئن ہوگئے اور انھوں نے بڑی فراخ دلی سے چندہ دیا۔ صرف رنگون (برما) سے تقریبا سولہ ہزار روپیہ دیا گیا۔

مرزائیوں نے اس ترجمہ کو لندن میں چھپوایا اور خوب گراں قیمت پر فروخت کیا۔ خیر یہ تو سب ہو چکا لیکن جب وہ ترجمہ دیکھا گیا اور سرتا پا مرزا قادیانی کی کفریات سے لبریز نکلا اور دیباچہ میں یہ تصریح بھی ملی کہ ترجمہ کرنے والے نے مرزا قادیانی سے ترجمہ کے مطالب کا استفادہ کیا ہے تو اب بتلائیے کہ کیسے صبر کیا جائے؟ یہ صریح خیانت نہیں ہے؟ اور کیا اس خیانت کے بعد بھی اب کوئی عقلمند خواجہ کمال الدین کے اس فریب میں آسکتا کہ ہم ولایت میں تبلیغ اسلام کریں گے ہمیں چندہ دو۔ ہم اپنی تبلیغ میں مرزائیت کی اشاعت نہیں کریں گے وغیرہ وغیرہ۔

یہ ترجمہ قرآن شریف کا بہت کوشش سے دستیاب ہوا اگر پورے ترجمہ کی حالت ظاہر کی جائے تو بہت طول ہوا اس لئے حسب ذیل چند باتوں پر کفایت کی جاتی ہے۔

تحریف ۱:

(دیباچہ صفحہ ۹۴) میں سرچشمہ تحریف کا پتہ دیتے ہوئے لکھتا ہے:

''اور بالآخر موجودہ زمانے کے سب سے بڑے رہبر مرزا غلام احمد ساکن قادیان نے میرے دل کو ان سب باتوں سے منور کیا ہے جو اس ترجمہ میں سب سے عمدہ ہیں۔ میں نے پورا گھونٹ اس چشمہ علم سے پیا جو اس بڑے مصلح جو موجودہ صدی کے مجدد مہدی اسلام اور قائم کنندۂ تحریک احمدیت نے جاری کیا ہے''۔

تحریف ۲:

(سورۂ بقرہ، ص ۲۶) ''آدم علیہ السلام زمین پر پیدا کئے گئے اور جنت میں رکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہ آرام سے رکھے گئے اور شیطان نے ان کو بہکایا اور جنت سے نکالے گئے اس کا یہ مطلب ہے کہ شیطان ان کی حالت میں تبدیلی کا سبب ہوا پھر وہ تکلیف میں رہنے لگے۔ مراد جنت سے زمین پر ایک باغیچہ ہے''۔

ابلیس فرشتوں میں سے نہ تھا بلکہ جن تھا اس سے برائی کی طاقت ظاہر کرنا مقصود ہے ابلیس اور شیطان دونوں ایک ہی معنی کے واسطے آتا ہے۔ قرآن لفظ ابلیس کو اس جگہ استعمال کرتا ہے جہاں برے شخص کی برئی محدود رہے اور شیطان کا لفظ اس موقع پر استعمال کرتا ہے جہاں برے شخص کی برائی دوسرے شخص کی برائی پر بھی اثر کرے۔ درخت جس کے کھانے سے آدم کو منع کیا گیا تھا اس سے مراد برائی ہے''۔

تحریف ۳:

(ص ۳۴) ''**اضرب بعصاک الحجر**'' کا یہ مطلب نہیں کہ پتھر میں لاٹھی مارو پانی نکلنے لگے گا بلکہ مراد یہ ہے کہ پہاڑ میں اپنی قوم کا راستہ نکالو''۔

تحریف ۴:

''**ورفعنا فوقکم الطور**'' مراد ان پر پہاڑ کھڑا کر دینا جو کہ مشہور ہے نہیں ہے یہ بے بنیاد بات ہے کوئی لفظ قرآن کا اس بات کا موید نہیں یہ بات رد کر دینے کے قابل ہے۔ پھر ص ۳۶۵ میں اسی قصہ کے تحت میں لکھا کہ وہ نیچے پہاڑ کے تھے ایک بڑا زلزلہ آیا اور وہ خوف زدہ تھے کہ کہیں الٹ کر گر نہ پڑے''۔

تحریف ۵:

(ص ۳۸) ''**کونوا قردۃ خاسئین**'' مراد بندر کی شکل بن جانا اور نہ ایسا ہوا بلکہ مراد یہ ہے کہ ان کے اخلاق بندروں کے جیسے ہو گئے۔''

تحریف ۶:

(پارہ ۱ سورہ بقرہ ص ۴۱) ''**وَاِذْ قَتَلْتُمْ نفسًا**'' مراد یہ نہیں یہ جو مفسرین نے لکھا ہے کہ ایک آدمی مارا گیا تھا۔ اس کا قاتل معلوم نہ تھا۔ اس لئے گائے ذبح کر کے اس کے بعض اعضاء اس مقتول کے مارے گئے اور وہ زندہ ہو گیا اور اس نے قاتل کا نام بتلا دیا۔ یہ بات غلط ہے اس کا ثبوت نہیں۔ مراد اس قتل سے ظاہراً مارا جانا عیسیٰ علیہ السلام کا ہے یہودیوں کے ہاتھ سے''۔

فائدہ: کیسا کفر صریح ہے۔ قرآن کریم تو کہے کہ ''**ماقتلوہ وماصلبوہ**'' یعنی یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا نہ صلیب دی اور مرزائی کہتے ہیں کہ وہ یہود کے ہاتھ سے مقتول ہوئے۔ سچ ہے مرزا قادیانی کی تعلیم کے خلاف قرآن کی بات کیسے مان لی جائے۔

ما مریدان رو بسوی کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوی خانۂ خمار دارد پیرما

تحریف ۷:

(سورۃ البقرہ ص ۱۷) ''**ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ**

امـوات بـل احـيـاء ‘‘ اس نے مراد وہ لوگ ہیں جو سچائی پر مرا اور یہ مراد لینا کہ جو کافروں کے مقابلہ میں لڑائی میں مارے گئے غلط اور حاسدانہ خیال ہے۔ مراد یہ ہے کہ جیسے سچائی زندہ رہتی ہے اسی طرح سچے لوگ مرنے کے بعد زندہ رہتے ہیں یعنی وہ نجات پاتے ہیں ان کو رنج وغم نہیں ہوتا‘‘۔

تحریف۸:

(ص۱۱۳) ’’فقال لهم الله موتوا ثم احياهم‘‘ مراد مرنے سے حقیقتاً مرنا نہیں بلکہ بری حالت میں رہنا پھر اچھی حالت میں ہوجانا ہے۔‘‘

تحریف۹:

’’مـمـا تـرک ال مـوسـی‘‘ مراد تابوت سے دل ہے اور مـمـا ترک سے مراد فرشتوں کا ان لوگوں کے دل میں اچھی بات ڈالنا‘‘۔

تحریف۱۰:

’’فامته الله مأته عام ثم بعثه‘‘ مراد حقیقتاً مرجانا نہیں بلکہ اس قوم کا تنزل میں ہونا اور بعثت سے مراد پھر ترقی ہونا‘‘۔

تحریف۱۱:

(سورہ ال عمران پارہ۳) ’’رب ارنی کیف تحی الموتی‘‘ مراد موتی سے قوم تنزل میں پڑی ہوئی ہے اور تحیی سے مراد ترقی پر آنے والی۔ مراد یہ کہ ابراہیم نے تنزل میں پڑی ہوئی قوم کے لئے ترقی کا سوال کیا جواب میں کہا گیا کہ چار چڑیاں پالی جائیں اور مختلف پہاڑوں پر رکھی جائیں تو وہ مالک کے پاس بلانے سے دوڑ کر آتی ہیں اسی طرح قومیں بھی اللہ کو مالک سمجھیں گی وہ ترقی پر آجائیں گی اور چار چڑیوں کو مار کر ٹکڑے کر کے پہاڑ پر رکھنا پھر اس کو بلایا تو زندہ ہو کر چلی آئیں یہ سب غلط ہے‘‘۔

تحریف۱۲:

(ص۱۵۱) ’’وجد اندها رزقا‘‘ مراد اس سے کوئی فوق العادت بات نہیں ہے پجاری لوگ تحفہ لایا کرتے تھے۔ خدا کی مہربانی سے وہ تحائف حضرت مریم پاتی تھیں اس لئے خدا کی طرف نسبت دی‘‘۔

فائدہ: پھر معلوم نہیں حضرت زکریا نے کیوں تعجب سے پوچھا کہ یا مریم انی لک هذا (پارہ۳ سورۃ ال عمران) اے مریم یہ رزق کہاں سے آیا؟

تحریف۱۳:

(ص۱۵۵) ’’ویکلم الناس فی المهد و کهلا‘‘ ان کا بات کرنا دونوں حالت میں یہ کوئی معجزہ نہیں بچہ گہوارہ میں بولتا ہے اور بوڑھے بھی بولتے ہی رہتے ہیں مراد خوش خبری سے یہ ہے کہ وہ لڑکا تندرست ہوگا اور جلدی بچپن میں نہیں مرے گا‘‘۔

فائدہ: اگر یہی مراد ہے تو پھر قوم کے لوگوں نے کیوں تعجب وانکار سے کہا تھا کہ ’’کیف نکلم ومن کافی المهد صبیاً‘‘ (پارہ۱۶ سورہ مریم) یعنی ہم نے کس طرح ایسے بچہ سے کلام کریں جو گہوارہ میں ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کلام سے مراد مطلق آواز نہیں ہے۔ جیسا کہ مترجم مرزائی نے لکھا اور بے معنی آواز کو کلام کہتے بھی نہیں۔ پھر نوزائیدہ بچہ تو سوا رونے کے کسی قسم کی آواز بھی منہ سے نہیں نکالتا۔

تحریف۱۴:

(ص۱۵۶) ’’قالت انی یکون لی ولد‘‘ یہ مریم کے الفاظ ہیں اس سے یہ نہیں نکلتا کہ قانون قدرت کے خلاف بغیر مرد کے حمل رہا ہو۔ کیونکہ اس میں شک نہیں کہ مریم کے دوسری اولاد بھی تھیں جن کو کوئی گمان نہیں کرتا کہ قانون قدرت کے خلاف ان کا حمل رہا ہو‘‘۔

تحریف۱۵:

(ص۱۵۶) ”انی اخلق لکم من الطین“ یہ کوئی معجزہ نہیں ہے مراد لفظی معنی نہیں ہے۔ وہ مٹی سے چڑیا نہیں بناتے تھے۔ مراد چڑیا سے وہ شخص ہے جو روحانی حصوں میں بلند ہوتا ہے اور زمین میں نہیں اُترتا یعنی لوگوں میں ایسے ہیں جو زمین پر رہتے ہیں اور تعلقات کشفی سے بلند نہیں ہوتے اور دوسرے ایسے ہیں جو روحانی مقامات میں بلند ہوجاتے ہیں“۔

تحریف۱۶:

(ص۱۵۷) ”وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتی“ مراد روحانی امراض سے اچھا کرنا ہے یہ نہیں کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور اندھوں کو اچھا کرتے تھے“۔

تحریف۱۷:

”انی متوفیک ورافعک“ مراد ماردینا اور عزت بخشنا ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ اس کو آسمان پر اٹھالیا مطلب یہ کہ وہ مرچکے ہیں آسمان پر نہیں اٹھائے گئے۔ پھر صفحہ ۶۳۶ میں لکھا ہے کہ ان کی قبر کشمیر میں ہے عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے اترنے کے بعد مع قبیلہ بھاگ کر کشمیر میں چلے آئے تھے یہیں رہے اور یہیں مرے“۔

تحریف۱۸:

(ص۱۶۱) ”ان مثل عیسیٰ عنداللہ کمثل آدم“ مراد یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام دوسرے انسانوں کی طرح فانی ہیں اور اگر مراد آدم سے خاص لئے جائیں تو یہ معنی ہوں گے کہ جس طرح آدم خاک سے پیدا کئے گئے پھر چنے گئے۔ اسی طرح عیسیٰ بھی خاک سے پیدا کئے گئے اور چنا جانا بھی آدم

کی طرح تھا۔ ان دونوں صورتوں میں کوئی ثبوت نہیں کہ وہ بغیر باپ کے پیدا کئے گئے تھے اور یہ کہیں سے ثابت نہیں“۔

تحریف۱۹:

(ص۵۶۱) ”سبحان اللّٰہ اسری“ رات کو مکہ سے چلے گئے مدینہ کی طرف اور مسجد اقصیٰ سے مراد مدینہ کی مسجد جو بننے والی تھی یا خاص مدینہ کی طرف اشارہ ہے مراد ہجرت ہے۔ یروشلم بھی مراد لیا جاسکتا ہے۔ مطلب یہ ہوگا کہ جو نعمت اسرائیل پیغمبروں کو ملی تھی وہ آپ کو بھی ملے گی۔ مع پاک زمین کے۔ یا برتری وبلندی اسلام مراد ہے“۔

تحریف۲۰:

(ص۵۷۲) ”معراج میں اختلاف ہے بڑی جماعت جسمانی کی قائل ہے اور عائشہ ومعاویہ روحانی کے قائل ہیں انھیں کی بات معتبر ہے پہلی بات قابل التفات نہیں“۔

فائدہ: بالکل غلط معراج جسمانی کا کوئی منکر نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے انکار کی روایت پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔

تحریف۲۱:

(ص۱۰۲۲) ”والشق القمر“ چاند کے دوٹکڑے ہونا طبیعات کی رو سے غلط ہے صحیح مطلب یہ ہے کہ چاند کو گہن لگا آدھا گہن سے غائب ہوگیا آدھا باقی رہا۔ یا مراد یہ ہے کہ بات ظاہر ہوگئی اور عربوں کی قوت ٹوٹ گئی“۔

یہ تھا نمونہ اس ترجمہ قرآن کا جس کو خواجہ کمال الدین اب شائع کرتا پھرتا ہے اور پھر اس یہ دعویٰ ہے کہ میں مرزائیت کا اشاعت نہیں کرتا جھوٹ بولنا، لوگوں کو فریب دینا اس گروہ کا شیوہ ہے کیوں نہ ہو ان کے جھوٹے پیغمبر کی سنت ہے۔

اس ترجمہ قرآن کو دیکھو علاوہ اس کے اس میں مرزائیت کے کفریات تمام موجود ہیں خود قرآن کریم کے ساتھ کیسا تمسخر کیا گیا ہے اور اس کے الفاظ کو کیسا بگاڑا گیا ہے مسلمانوں سے روپیہ لے کر ان کے گلے پر چھری رکھی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ بہترین منتقم ہے۔

خاتمہ

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کے فضل وکرم سے سب مباحث ختم ہوگئے اب ہم اس بیان کو خاتمۂ کلام بناتے ہیں کہ ہندستان کے تمام علماء کرام نے بالاتفاق مرزا غلام احمد قادیانی اوراس کے متبعین کے متعلق فتوی دیا ہے کہ یہ لوگ قطعا کافر ہیں۔ان کے ساتھ کوئی اسلامی معاملہ جائزنہیں۔ان کے ساتھ مناکحت درست ہے۔نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے۔نہ ان کو اپنی مسجدوں نماز کی اجازت دینی چاہئے۔نہ مردے کو اپنے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت دینی چاہیے۔ علماءکرام کے یہ فتاویٰ تفصیل وار اگر کسی کو دیکھنا ہو تو رسالہ ''القول الصحیح فی مکائد المسیح''،جومطبع قاسمی دیوبند ضلع سہارنپور سے ملے گا ورسالہ ''استنکاف المسلمین عن مخالطۃ المرزائیین'' جو انجمن حفظ المسلمین امرتسر سے ملے گا مطالعہ کریں۔

نوٹ: کتاب کے آخر میں اُن علمائے کرام کے نام شائع کئے گئے ہیں جنھوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اُن کے متبعین کے خلاف کفر کا فتوٰی دیا تھا جن علماء کرام کے اسمائے گرامی کتاب کے آخر میں درج تھے اُن کو ہم نے حذف کردیا۔صرف شہروں کے باقی رکھے اللہ تعالیٰ ان تمام علمائے کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے نیز اُن کے درجات کو بلند فرمائے۔(آمین) شہروں کے نام یہ ہیں:

شہر آگرہ، الور،امرتسر، آرہ، بدایوں، بلند شہر، بنارس،بھوپال،پشاور،جہلم،دہلی، دیوبند،ڈھاکہ،راولپنڈی،رائے پور ضلع سہارنپور،سیالکوٹ،شاہ جہانپور،کلکتہ،گوجرانوالہ،گجرات گورداس پور،لاہور،لکھنؤ،مونگیر،ملتان،مرادآباد،ہوشیارپور،الہ آباد،بمبئی۔

حکومت وقت کی رائے

مرزائیوں کا خارج از اسلام ہونا اس درجہ ظاہر ہوگیا کہ علمائے کرام نے اگر فتوے دیئے ہیں تو کچھ عجیب نہیں بات تو یہ ہے کہ سلطنت وقت کو بھی محسوس ہوگیا کہ یہ گروہ دین اسلام سے خارج ہے اوراس بنا پر اس قسم کے کئی فیصلے ہوئے کہ مرزائیوں کو کوئی حق مسلمانوں کی مساجد میں نماز پڑھنے کا نہیں ہے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں کسی قسم کا حق ہے چنانچہ اس مقام پر ایک فیصلہ جو اخبار،، دی اڑیا کٹک مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۱۹ء میں چھپا ہے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔......صاحب اخبار کی رائے

مقدمہ قادیانی

مسلمانان اڑیسہ[1] اب دو جماعتوں میں تقسیم ہوگئے ہیں۔ایک تو سنیوں کی یعنی پکے مسلمانوں کی جماعت ہے دوسری قادیانیوں کی جو پیرو مسائل مرزا غلام احمد ساکن ضلع گورداسپور پنجاب کے ہیں۔ان دونوں جماعتوں میں اختلاف بہ نسبت استحقاق استعمال مسجد وقبرستان کے شروع ہوا۔مسٹر اوربینڈ سابق کلکٹر نے باہم صلح کرادینے کی کوشش کی مگر یہ لوگ راضی نہ ہوئے۔تکرار بڑھتا گیا اور پھر جیسا قبل سے ہی اندیشہ تھا مقدمہ کی نوبت پہنچی قادیانیوں کے محلکے ہوئے اور ضمانت ہوئی۔سنیوں پر ان کے مقبولہ قبرستان سے ایک قادیانی عورت کی ناش (لاش) کو جو وہاں مدفون تھی اکھاڑ کر پھینک دینے کا مقدمہ چلایا گیا۔مجسٹریٹ نے سنیوں کی سزا مطابق دفعات ۲۹۷،۴۷ کے کی اس پر سیشن جج کے یہاں اپیل ہوئی جنھوں نے مدعا علیہم کو بے قصور سمجھا اور رہا کردیا۔

[1] مرزا قادیانی بجائے اس کے باشندگان اڑیسہ یا اسی کے ہم معنی کوئی اور لفظ لکھتے تو اچھا تھا کیونکہ قادیانی کسی طرح دائرہ اسلام میں داخل نہیں۔

سنیوں کی طرف سے عدالت اپیل میں مسٹر داس نے کام کیا اور معلوم ہوا ہے کہ بغیر فیس کے پوری ہمدردی اور محنت کے ساتھ کام کیا۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جس میں مسٹر داس نے بے فیس کے کام کیا ہے۔ مثالیں موجود ہیں کہ مسٹر داس نے فریق کی طرف سے جو اپنے مذہبی جائز حقوق کے مطالبہ کے لئے لڑتے ہوں متواتر بہت دنوں تک بے فیس کے پوری محنت کے ساتھ کام کیا اور اس کا بالکل لحاظ نہ کیا کہ فریقین کس مذہب اور ملت کے ہیں اس مقدمہ میں مسٹر داس نے مسلمانوں کی طرف سے کام کیا سنیوں کے ساتھ ساتھ مسٹر داس ان کی اس بلند حوصلگی پر جس کی مثال نہیں مل سکتی ہے مبارکباد دیتے ہیں۔ یہ ہمارے نوجوان وکلاء کے لئے ایک سبق ہے۔ اگر مسٹر داس کے اس ایثار سے ان لوگوں نے سبق حاصل نہیں کیا تو کسی پند ونصائح سے کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا۔

رائے عدالت

فوج داری اپیل نمبر ۱۳، ۱۹۱۹ء

اپیل از فیصلہ بابو۔ آر کے داس سب ڈویزنل مجسٹریٹ

مورخہ ۱۰ار فروری ۱۹۱۹ء فضل الرحمٰن وغیرہ۔

اپیلانٹ بنام سرکار بہادر

رسپانڈنٹ مسٹر ایم ایس داس۔ سی آئی اے وکیل جانب اپلانٹ بابو ڈی۔ پی داس گپتا وکیل سرکار

فیصلہ

لائق سب ڈویزنل مجسٹریٹ نے ان گیارہ مجرموں کی سزا مطابق دفعات ۲۹۷، ۱۴۷، ۱۴۱۔ تعزیرات ہند کے کی ہے اور از روئے دفعہ اول قید سخت واسطے دو ماہ و مبلغ پچاس (۵۰) (۵۰) پچاس روپیہ فی کس جرمانہ کا حکم صادر کیا ہے اور موافق دفعہ مابعد کے ایک ماہ قید سخت کا اضافہ کیا ہے۔ ہر دو فریق کے وکلاء نے پورا دن بحث میں لیا اور میرا خیال ہے کہ ان لوگوں نے اگر صرف ان ضروری ایشوؤں (مباحث)۔ پر جس پر میں روشنی ڈالتا ہوں بحث کی ہوتی تو بہتر تھا۔

مدعیان کا مقدمہ جیسا کہ شہادت سے ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ قادیانی کے چند افراد نے اپنی جماعت میں سے ایک شخص کی بی بی کو سنیوں کے قبرستان میں مدفون کیا اس کے بعد وہ لوگ قبرستان کے متصل ایک مکان پر گئے جہاں سنیوں کی ایک جماعت نے جس میں اپیلانٹ بھی شریک تھے قادیانیوں پر حملہ کیا دوران ہنگامہ میں دو قادیانیوں کو صدمہ پہنچا ایک کی ناک پر اینٹ کی چوٹ لگی اور دوسرے پر لاٹھی کی ضرب پڑی۔ اپیلانٹ نے ناش (لاش) کو قبر سے نکال کر اس مکان میں ڈال دیا۔

مقدمہ بوقت تجویز اطلاع اول سے جداگانہ ہے۔ اطلاع اول میں یہ درج پایا ہے کہ سنی آئے اور تجہیز میں مزاحمت کی قادیانی قبرستان سے بھاگے۔ سنیوں کے تعاقب کیا قادیانی اس قریب والے مکان میں پناہ گزیں ہوئے اور جب قادیانی باہر آئے تو دیکھا کہ ناش (لاش) کو قبرستان سے لاکر سنیوں نے اس مکان میں ڈال دیا ہے۔

اطلاع اول میں کوئی تذکرہ اس بات کا نہیں ہے کہ ناش (لاش) دفن ہو چکی تھی یہ قرین قیاس ہے کہ ناش (لاش) دفن کے لئے قبر کے پاس رکھی گئی تھی۔

دونوں قصوں کو ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قبر سے ناش (لاش) نکالنے کا الزام

بعد کی بناوٹ ہے۔ لائق مجسٹریٹ نے شہادت کی نا قابل وثوق حالت پر رائے زنی کی ہے کہ اور یہ پتہ چلنا مشکل ہے کہ واقعہ کیا ہوا۔ بہر کیف صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سنی بغرض روکنے دفن اس عورت کے مجتمع ہوئے۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ کوئی جرم بھی ہے؟

مجرموں کا یہ جواب ہے کہ دفن اس وجہ سے نہیں روکا گیا کہ متوفی قادیانی تھی بلکہ اس وجہ سے کہ وہ حرامی تھی یعنی ناجائز شادی کی اولاد تھی۔

بہ نسبت جرم دفعہ ۱۴۷ لائق مجسٹریٹ نے ارادہ مشترک نہیں بیان کیا ہے۔ وہ اپنے فیصلہ میں رقمطراز ہیں کہ دفن کو روکنا ہی ارادہ مشترک تھا اور ان کی یہ رائے معلوم ہوتی ہے کہ دفعہ ۱۴۱ کے مطابق یہ عمدہ اور کافی ارادہ مشترک ہے۔ ان کی یہ بھی رائے ہے کہ اپلانٹ کے بیان تحریری وطرز صفائی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کا کوئی نقصان ارادہ مشترک چھوٹنے سے نہیں ہوا ہو میرے خیال میں بیان تحریری وطرز صفائی مضاد نتیجے ظاہر کرتے ہیں۔ اگر جرم صحیح طریقہ سے قائم کیا جاتا تو اس کا مقصد یہ ہونا چاہیئے تھا کہ مجرموں کا ارادہ مشترکہ اپنا حق یا فرضی حق جو ان (قادیانیوں) کو مسلمانوں کے قبرستان میں اپنے مردوں کو دفن کرنے سے باز رکھنے کا حاصل ہے، جتلاتا تھا۔

اگر چارج (مباحث) اس طریقہ سے قائم کیا گیا ہوتا تو مجرمان اس بناء پر اس کی تردید کرتے کہ ان کو (قادیانیوں) کو مسلمانوں کے قبرستان میں اپنا مردہ دفن کرے سے باز رکھنے کا حق حاصل ہے اور یہ کہ انھوں نے صرف قادیانیوں کو ان کے فرضی حق کو جتلانے کی کوشش سے باز رکھا ہے۔ چارج غلط قائم کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجرموں کی توجہ اس طرف بالکل نہیں ہوئی اور ان لوگوں نے صرف اسی بات کی تردید کرنی کافی سمجھی کہ انھوں نے ایک حرامی کے دفن کو روکا ہے یہ ایک صفائی ہے جو چارج کہ جس طرح سے قائم ہوا ہے اور ارادہ مشترک کو، جو لائق مجسٹریٹ نے بیان کیا ہے بالکل مطابق ہے۔ مین نے بھی مجسٹریٹ کے فیصلہ کے ابتدائی پادریوں کی تقلید صحیح چارج کے عنوان تک پہنچنے میں کی ہے جس میں کہ وہ یہ

ظاہر کرتے ہیں کہ یہ مقدمہ سنیوں اور قادیانیوں کے باہمی جھگڑے کا ہے کہ آیا قادیانی مستحق اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کے ہیں لیکن سنیوں کی شہادت سے پتہ نہیں چلتا کہ مجرموں کی مخالفت کی یہی وجہ تھی۔ گواہان کے بیان سے صرف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مجرموں نے اس بنا پر مزاحمت کی کہ قادیانیوں کو کوئی حق قبرستان میں دفن کرنے کا نہیں تھا۔

یہ بالکل نہیں بیان کیا جاتا کہ مجرموں نے آیا قادیانی یا حرامی ہونے کی وجہ سے روکا تو پھر مجرموں کو کیونکر پتہ چلتا کہ وہ لوگ حق کو جتلانے کی وجہ سے (جو ظاہر نہیں کیا جاتا ہے) مجرم قرار دیئے جاتے ہیں۔

''قادیانی'' مسلمانوں کے عقیدہ کے خلاف فرقہ ہے اور پکے مسلمان اپنے قبرستان کا قادیانیوں کے لئے استعمال کیا جانا پسند نہیں کرتے وہ ان کو ذات برادری سے خارج خیال کرتے ہیں (رپورٹ مردم شماری ج ۱، پارہ ۶۵۵) صرف چند سال ہوئے کہ یہ فرقہ اڑیسہ میں ظاہر ہوا ہے مدعیوں کے گواہ نمبر ۲ کی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیانیوں اور پکے مسلمانوں کا اختلاف گذشتہ جنوری سے پہلے نمایاں نہیں ہوا۔

قادیانیوں کے مسلمانوں کے قبرستان استعمال کرنے کے مستحق ہونے کی شہادت کو ان وجوہات کے ساتھ غور کرنا چاہئے اور وہ شہادت کیا ہے۔ عام طور پر صرف یہ ایک دعویٰ ہے کہ قادیانیوں نے اس قبرستان کو اب تک استعمال کیا ہے۔ اس قسم کی شہادت بیرون مقدمہ ہے صرف سوال یہ ہے کہ ان لوگوں نے اس کو بحیثیت قادیانی کے استعمال کیا ہے یا نہیں۔

مدعیوں کا گواہ نمبر ۵ بیان کرتا ہے کہ قادیانی وسنی اس قبرستان کو استعمال کرتے ہیں۔ گواہ نمبر ۸ بھی یہی کہتا ہے دوسرے دو گواہ یہ کہتے ہیں کہ متوفی کی ایک لڑکی تیرہ سالہ دو ماہ قبل اس واقعہ کے اس میں دفن ہوئی ہے۔

حاصل کلام تمام شہادتوں کا یہی ہے کہ قادیانی مستحق استعمال کرنے اس قبرستان کے ہیں اور وکیل سرکار کہتے ہیں کہ اس شہادت کی تردید نہیں ہوئی ہے مگر ان کا ایسا کہنا تعصب کی بناء پر ہے اگر جرم صحیح طور پر قائم کیا جاتا تو مجرموں کو ضرور معلوم ہوا ہوتا کہ اس شہادت کی تردید کرنی ضروری ہے بوجوہات صدر میں اس شہادت کو قابل وثوق نہیں سمجھتا اور تجویز کرتا ہوں کہ مدعیان اس کے ثابت کرنے میں کہ قادیانی مستحق اس قبرستان کے استعمال کے ہیں ناکام رہے۔

اس لئے جہاں تک مدعیوں کی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ نہیں معلوم ہوتا کہ مجرمان دفن کے روکنے میں حق بجانب نہیں تھے۔ وہ لوگ کسی حق کے جتلانے میں کوشاں نہیں تھے۔ بلکہ اپنے حق کے قائم رکھنے میں اور اس لئے مدعیان جرم کے کسی جزو کو دفعہ ۱۴۱ کے مطابق ٹھہرانے میں ناکام ہے اس لئے سزا مطابق ۱۴۷ کے قائم نہیں رہ سکتی دفعہ ۲۹۷ کے بارے میں قبل بھی لکھ چکا ہوں کہ حقیقت میں لاش اکھاڑی نہیں گئی مجرموں نے جو کچھ کیا ہے وہ صرف اتنا ہے کہ ناش (لاش) کو قبرستان سے باہر کردیا یہ مانتے ہوئے کہ جس پر میں مجبور ہوں کہ قادیانیوں کو کوئی حق اس قبرستان کو استعمال کرنے کا نہیں تھا۔ میں یہ تجویز نہیں کرسکتا ہوں کہ واقعات جو پیدا ہوئے۔ جرم مطابق دفعہ ۲۹۷ کے ہوسکتے ہیں۔ اس لئے میں مجرموں کو رہا کرتا ہوں۔

هذا اٰخر الكلام فى هذا المقام والحمدالله تعالىٰ

والصلوة على النبى واٰله تتوالى .